P-6

روزنامہ
مظفرپور
حقیقت ٹائمس

Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

P-2

Muzaffarpur, Vol.No12, Issues No.174, Tuesday 01.07.2025, P-08 Rs-02 RNI NO.BIHURD/2013/50085

مظفر پور: منگل یکم/جولائی ۲۰۲۵، مطابق ۵/محرم الحرام ۱۴۴۷ھ، جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۷۴

کیمیکل فیکٹری میں دھماکہ، 12 کی موت، 30 زخمی

مودی نے دھماکے پر اظہار افسوس کیا، ہر ایک کو 2 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا

حیدرآباد، 30 جون (یو این آئی) تلنگانہ میں ضلع سنگاریڈی کے پسومیلارام انڈسٹریل ایریا میں سیگاچی انڈسٹریز کے کیمیکل ری ایکٹر میں پیر کی صبح ہونے والے زبردست دھماکے میں اب تک 12 لوگوں کی موت ہوگئی او30 دیگر زخمی ہوگئے، جن میں سے 12 کی حالت نازک ہے۔ پولس کے مطابق کیمیکل ری ایکٹر میں دھماکہ ہوا جس سے بڑے پیمانے پر آگ بھڑک اٹھی، جس میں فیکٹری کا بڑا حصہ جل گیا۔ دھماکہ اس قدر زوردار تھا کہ مزدور 100 میٹر تک اچھل کر زمین پر گر گئے۔ حادثے کے وقت تقریبا 108 ملازمین ڈیوٹی پر تھے۔ پانچ مزدور موقع پر ہی دم توڑ گئے جبکہ سات دیگر اسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے۔ ایمرجنسی سروسز بشمول 11 فائر گاڑیوں نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ دھماکے سے فیکٹری کی عمارت اور انتظامی بلاک کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ مودی نے تلنگانہ کیمیکل فیکٹری میں دھماکے پر اظہار افسوس کیا، ہر ایک کو 2 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا وزیر اعظم نریندر مودی نے تلنگانہ میں ایک کیمیکل فیکٹری میں ہونے والے دھماکے میں جانی نقصان پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور حادثے میں ہلاک ہونے والے ہر فرد کے لواحقین کو دو دو لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے پیر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مسٹر مودی نے کہا کہ "میں تلنگانہ کے سنگاریڈی میں ایک فیکٹری میں آتشزدگی کے المناک واقعہ میں جانوں اور املاک کے نقصان سے غمزدہ ہوں۔ اپنے پیاروں کو کھونے والوں کے تئیں تعزیت پیش کرتا ہوں۔ میں زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔" اس پوسٹ کے ذریعے وزیر اعظم نے حادثے میں ہلاک ہونے والے افراد کے لواحقین کو فی کس 2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50،000 روپے دینے کا اعلان کیا۔ یہ رقم زخمیوں کو وزیر اعظم کے قومی ریلیف فنڈ (پی این آر ایف) سے دی جائے گی۔ واضح رہے کہ تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع میں آج صبح ایک کیمیکل فیکٹری کے ری ایکٹر میں دھماکے سے 6 افراد ہلاک اور 20 دیگر زخمی ہوگئے۔ ان میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

کیمیکل فیکٹری میں دھماکہ: تحقیقات کے لیے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل

حیدرآباد، 30 جون (یو این آئی) تلنگانہ کے وزیر اعلی اے ریونت ریڈی نے آج شام شہر کے مضافاتی علاقے سنگاریڈی میں واقع ایک کیمیکل فیکٹری میں پیش آنے والے المناک حادثہ کی بنیادی وجوہات کا جائزہ لینے اوراس کی تحقیقات کے لیے اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی۔ واضح رہے کہ ضلع سنگاریڈی کے پسوملرام انڈسٹریل ایریا میں واقع سیگاچی انڈسٹریز میں ہونے والے زبردست دھماکے میں 12 افراد ہلاک اور 30 دیگر زخمی ہوگئے تھے جن میں سے 12 کی حالت نازک ہے۔ حکومت کی طرف سے تشکیل دی جانے والی پانچ رکنی کمیٹی میں چیف سکریٹری، ایس پی سی ایس، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، پرنسپل سکریٹری (لیبر)، پرنسپل سکریٹری (صحت) اور ایڈیشنل ڈی جی پی (فائر سروسز) شامل ہیں۔ سرکاری ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حادثے کی تحقیقات کے علاوہ، یہ کمیٹی اس طرح کے حادثات کو دوبارہ ہونے سے روکنے کے طریقوں پر بھی رپورٹ پیش کرے گی۔

وزیر اعلیٰ نے کیمیکل کارخانہ میں دھماکہ ہونے سے مزدوروں کی ہوئی موت گہرے صدمہ کا اظہار کیا

بہار کے رہنے والے مہلوکین کے پسماندگان کو دو لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے مدد کے طور پر دینے کی وزیر اعلیٰ کی ہدایت

پٹنہ: وزیر اعلیٰ جناب نتیش کمار نے تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع کے پاشامیلارام صنعتی علاقہ کے سگچی کیمیکل فیکٹری میں دھماکہ ہونے سے مزدوروں کی ہوئی موت پر وزیر اعلیٰ کے گہرے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ حادثہ انتہائی تکلیف دہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بہار کے رہنے والے مہلوکین کے پسماندگان کو دو لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50-50 ہزار روپے مدد وزیر اعلیٰ راحت فنڈ سے دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے حادثہ میں زخمی ہوئے لوگوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ریجنل کمشنر، نئی دہلی کو ہدایت دی ہے کہ تلنگانہ حکومت سے رابطہ قائم کر کے مہلوکین کے جسد خاکی کو بہار لانے کا مکمل انتظام کریں، ساتھ ہی زخمیوں کے مکمل علاج کا انتظام بھی یقینی بنائیں۔

کواڈ کے رکن ممالک نے سمندری نگرانی کا مشن شروع کیا

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) ہند- بحر الکاہل خطے میں میری ٹائم سکیورٹی اور انٹر آپریبلٹی کو مضبوط بنانے کی سمت اہم قدم اٹھاتے ہوئے، کواڈ کے رکن ممالک ہندوستان، جاپان، امریکہ اور آسٹریلیا کے ساحلی محافظوں نے ولیمنگٹن ڈیکلریشن کے تحت پہلا کواڈ میری ٹائم سرویلانس مشن شروع کیا ہے۔ وزارت دفاع نے پیر کے روز کہا کہ اس مشن کے تحت ہر ملک کی ایک خاتون افسر سمیت دو افسران امریکی جنگی جہاز کٹر اسٹریٹن پر سوار ہیں جو اس وقت گوام کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ مشن کواڈ کوسٹ گارڈ کے باہمی تال میل میں ایک بے مثال قدم ہے جو آزاد، کھلے، جامع اور اصول پر مبنی بحر ہند- بحر الکاہل خطے میں مشترکہ تیاری، آپریشنل کوآرڈینیشن اور بیداری کو تقویت دیتا ہے۔

محکمہ تعلیم سے 10322 خواتین اساتذہ کے تبادلے کی تفصیلات جاری

پٹنہ، 30 جون (یو این آئی) بہار میں محکمہ تعلیم نے پیر کے روز 10322 خواتین اساتذہ کے تبادلے کی تفصیلات جاری کیں، اس سے ہزاروں خواتین اساتذہ کو طویل عرصے سے درپیش الجھن سے راحت ملی ہے۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری کردہ تفصیلات کے مطابق 881 خواتین اساتذہ جنہیں اضلاع الاٹ کیا گیا تھا لیکن انہیں اسکول نہیں ملے تھے، انہیں بھی اسکول الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی 1063 خواتین اساتذہ، جنہیں موجودہ اسکول میں اساتذہ کی کم تعداد کی وجہ سے ضلع یا اسکول الاٹ نہیں کیا جاسکا، ان کو بھی اسکولوں میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کلاس 6 سے 12 کی 8378 خواتین اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے 2043 خواتین اساتذہ کو ضلع اور اسکول دونوں الاٹ کیا گیا ہے۔ باقی 6335 خواتین اساتذہ کو اضلاع الاٹ کر دیا گیا ہے۔ ان اساتذہ کو ضلع الاٹمنٹ کے بعد ڈسٹرکٹ اسٹیبلشمنٹ کمیٹی انہیں اسکول الاٹ کرے گی۔

بہار میں چھ ہوائی اڈوں کی تعمیر کے لیے اے اے آئی کے ساتھ معاہدے پر دستخط

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) بہار حکومت نے پیر کے روز ریاست میں چھ نئے علاقائی ہوائی اڈوں کی تعمیر کے لیے ایئر پورٹس اتھارٹی آف انڈیا (اے اے آئی) کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ سرکاری ریلیز کے مطابق، بہار کے محکمہ شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر نیلیش دیورے نے بہار بھون میں بہار کے چیف سکریٹری امرت لال مینا اور دہلی میں بہار کے ریزیڈنٹ کمشنر اور انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) کے افسر کندن کمار کی موجودگی میں اے اے آئی حکام کے ساتھ مفاہمت ناموں کا تبادلہ کیا۔ واضح رہے کہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی صدارت میں حال ہی میں ہونے والی ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں اس تجویز کو منظوری دی گئی تھی۔ اس کے تحت مدھوبنی، بیرپور (سپول)، مونگیر، والمیکی نگر (مغربی چمپارن)، مظفرپور اور سہرسہ میں چھوٹے ہوائی اڈے بنانے کا منصوبہ ہے۔ ان پروجیکٹوں کے پہلے مرحلے کے لیے 150 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ ہر ہوائی اڈے کے لیے 25 کروڑ مختص کیے گئے ہیں۔ اس موقع پر مسٹر مینا نے کہا، "یہ معاہدہ بہار میں علاقائی رابطے کو مضبوط بنانے کی سمت میں فیصلہ کن قدم ہے۔ اس سے نہ صرف ریاست کے ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر کو تقویت ملے گی بلکہ اس سے ترقی اور سرمایہ کاری کے نئے دروازے بھی کھلیں گے۔" یہ پہل حکومت ہند کی اڑان اسکیم کے مطابق ہے، جس کا مقصد سستے ہوائی سفر کے ذریعے دوسرے خطوں کو جوڑنا ہے۔ حکومت اگلے پانچ سالوں میں مزید 50 ہوائی اڈوں کو شامل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے اور 2047 تک مجموعی طور پر 350 سے زیادہ ہوائی اڈوں کا ہدف رکھا گیا ہے۔ ان ہوائی اڈوں پر 19 سیٹوں والے ہوائی جہاز چلائے جائیں گے، جس سے بہار کے دور دراز علاقوں تک ہوائی سفر کی رسائی میں نمایاں بہتری آئے گی۔

سپریم کورٹ نے للت مودی کی درخواست مسترد کر دی

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو آئی پی ایل کے سابق چیئرمین للت مودی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ درخواست میں للت نے بی سی سی آئی سے 65.10 کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ جرمانہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ (فیما) کی خلاف ورزی کے الزام میں ان پر عائد کیا تھا۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے مودی کی درخواست کو قابل سماعت نہ سمجھا اور کہا کہ "اس معاملے میں للت مودی چاہیں تو سول کورٹ میں قانونی راستہ اختیار کر سکتے ہیں، لیکن بی سی سی آئی پر کوئی براہ راست حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔" واضح رہے کہ سال 2009 آئی پی ایل کا انعقاد جنوبی افریقہ میں کیا گیا تھا۔ اس دوران ای ڈی نے آئی پی ایل کو منتقل کرنے کے دوران ہونے والے لین دین کے سلسلے میں للت مودی پر 65.10 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ ان پر فیما (فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ) کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس کے خلاف مودی نے بمبئی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔ انہوں نے دلیل دی تھی کہ آئی پی ایل چیئرمین اور بی سی سی آئی کے نائب صدر کے طور پر انہوں نے جو بھی اقدامات کیے، اس کے اخراجات اور نقصانات بی سی سی آئی کو برداشت کرنے چاہئیں، کیونکہ بورڈ کے ضابطے میں اس کا پروژن موجود ہے۔

کھرگے نے تلنگانہ کیمیکل فیکٹری میں دھماکے پر افسوس کا اظہار کیا

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے تلنگانہ میں ایک کیمیکل فیکٹری میں دھماکے کی خبر پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور متاثرین کے خاندانوں کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کیا ہے مسٹر کھرگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم، ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ تلنگانہ میں ایک کیمیکل فیکٹری میں دھماکے کی خبر بہت افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ اس حادثے میں اپنے پیاروں کو کھونے والوں کے تئیں میری گہری تعزیت ہے۔ میں تمام زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کے لیے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔" انہوں نے کہا کہ بحران کی اس گھڑی میں کانگریس متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاستی حکومت اور انتظامیہ راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہیں۔ متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مشکل وقت میں ہم ہر طرح سے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ غور طلب ہے کہ آج صبح تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع میں ایک کیمیکل فیکٹری کے ری ایکٹر میں دھماکے سے چھ لوگوں کی موت ہوگئی اور 20 دیگر زخمی ہو گئے۔ جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

بی جے پی کے ترقیاتی ماڈل کے ذریعہ کمزور طبقوں کے بچوں سے حق تعلیم چھینا جا رہا ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت کو دلت، قبائلی اور پسماندہ طبقہ مخالف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا ترقیاتی ماڈل ان طبقات کے بچوں کے تعلیمی حقوق چھین رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بی جے پی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد 84 ہزار سے زیادہ سرکاری اسکول بند کر دیئے گئے ہیں مسٹر راہل گاندھی نے کہا، بی جے پی کا ترقی کا ماڈل غریبوں، خاص طور پر دلتوں، قبائلی اور او بی سی بچوں کو حق تعلیم سے محروم کرنے کا ماڈل ہے۔ اتر پردیش میں 5000 سے زیادہ سرکاری اسکول بند کیے جا رہے ہیں۔ 2014 سے، ملک بھر میں 84،441 سرکاری اسکول بند کیے گئے ہیں، جن میں سے زیادہ تر بی جے پی کی حکومت والی تین ریاستوں، مدھ پردیش، مدھ پردیش اور اتر پردیش میں بند کیے گئے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ یہ صرف اسکول کو بند کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ آئین میں دیے گئے تعلیم کے حق اور متحدہ ترقی پسند اتحاد (یو پی اے) حکومت کے ذریعہ بنائے گئے تاریخی قانون پر سیدھا حملہ ہے، جس قانون سے ہر گاؤں کے ہر بچے کو اسکول تک پہنچایا اور اندراج میں تاریخی اضافہ درج کیا گیا تھا۔ باباصاحب امبیڈکر نے کہا تھا کہ تعلیم شیرنی کا دودھ ہے، جو اسے پیے گا وہ دھاڑے گا، لیکن آج تعلیم ہی چھینی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ اسکول بند کرنے کے فیصلے کے خلاف طلبہ اور اساتذہ سڑکوں پر ہیں، لیکن حکومت ان کی آواز سننے کے بجائے انہیں ہراساں کرنے اور تعلیمی نظام کو مزید کمزور کرنے میں مصروف ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے مضبوط کیا جائے اور ہر بچے کو مساوی، قابل رسائی اور معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔

ینگ ڈاکٹروں کو دیہی اور قبائلی علاقوں میں کام کرنا چاہیے: مرمو

نئی دہلی 30 جون (یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے نوجوان ڈاکٹروں پر زور دیا ہے کہ وہ دیہی اور قبائلی علاقوں میں معاشرے کے ان طبقات کے لیے کام کریں جنہیں طبی خدمات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ محترمہ مرمو نے پیر کو گورکھپور میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کے پہلے کانووکیشن میں کہا کہ اس انسٹی ٹیوٹ اور دیگر ایمس کا قیام ملک کے کونے کونے میں بہترین طبی تعلیم اور صحت کی خدمات کو قابل رسائی بنانے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹرز معاشرے اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نہ صرف بیماریوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ صحت مند معاشرے کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ صحت مند شہری ہی ملک کی ترقی میں حصہ دار بن سکتے ہیں۔ انہوں نے نوجوان ڈاکٹروں پر زور دیا کہ وہ معاشرے کے ان طبقوں کے لیے کام کریں جنہیں طبی خدمات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے دیہی اور قبائلی علاقے اب بھی محروم طبقوں کے لیے اعلیٰ معیار کی صحت کی خدمات سے محروم ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ نوجوان ڈاکٹر اس بارے میں سوچیں گے اور ایسے علاقوں اور لوگوں کو صحت کی اچھی خدمات فراہم کرنے کے لیے کام کریں گے۔

راجدھانی پٹنہ کو جون ماہ میں ملے تین تاریخی سوغات

راگھوپور پل، میٹھاپور-مہولی فورلین اور ڈبل ڈیکر فلائی اور سے کھلے گا ترقی کا دروازہ

پٹنہ: وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں بہار حکومت ریاست کی ترقی اور جدید انفراسٹرکچر کی تعمیر کو ترجیح دے رہی ہے۔ صرف جون میں ہی دارالحکومت پٹنہ کو تین تاریخی پروجیکٹ ملے ہیں۔ یہ پروجیکٹ نہ صرف ٹریفک اور کنکٹویٹی نظام کو مضبوط کرنے والے ہیں بلکہ ریاستی حکومت کی دور اندیش سوچ اور عزم کے بھی عکاسی کرتے ہیں۔ راگھوپور کو گنگا پر ایک نئے پل سے جوڑنے کی منظوری، میٹھاپور-مہولی فورلین روڈ کا افتتاح اور پٹنہ کا پہلا ڈبل ڈیکر فلائی اوور- یہ تینوں پروجیکٹ مستقبل میں راجدھانی کے ساتھ ساتھ پوری ریاست کو سماجی اور اقتصادی تحریک دینے کا کام کریں گے۔ راگھوپودیا را کو ملی راجدھانی سے سیدھی راہ 23 جون بہار کے لیے ایک تاریخی دن بن گیا جب وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے کچی درگاہ- بیدو پور 6 لین پروجیکٹ کے پہلے مرحلے میں راگھوپور کو NH-31 سے جوڑنے والے پل کا افتتاح کیا۔ یہ پُل راگھوپور کے لوگوں کے لیے ایک اعزاز بن کر آیا ہے جو برسوں سے کشتیوں کے ذریعے راجدھانی سے جڑے ہوئے ہیں۔ مون سون کے دوران رابطہ منقطع ہونا، صحت اور تعلیم کی خدمات سے محروم ہونا اور روزگار کے مواقع سے منقطع ہونا اب ماضی کی بات ہوگئی۔ اس پل کے ذریعے نہ صرف پٹنہ، حاجی پور اور دیارہ علاقے کے دیہاتوں کے درمیان براہ راست اور قابل رسائی رابطہ قائم ہوا ہے بلکہ یہ علاقہ اب ریاست کی ترقی کے مرکزی دھارے سے جڑ گیا ہے۔

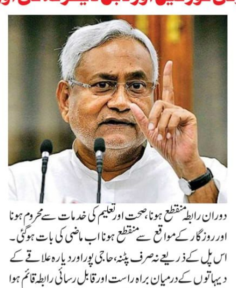

میٹھاپور-مہولی فورلین: پٹنہ کو ملا جنوبی متبادل

پٹنہ میں ٹریفک کے دباؤ کو کم کرنے اور جنوبی علاقوں کو راجدھانی سے بہتر طریقہ سے جوڑنے کے مقصد سے 1400 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے میٹھاپور-مہولی- پن پن فورلین پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے ذریعہ افتتاح کردہ ایلیویٹیڈ کم ایٹ گریڈ سڑک بھوپتی پور سے پن پن (NH-22) تک ہے، جس سے جنوبی پٹنہ کے لاکھوں باشندوں کو راحت ملتی ہے۔ اس نے نہ صرف متبادل راستہ فراہم کیا ہے بلکہ اس سے پرانے بائی پاس پر ٹریفک کا دباؤ بھی کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ یہ سڑک مستقبل میں جنوبی پٹنہ میں شہری کاری، تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع کی بنیاد رکھے گی۔

پٹنہ کو ملا پہلا ڈبل ڈیکر فلائی اوور

11 جون کو وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے پٹنہ میں اشوک راج پتھ پر ریاست کے پہلے ڈبل ڈیکر فلائی اوور کا افتتاح کیا۔ 422 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائی گئی یہ سڑک پی ایم سی ایچ کے راستے سائنس کالج سے کارگل چوک تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ پٹنہ یونیورسٹی، پیر بہور، سول کورٹ، پی این

دیہی سڑکوں نے بہار کی دیہی معیشت کو تقویت دی ہے: اشوک

پٹنہ، 30 جون (یو این آئی) بہار کے دیہی تعمیرات کے وزیر اشوک چودھری نے آج کہا کہ

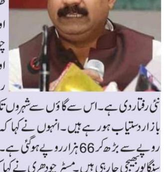

دیہی سڑکوں نے بہار کی دیہی معیشت کو نئی رفتار دی ہے۔ ریاست میں پل کی تعمیر کے معیار کو یقینی بنانے کے مقصد سے پیر کو یہاں دیہی ورکس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے منعقدہ چار مرحلوں پر مشتمل تکنیکی واقفیت اور ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر چودھری نے کہا کہ بہار میں تعمیر کی گئی دیہی سڑکیں اور پل ریاست کے لیے خون کی شریانوں کا کام کر رہے ہیں۔ دیہی سڑکوں نے بہار کی دیہی معیشت کو نئی رفتار دی ہے۔ اس سے گاؤں سے شہروں تک رابطے میں اضافہ ہوا ہے اور ہمارے کسانوں کو بازار دستیاب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سڑکوں سے بہار میں فی کس آمدنی سات ہزار روپے سے بڑھ کر 66 ہزار روپے ہوگئی ہے۔ اب بہار کے کسانوں کی تیار کردہ سبزیاں دبئی اور سنگاپور بھیجی جا رہی ہیں۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کی رہنمائی میں 2005 سے اب تک ایک لاکھ، 10 ہزار کلومیٹر سے زیادہ دیہی سڑکیں بنی ہیں، جو اپنے آپ میں ایک مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سال 2005 میں ریاست میں صرف 8 ہزار کلومیٹر سڑکیں تھیں، اب اس کی لمبائی بڑھ کر 1 لاکھ 18 ہزار کلومیٹر سے زیادہ ہوگئی ہے۔ دیہی سڑکوں اور پلوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر نے کہا کہ یہ کسی بھی ریاست کی خون کی شریانوں کی طرح کام کرتے ہیں جس کی وجہ سے ریاست کی اقتصادی ترقی میں مسلسل بہتری آتی ہے۔ دیہی سڑکوں کی مسلسل تعمیر کی وجہ سے ریاست میں کسانوں کی منڈی تک رسائی آسان ہوگئی ہے، جس کی وجہ سے بہار کے کسانوں کی پیداوار اب ملک اور بیرون ملک بھیجی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے کسان خوشحال ہو رہے ہیں اور دیہی معیشت مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

بہار میں 2003 کی رائے دہندگان کی فہرست میں شامل 96.4 کروڑ ووٹروں کو ثبوت دینے کی ضرورت نہیں

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) انتخابی کونسل نے بہار میں رائے دہندگان کی خصوصی طور سے گہرائی سے جائزہ کے لیے سال 2003 کی رائے دہندگان فہرست کو بنیاد بنایا ہے اور اس میں شامل 96.4 کروڑ ووٹروں کی نظر ثانی کے دوران اپنی شناخت کے طور پر کے ای دستاویز جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے پیر کو ایک پریس کے لیے جاری ایک ریلیز میں کہا گیا ہے کہ سال 2003 کی رائے دہندگان کی فہرست ہماری ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئی ہے۔ کونسل نے کہا کہ اس فہرست کے بارے میں نظر ثانی کے دوران کوئی بھی دستاویز نہیں دینا پڑے گی جبکہ ان کے بچوں کو اپنی ماں باپ سے متعلق کوئی بھی دستاویز جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کمیشن نے پہلے اس سال ہونے جا رہے ہیں ریاستی اسمبلی کے انتخاب سے پہلے بُوتھ عوامی ووٹ (بی ایل او) کو گھر گھر بھیجنے کی فہرست کی خصوصی گہرائی سے جائزہ لینے کا آغاز کیا گیا ہے۔ 24 جون کے کمیشن کی ہدایت کے طور پر سی ای او/ ڈی ای او/ ای آر او 2003.01.01 کی تاریخ والی رائے دہندگان کو تمام بی ایل او کی ہارڈ کمپیوٹر میں دستیاب کرائیں گے، اس کے ساتھ ہی اپنی ویب سائٹ پر جمع کرائی گئی دستاویز کو بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں اور کوئی بھی شخص اسے ڈاؤن لوڈ کر سکتا ہے۔ کونسل کا کہنا ہے کہ "سال 2003 کی رائے دہندگان کی فہرست سامنے آنے سے خصوصی گہرائی سے جانچ کرنے میں کافی سہولتیں دستیاب ہوں گی" کونسل کے ہدایات کے مطابق "کوئی بھی شخص کا نام سال 2003 میں موجود نہیں ہے، وہ ابھی بھی اپنے والد کے لیے کوئی دوسری دستاویز فراہم کرنے کے بجائے سال 2003 کی رائے دہندگان کی فہرست سے متعلقہ استعمال کر سکتا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اس کے ماں یا والد کے لیے کسی دستاویز کی ضرورت نہیں ہے۔"

اسٹیل ابھرتے ہوئے ہندوستان کی بنیاد ہے: مودی

نئی دہلی 30 جون (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اسٹیل کو انفراسٹرکچر اور دفاعی شعبے سے لے کر برقی نقل وحرکت اور صاف توانائی تک ابھرتے ہوئے ہندوستان کی بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ملک پالیسی مراعات اور اختراعات کے ساتھ عالمی اسٹیل کے شعبے میں اپنی شناخت بنا رہا ہے۔ پیر کو سوشل میڈیا پر مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی کے ایک مضمون کا اشتراک کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ یہ بتاتا ہے کہ کس طرح پالیسی ترغیبات اور اختراعات ہندوستان کو عالمی اسٹیل سیکٹر میں ایک لیڈر بنانے کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "بنیادی ڈھانچے اور دفاع سے لے کر برقی نقل وحرکت اور صاف توانائی تک، اسٹیل ابھرتے ہوئے ہندوستان کی بنیاد ہے۔ مرکزی وزیر مسٹر ایچ ڈی کمارسوامی نے اپنے مضمون میں وضاحت کی ہے کہ کس طرح پالیسی ترغیبات اور اختراعات اسٹیل کے شعبے میں ہندوستان کو عالمی رہنما بنانے کے سفر کو تشکیل دے رہے ہیں۔"

روزنامہ مظفر پور
حقیقت ٹائمس
Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

ریلوے مسافروں کے کرایوں میں اضافہ

نئی دہلی 30 جون (یواین آئی) ہندوستانی ریلوے نے یکم جولائی سے طویل مسافت کے مسافر کرایوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ بڑے شہروں کے مضافاتی اور ماہانہ یا سہ ماہی سیزن ٹکٹوں کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ ریلوے کی وزارت سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ہندوستانی ریلوے نے یکم جولائی سے میل ایکسپریس ٹرینوں کی غیر محفوظ سیکنڈ کلاس، سلیپر کلاس اور نان اے سی فرسٹ کلاس کے کرایوں میں ایک پیسہ فی کلومیٹر اور دو پیسے فی کلومیٹر تمام قسم کی اے سی کلاسوں میں اضافہ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق عام مسافر کلاس ٹرینوں میں 500 کلومیٹر تک کے سفر کے لیے غیر ریزرو کلاس کے ٹکٹوں کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ 501 کلومیٹر سے 1500 کلومیٹر تک کے ٹکٹوں پر 5 روپے، 1501 سے 2500 کلومیٹر تک کے ٹکٹوں پر 10 روپے اور 2300 کلومیٹر تک کے کرایوں پر 15 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ان ٹرینوں کے سلیپر کلاس اور فرسٹ کلاس کے کرایوں میں آدھے پیسے فی کلومیٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ مضافاتی اور ماہانہ یا سہ ماہی سیزن ٹکٹوں کے نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ ریلوے کی وزارت کے تجارتی سرکلر میں کہا گیا ہے کہ تیجس راجدھانی، راجدھانی، شتابدی، دورنتو، وندے بھارت، ہمسفر، امرت بھارت، تیجس، مہامنا، گتی مان، انتودیا، غریب رتھ، جن شتابدی، یووا ایکسپریس، غیر مضافاتی ٹرینوں کے بنیادی کرایے اور انوبھوتی کوچ کے مطابق نئے مسافر ٹرینوں اور انوبھوتی کوچ کے نئے نرخ ہوں گے۔ ریزرویشن فیس، سپر فاسٹ وغیرہ چارجز وہی رہیں گے اور ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) بھی پہلے کی طرح لاگو رہے گا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل ریلوے کے مسافر کرایوں میں سال 2014 میں اضافہ کیا گیا تھا، تمام کیٹیگریز کے مسافر کرایوں میں 2.14 فیصد اور فریٹ چارجز میں 5.6 فیصد اضافہ کیا گیا تھا، جس کا اطلاق اسی سال 25 جون سے ہوا۔ سال 2019 میں میل ایکسپریس ٹرینوں میں غیر ریزرو کلاس کے مسافروں کو دو پیسے فی کلومیٹر ادا کیے گئے۔ سلیپر کلاس کے کرایوں میں دو پیسے اور فرسٹ کلاس کے کرایوں میں بھی دو پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔ عام ٹرینوں کے سیکنڈ کلاس کے کرایوں میں ایک پیسے فی کلومیٹر اور سلیپر کلاس کے کرایوں میں بھی ایک پیسے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ فرسٹ کلاس کے کرایوں میں ایک پیسے کا اضافہ کر دیا گیا۔ تمام ایئر کنڈیشنڈ کلاسز میں چار پیسے فی کلومیٹر کا یکساں اضافہ کیا گیا۔

موجودہ سیاسی ماحول جمہوریت کے لیے اچھا نہیں ہے: دھنکھڑ

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے پیر کو کہا کہ موجودہ سیاسی ماحول میں الزامات اور جوابی الزامات کا ایسا دور ہے جس میں صدر اور نائب صدر کو بھی گھسیٹا جاتا ہے اور یہ ہندوستانی جمہوریت اور ثقافت سے میل نہیں کھاتا۔ راجستھان کے جے پور میں ریاست کے سابق ایم ایل ایز کی تنظیم راجستھان پرگتی شیل منچ کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھنکھڑ نے کہا کہ ملک کا موجودہ سیاسی ماحول ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی ثقافت سے بھی میل نہیں کھاتا۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں آپ مختلف پارٹیوں میں ہو سکتے ہیں اور اس میں تبدیلی بھی آتی ہے، حکمران جماعت اپوزیشن میں جاتی رہتی ہے اور اپوزیشن حکمران پارٹی میں آتی رہتی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دشمنی ہو، دراڑ پیدا ہو جائے، دشمن سرحد پار سے ہو سکتے ہیں، ہم ملک میں کوئی دشمن نہیں رکھ سکتے۔" نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ سیاست کا ماحول ناقابل برداشت ہوتا جا رہا ہے۔ بغیر کسی کنٹرول کے بیانات دیئے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب گورنر ریاست میں ہوتے ہیں تو ان پر آسانی سے حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ریاستی حکومت مرکزی حکومت کے مطابق نہیں ہے تو الزامات لگانا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں آئی ہیں اور نائب صدر کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے اور صدر کو بھی اس دائرے میں لے لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غور وفکر کا معاملہ ہے، میری نظر میں ایسا ہونا درست نہیں۔

دلت ادب ہی نے سب سے پہلے ہندی ادب میں حقیقت پسندی کا ادراک کیا: پروفیسر امیش

دربھنگہ، 30 جون (یواین آئی) للت نارائن متھلا یونیورسٹی، دربھنگہ کے شعبہ ہندی کے صدر پروفیسر امیش کمار نے کہا ہے کہ دلت ادب نے ہی سب سے پہلے ہندی ادب میں حقیقت پسندی کا ادراک کیا۔ پروفیسر امیش نے یہ بات مشہور دلت ادیب اوم پرکاش والمیکی کی 75 ویں جینتی کے موقع پر منعقد سیمینار میں صدارتی خطاب میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ والمیکی کے مطابق دلتوں کے ذریعہ لکھا جانے والا ادب ہی "دلت ادب" کہلاتا ہے، کیونکہ دلت ہی اپنی تکلیف اور تجربے کو مستند اور حقیقی انداز میں بیان کر سکتا ہے۔ ان کی خودنوشت "جوٹھن" اس بات کا ثبوت ہے، جس میں والمیکی نے محروم طبقات کی تلخ حقیقتوں کو اجاگر کیا ہے۔ یہ خودنوشت ہندوستانی سماج کی ہولناک حقیقتوں کو زندہ انداز میں بیان کرتی ہے۔ شعبہ صدر نے کہا کہ والمیکی کی خصوصیت یہ رہی کہ انہوں نے دلت زندگی کے ثقافتی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ دلت سماج کی حقیقی شناخت کو سمجھنے کے لیے اس کے ثقافتی پہلو کو بھی جاننا ضروری ہے، اور جو ادب اس پہلو کو نظر انداز کرے، وہ مکمل ادب نہیں کہلا سکتا۔ پروفیسر امیش نے کہا کہ دلت ادب صرف نصاب یا امتحان تک محدود نہیں، بلکہ برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل میں اس کی اہم اور ناقابلِ تردید حیثیت ہے۔

بدعنوانی کے معاملے میں بیمہ کمپنی کے دو ملازمین سمیت تین ملزمان کو سزا

پٹنہ، 30 جون (یواین آئی) پٹنہ مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی خصوصی عدالت نے آج ایک قومی بیمہ کمپنی کے دو ملازمین سمیت تین لوگوں کو دھوکہ دہی، جعلسازی اور بدعنوانی کے معاملے میں تین سال کی سخت قید کے ساتھ ساتھ 30،000 روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مقدمے کی سماعت کے بعد سی بی آئی کے خصوصی جج اویناش کمار نے اورینٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے سابق اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹو آفیسر اشوک کمار اور اس وقت کے کلرک امریندر کمار مشرا اور انشورنس ایجنٹ سمیر کانت جھا کو ضابطہ انصاف اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت قصوروار قرار دینے کے بعد یہ سزا سنائی۔ خصوصی عدالت نے اشوک کمار اور امریندر کمار مشرا کو تین۔تین سال قید بامشقت کے ساتھ 30 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے جبکہ تیسرے مجرم سمیر کانت جھا کو تین سال قید بامشقت کے ساتھ سات ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے، جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ملزمان کو اضافی تین ماہ قید بھگتنی ہوگی۔ استغاثہ کے مطابق ملزمان نے دھوکہ دہی، جعلسازی اور بدعنوانی کے ذریعے جانوروں کی جعلی انشورنس پالیسی جاری کر کے بیمہ کمپنی کو 50 ہزار روپے کا نقصان پہنچایا۔ سی بی آئی نے 2005 میں اس معاملے میں ایف آئی آر درج کی تھی۔

روزنامہ تعمیل ارشاد کی 37 ویں سالگرہ، فوٹو جرنلسٹس کو توصیفی اسناد سے نوازا گیا

سری نگر، 30 جون (یواین آئی) وادی کے معروف اردو روزنامہ تعمیل ارشاد نے پیر کو اپنے اجراء کے 37 برس مکمل ہونے پر ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا، جس میں وادی کے ممتاز فوٹو جرنلسٹس کو انتخابی عمل کے دوران اعلیٰ پیشہ ورانہ خدمات انجام دینے پر توصیفی اسناد سے نوازا گیا۔ یہ تقریب روزنامہ کے صدر دفتر، پریس کالونی سرینگر میں منعقد ہوئی، جہاں صحافتی، ادبی، اور سرکاری حلقوں کی کئی معزز شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب میں اخبار کی سالگرہ کے موقع پر شائع ہونے والے خصوصی ضمیمہ کی رونمائی بھی عمل میں لائی گئی، جس میں مختلف قلمکاروں کی تحریریں شامل تھیں۔ تقریب میں محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کے جوائنٹ ڈائریکٹر شاہنواز بخاری مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے، جبکہ پریس انفارمیشن بیورو کے میڈیا اینڈ کمیونی کیشن آفیسر ماجد پنڈت، اردو کونسل کے صدر ایڈوکیٹ عبدالرشید ہانجورہ، کشمیر یونیورسٹی کے سابق پی آر او شوکت شفیع مسعودی اور ادیب ونقاد نذیر قریشی بھی مہمانانِ ذی وقار میں شامل تھے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں تعمیل ارشاد کے 37 سالہ صحافتی سفر کو ایک جدوجہد، استقامت اور اصولی صحافت کا عکاس قرار دیتے ہوئے کہا کہ اخبار نے عوامی مسائل کو اجاگر کرنے اور حکومتی پالیسیوں کی شفاف انداز میں ترجمانی کے حوالے سے ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اخبار نے شہری و دیہی علاقوں کے درمیان معلوماتی خلا کو پُر کرنے میں اہم کام کیا ہے۔ مقررین نے مزید کہا کہ تعمیل ارشاد نے وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ڈیجیٹل میڈیا کی دنیا میں بھی اپنے قدم جمائے ہیں، جس کی بدولت یہ ادارہ نہ صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی قارئین سے جڑنے میں کامیاب رہا ہے۔ آخر میں اخبار کے مدیر اعلیٰ آکاش امین نے تقریب میں شریک تمام معزز مہمانوں، قلمکاروں اور قارئین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ تعمیل ارشاد آئندہ بھی بے لاگ، منصفانہ اور عوام دوست صحافت کے عہد پر قائم رہے گا۔

کانوڑ یاترا کی تیاریوں پر جائزہ اجلاس منعقد

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے ساون مہینے میں ہونے والی کانوڑ یاترا کی تیاریوں کے سلسلے میں آج ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ریاستی انتظامیہ کے افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی، جس میں سڑکوں کی بہتری پر غور وخوض کیا گیا۔ این ایچ اے آئی کے چیئرمین سنتوش کمار یادو کی پہل پر منعقد ہونے والی میٹنگ کا مقصد کانوڑ یاترا کی سڑکوں پر پانی بھرنے، گڈھوں، مناسب اور اضافی اسٹریٹ لائٹنگ کو یقینی بنانا، شاہراہوں پر غیر قانونی کٹوتی، سڑک کے حفاظتی اقدامات اور سڑکوں پر آمد ورفت کے نشانات وغیرہ پر عمل درآمد کرنا تھا۔ مسٹر سنتوش کمار یادو نے میٹنگ میں شریک عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ کانوڑ یاترا کے ہموار انعقاد کے لئے خاطر خواہ بندوبست کریں تاکہ سڑک کے مسافروں اور کانوڑیوں دونوں کو کم سے کم تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔ انہوں نے این ایچ اے آئی کے افسران کو بھی یہ ہدایت دی کہ وہ کانوڑ یاترا کے راستے پر ٹریفک کی روانی کو مقامی انتظامیہ کے ساتھ تال میل قائم کر کے، مناسب گشتی گاڑیاں، ایمبولینس، کرین کی تعیناتی اور یاتریوں کی مدد کے لیے ٹول پلازوں پر عملہ کی دستیابی کو یقینی بنائیں۔ این ایچ اے آئی کے ممبر وشال چوہان، اترپردیش کے محکمہ تعمیرات عامہ کے پرنسپل سکریٹری، سہارنپور کے کمشنر اٹل کمار رائے، مرادآباد کے کمشنر انجنیا کمار سنگھ، میرٹھ کے کمشنر ڈاکٹر رشیکیش بھاسکر، کانوڑ روٹ پر آنے والے اضلاع کے ضلع مجسٹریٹس، پولیس افسران اور پی ڈبلیو ڈی کے افسران نے میٹنگ میں شرکت کی۔

یادو نے عاپ اور بی جے پی پر جھگی بستی کی آبادیوں کے مفادات کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے راجدھانی میں جھگی بستیوں کے انہدام کے معاملے پر عام آدمی پارٹی (عاپ) اور بھارتیہ جنتا پارٹی کو نشانہ بناتے ہوئے دونوں پارٹیوں پر جھگی بستی کی آبادیوں کے مفادات کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ مسٹر دیویندر یادو نے پیر کے روز پارٹی کے دفتر میں نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 11 سال سے زیادہ اقتدار میں رہنے کے دوران عاپ نے جھگی بستی کی آبادیوں کے مفادات کو نظر انداز کیا جس کی وجہ سے دہلی کے عوام نے بدعنوان عاپ کو اقتدار سے بے دخل کیا۔ اب سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو اچانک جھگی بستی کی آبادیوں کے لیے محبت جاگ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کیجریوال جھوٹی ہمدردی دکھا کر غریب عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے اے اے پی کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی بی ٹیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب ریکھا گپتا حکومت نے کچی آبادیوں کو بلڈوز کرنا شروع کیا تو مسٹر کیجریوال نے جان بوجھ کر خاموشی اختیار کی اور اب وہ مگرمچھ کے آنسو بہا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کیجریوال نے 2015 میں راجیو رتن آواس یوجنا کے تحت بنائے گئے 45000 فلیٹ غریبوں کو الاٹ نہیں کئے۔

جھارکھنڈ کے وزیر سیاحت سدیویہ کمار نے واٹر فال اور کھنڈولی ڈیم کا معائنہ کیا

گرڈیہہ، 30 جون (یواین آئی) جھارکھنڈ کے گرڈیہہ ضلع میں سیاحت کو فروغ دینے کے مقصد سے جھارکھنڈ حکومت کی اعلیٰ اور تکنیکی تعلیم، شہری ترقی اور سیاحت کے وزیر سدیویہ کمار اور چیف سکریٹری الکا تیواری نے پیر کو اوسری واٹر فال اور کھنڈولی ڈیم سیاحتی مقام کا معائنہ کیا۔ سیاحت کے وزیر سودیویہ کمار نے پیر کو یہاں کہا کہ ریاستی حکومت اور ضلع انتظامیہ کی طرف سے ضلع کے دو بڑے مقامات کو سیاحتی مقامات کے طور پر مزید بہتر بنانے اور ترقی دینے کے لیے تمام تر تیاریوں کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ضروری انتظامات کو ٹھیک کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ یہاں کے مقامی لوگوں کو بھی روزگار کے مواقع ملیں اور سیاحت کو بھی فروغ ملے۔ انہوں نے کہا کہ کھنڈولی ڈیم کی ترقی اور خوبصورتی کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکو ٹورازم کی ترقی پر بھی غور کیا گیا۔ مسٹر کمار نے کہا کہ کھنڈولی ڈیم پر آنے والے غیر ملکی پرندوں کے رہنے کے انتظامات کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی محکمہ جنگلات کھنڈولی ڈیم کے شمالی کنارے پر درخت لگائے گا۔ چیف سکریٹری الکا تیواری نے کہا کہ گرڈیہہ ضلع میں سیاحت کے لیے بہت زیادہ امکانات ہیں۔ ریاستی حکومت اس کی ترقی پر توجہ دے رہی ہے۔ یہاں کا قدرتی حسن قابل دید ہے۔

”شریعت تا سیاست“ کی تقریب رونمائی میں ملت کو عملی دعوت

مفتی منظور ضیائی کی نئی کتاب وقف پر بیداری کی تحریک

ممبئی، 30 جون (یواین آئی) ممبئی میں ایک علمی مرکز کے زیر اہتمام منعقدہ فکری محفل میں ممتاز اسلامی اسکالر مفتی منظور ضیائی کی نئی کتاب "وقف: شریعت سے سیاست تک – ہندوستانی تناظر میں" کی شاندار رسم رونمائی انجام پائی۔ اس موقع پر مختلف علمی، مذہبی اور سماجی طبقات کی شخصیات موجود تھیں۔ اس کتاب کو محض ایک تصنیف نہیں بلکہ ملت کے شعور کو بیدار کرنے والی فکری دستک قرار دیا گیا، جو قوم کو اس کی امانتوں کی قدر وحفاظت، تاریخی ورثے کی عظمت اور مستقبل کے راستے سے روشناس کراتی ہے۔

مفتی منظور ضیائی کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جن کے ہاں فکر کی گہرائی، تجربے کی وسعت اور امت کے لیے تڑپ ہم آہنگ ہو کر تحریر میں ڈھلتی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے وقف کو فقط فقہی موضوع بنانے کے بجائے اسے سماجی، تعلیمی، معاشی اور سیاسی سطح پر بھی جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق وقف ایک ایسا بہتا دریا ہے جو ملت کے بگڑے منظرنامے کو نکھار سکتا ہے، بشرطیکہ اس کا رخ درست سمت میں موڑا جائے۔

کتاب میں فقہی نکات کو عام فہم انداز میں بیان کرتے ہوئے ہندوستان میں وقف کے تاریخی سفر، نوآبادیاتی دور کی ریشہ دوانیوں، وقف بورڈز کی کمزور حالت، عدالتوں میں زیر التوا مقدمات، ناجائز قبضے اور سیاسی مداخلتوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ایک ایسا آئینہ بن کر سامنے آتی ہے جو صرف چہرہ نہیں بلکہ ملت کی اندرونی صورت حال کو بھی واضح کرتا ہے۔

مفتی ضیائی نے 2024 کے وقف ایکٹ میں شامل بعض اصلاحی دفعات کی تحسین کی اور امید ظاہر کی کہ اگر ان پر دیانتداری سے عمل ہو تو وقف محض قانونی اصطلاح نہیں بلکہ ملت کی ترقی کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ انہوں نے ڈیجیٹل رجسٹریشن، جیو ٹیگنگ، ماہرین کی شمولیت، ٹریبونلز کو مؤثر اختیارات دینے اور ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی جیسی دفعات کو اُمید کی کرن قرار دیا، تاہم واضح کیا کہ یہ اصلاحات اسی وقت نتیجہ خیز ہوں گی جب ملت ان کی حفاظت اور ترویج کے لیے اجتماعی قدم اٹھائے۔

تقریب میں موجود اہل علم نے کتاب کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ محض مطالعہ کی چیز نہیں بلکہ عمل کی دعوت ہے۔ کسی نے اسے "ملت کا منشور بیداری" کہا تو کسی نے "علم وعمل کی دستاویز" قرار دیا۔ اس موقع پر "وقف بیداری مہم" کے آغاز کا اعلان بھی کیا گیا جو ملک بھر کے مدارس، کالجز، مساجد اور سوشل پلیٹ فارمز کے ذریعے عوام تک پہنچائی جائے گی تاکہ وقف کا پیغام ہر گھر تک پہنچ سکے۔

کتاب جلد ہی اردو، ہندی اور دیگر زبانوں میں ملک بھر میں دستیاب ہوگی۔ یہ ہر اُس شخص کے لیے ہے جو ملت کو زوال سے نکال کر سربلندی کی راہوں پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسی تحریر ہے جو قاری سے محض مطالعہ نہیں بلکہ عمل، شعور اور نیت کا تقاضا کرتی ہے۔

گجرات میں 768,25 طالبات کو ڈاکٹر بننے کے لیے 772 کروڑ روپے کی امداد ملی

گاندھی نگر، 30 جون (یو این آئی) گجرات میں 768,25 طالبات کو ڈاکٹر بننے کے لیے 772 کروڑ روپے کی امداد ملی ہے۔ سرکاری ذرائع نے پیر کو بتایا کہ مکھیہ منتری کنیا کیلوانی (شکشا) ندھی یوجنا (ایم کے کے این) کے تحت 6 لاکھ روپے تک کی سالانہ آمدنی والے کنبوں کی طالبات، جو 12 ویں جماعت کے بعد ایم بی بی ایس میں داخلہ لیتی ہیں، ریاستی حکومت کی طرف سے مالی امداد دی جاتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت ریاستی حکومت نے اب تک 768,25 طالبات کو ڈاکٹر بننے کے لیے 772 کروڑ روپے کی مالی امداد فراہم کی ہے۔ ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے کہ ریاست کی خواتین بھی طبی میدان میں اپنا کیریئر بنائیں اور ماہر ڈاکٹر بن کر صحت کی خدمات میں اپنا حصہ ڈالیں۔ سال 2024-25 کے لیے اس اسکیم کے تحت 4500 طالبات کو 150 کروڑ روپے کی امداد فراہم کرنے کے ہدف کے مقابلے میں 5155 طالبات کو 69.162 کروڑ روپے کی مالی امداد دی گئی ہے۔ گجرات حکومت نے سال 2017-18 میں مکھیہ منتری کنیا کیلوانی ندھی یوجنا شروع کی تھی۔ اس اسکیم کے تحت داخلہ فیس کا 50 فیصد ریاستی حکومت کی طرف سے 6 لاکھ روپے تک کی سالانہ آمدنی والے کنبوں کی لڑکیوں کے لیے اسپانسر کیا جاتا ہے، جو اپنے نیٹ اسکور کی بنیاد پر ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کرتی ہیں۔ اس امداد کے لیے طالبات کے معاشرتی پس منظر کو مدنظر نہیں رکھا جاتا ہے۔ احمد آباد کے منی نگر علاقے میں واقع نریندر مودی میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ڈاکٹر بننے والی پرتیبھا بین چوہان کہتی ہیں، "ایم بی بی ایس کے لیے پرائیویٹ کالجوں کی فیسیں بہت زیادہ ہیں، اس لیے اچھے نمبر ہونے اور اچھے کالج کی میرٹ لسٹ میں نام ہونے کے باوجود میں داخلہ لینے سے ہچکچاہٹ ہوتی ہے، لیکن کئی سینئر ڈاکٹروں کے ذریعے کیلوانی ندھی یوجنا کے بارے معلومات ملی اس نے درخواست دے دی۔ اس اسکیم کی وجہ سے اسے ایک پرائیویٹ میڈیکل کالج میں پڑھنے کا حوصلہ ملیا اور مالی نظریہ سے بڑی مدد ملی۔ ایم بی بی ایس کی اپنی ساڑھے چار سال کی تعلیم کے دوران اسے ریاستی حکومت سے مجموعی طور پر 000,48,25 روپے کی امداد ملی۔

جھارکھنڈ میں مسلسل ہو رہی بارش سے ہونے والے نقصان پر حکومت کی نظر: ہیمنت

رانچی، 30 جون (یواین آئی) جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے ایکس کے ذریعے ریاست کے لوگوں سے کہا ہے کہ مانسون کے آغاز میں ہی جھارکھنڈ میں مسلسل بارش تشویشناک ہے۔ حکومت بارش سے متاثرہ لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ مسٹر سورین نے کہا ہے کہ جھارکھنڈ میں مانسون ابھی شروع ہوا ہے اور شروع سے ہی بارش کی شدت تشویشناک ہے۔ یہ تبدیلیاں ماحولیاتی نقطہ نظر سے ہو رہی ہیں۔ حکومت ان تبدیلیوں سے متاثر ہونے والے لوگوں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ غور طلب ہے کہ جھارکھنڈ میں مانسون کے آغاز سے ہی لگاتار بارش ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے جھارکھنڈ کے کئی حصوں میں سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔

ہریانہ میں بجلی کی شرحوں پر نظر ثانی: نئی شرحیں اپریل 2025 سے نافذ

چنڈی گڑھ، 30 جون (یواین آئی) ہریانہ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (ایچ ای آر سی) کے 28 مارچ، 2025 کے حکم کے مطابق، ہریانہ ڈسکام کی ٹیرف پٹیشن پر اپریل 2025 سے مختلف زمروں کی بجلی کی شرحوں پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ مالی سال 2017-18 کے بعد یہ بجلی کے نرخوں میں یہ پہلا اضافہ ہے جو سات سال کے وقفے کے بعد ہوا ہے جبکہ بجلی کی خریداری کی لاگت اور آپریشنل اخراجات میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بجلی کی ٹیرف کو تقریباً ایک دہائی تک برقرار رکھنا آپریشنل کارکردگی میں اضافے اور سخت مالیاتی نظم کی وجہ سے ممکن ہوا۔ نظر ثانی شدہ بجلی کے ٹیرف ڈھانچے کے مطابق، گھریلو صارفین کے تمام زمروں کے لیے کم از کم ماہانہ چارج کو ختم کر دیا گیا ہے۔ مالی سال 2014-15 کے مقابلے میں زمرہ I کے گھریلو صارفین کے ماہانہ بل (دو کلوواٹ تک منسلک لوڈ اور 100 یونٹس تک ماہانہ کھپت) 49 فیصد کم ہو کر 75 فیصد تک کمی آئی ہے۔ اس کے علاوہ، زمرہ II کے صارفین (پانچ کلوواٹ تک منسلکہ لوڈ) کے بل میں مالی سال 2024-25 کے مقابلے میں تین فیصد سے نو فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ اس زمرے کے زیادہ تر صارفین کے بل میں مالی سال 2014-15 کے مقابلے میں کمی آئی ہے، صرف چند سلیب میں ایک فیصد سے بھی کم اضافہ کیا گیا ہے۔ کل گھریلو صارفین میں سے تقریباً 94 فیصد زمرہ I اور II میں آتے ہیں۔ زمرہ III کے صارفین کے لیے مالی سال 2024-25 کے مقابلے میں یہ اضافہ پانچ فیصد سے سات فیصد ہے۔ سرکاری ریلیز میں بجلی کے بل میں چار گنا تک اضافے کے دعوے کو غلط بتایا گیا ہے۔ بجلی ٹیرف میں اضافہ کم سے کم اور جائز رکھا گیا ہے۔ ہریانہ میں گھریلو زمرے کے لیے مقررہ چارج 0 روپے سے 75 روپے فی کلوواٹ فی گھنٹہ تک ہیں اور سب سے زیادہ انرجی سلیب 7.50 روپے فی یونٹ پر برقرار رکھا گیا ہے۔

گپتا نے وسائل کے انتظام، ریاست کی ترقی میں مقننہ کے کردار کے بارے میں تجربات کا اشتراک کیا

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) دہلی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے پیر کو تیوون، دھرم شالہ میں منعقدہ کامن ویلتھ پارلیمانی ایسوسی ایشن (سی پی اے)، انڈیا ریجن، زون-2 کی سالانہ کانفرنس میں کہا کہ ترقی کی منصوبہ بندی ایک پیچیدہ کام ہے، جس میں قانون سازی کا کردار فیصلہ کن ہوتا ہے، جس پر عمل درآمد کے ذریعے ترقی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا جاتا ہے۔ مسٹر گپتا نے دہلی، ہریانہ، جموں وکشمیر اور پنجاب کی قانون ساز اسمبلیوں کے پریذائیڈنگ افسران اور اراکین سے بات چیت کی۔ ریاستی وسائل کا انتظام بمقابلہ ریاست کی ترقی میں مقننہ کا کردار کے موضوع پر انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو مضبوط بنانے اور شفاف طرز حکمرانی کو یقینی بنانے میں مضبوط مقننہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ اسپیکر اسمبلی نے کہا کہ مقننہ کو جمہوریت کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ہر منصوبے، پالیسی اور قانون کو بحث اور اجتماعی فیصلے کے ذریعے عوامی شرکت سے منظور کرتی ہے۔ یہ عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ فیصلے متوازن ہوں اور معاشرے کے تمام طبقات کی آواز اس میں شامل ہو۔ انہوں نے کہا کہ ترقی کے لیے منصوبہ بندی ایک پیچیدہ کام ہے جس میں پالیسیوں کی تشکیل، نفاذ اور تشخیص کے ذریعے جامع ترقی کی بنیاد رکھنے میں مقننہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ مسٹر گپتا نے کہا کہ اگرچہ سالانہ بجٹ براہ راست عام آدمی پر اثر انداز ہوتا ہے- چاہے وہ غریبوں کے لیے فلاحی اسکیمیں ہوں، اسپتالوں میں دوائیوں کی دستیابی ہو یا اسکولوں میں بہتر سہولیات- مقننہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ وسائل کو منصفانہ طریقے سے مختص کیا جائے۔ انہوں نے پارلیمانی ٹولز کی اہمیت پر زور دیا جیسے سوال کا وقت، توجہ دلانے کی تحریکیں اور خصوصی بحثیں جو عوامی نمائندوں کو مقامی مسائل اٹھانے، ترقیاتی اسکیموں کی نگرانی اور حکومت کو جوابدہ بنانے کے قابل بناتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس براہ راست شمولیت سے جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

ڈی پی سی سی نے کنسینٹ ٹو اسٹیبلش اور کنسینٹ ٹو آپریٹ کا عمل دوبارہ شروع کیا

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) صنعتی کلسٹروں کو ہموار کرنے اور آلودگی پر قابو پانے کے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے دہلی آلودگی کنٹرول کمیٹی (ڈی پی سی سی) نے دارالحکومت دہلی میں 25 نوٹیفائڈ صنعتی کلسٹروں کے لئے قائم کرنے کے لیے کنسینٹ ٹو اسٹیبلش اور کنسینٹ ٹو آپریٹ کے عمل کو دوبارہ شروع کیا ہے۔ وزیر صنعت منجندر سنگھ سرسا کی قیادت میں اسے دوبارہ شروع کیا گیا ہے۔ محکمہ صنعت نے نوٹیفائڈ کیا ہے کہ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) کی طرف سے ری ڈیولپمنٹ کے لیے نئی ٹائم لائنز زیر غور ہیں اور اس کے مطابق صنعتی علاقوں کو دوبارہ تیار کیا جائے گا۔ ان کلسٹروں میں دہلی کے ماسٹر پلان 2021 کے تحت دوبارہ ترقی کی اجازت برسوں سے زیر التوا تھی۔ مسٹر سرسا نے کہا کہ یہ فیصلہ صرف انتظامی اجازت سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ دہلی میں ماحول کے لحاظ سے ذمہ دار اور باشعور صنعت کو فروغ دینے کی سمت ایک ضروری قدم ہے۔

منی پور میں چار کوکی تنظیم سے متعلق چار عسکریت پسندوں کی موت

امپھال، 30 جون (یواین آئی) منی پور کے چوراچاند پور ضلع کے کے مونگ زانگ گاؤں میں پیر کی صبح گھات لگا کر کیے گئے ایک حملے میں کوکی تنظیم سے وابستہ چار عسکریت پسند مارے گئے، جن میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ حملہ کچھ دیگر کوکی عسکریت پسند گروپوں نے کیا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ ایک گاڑی میں کہیں جا رہے تھے۔ ان تمام کی لاشیں چوراچاندپور ضلع ہیڈ کوارٹر منتقل کر دی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ منی پور میں تقریباً 40 کوکی عسکریت پسند گروپ سرگرم ہیں، جن میں سے 25 نے منی پور اور مرکزی حکومت کے ساتھ 2008 میں اپنی سرگرمیاں معطل کرنے کے لیے ایک معاہدہ کیا تھا۔

آئی وی آر آئی ہر جاندار کے لیے زندگی بچانے کی خدمت کا مرکز بن گیا ہے: یوگی

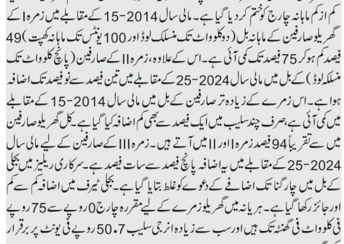

بریلی، 30 جون (یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو انڈین ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (آئی وی آر آئی) کے محققین کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کی 136 سالہ محنت پورے ملک کے لئے ترغیب کا ذریعہ ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کے 11 ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ جیسے سائنسدان اس گونگی مخلوق کی آواز بنتے ہیں جسے دنیا نہیں سن سکتی، آپ سب کی تحقیق اور خدمات سے معاشرے کو ایک نئی سمت ملتی ہے۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور گورنر آنندی بین پٹیل پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ کانووکیشن میں صدر مملکت نے ہونہار طلباء میں 24 میڈلز اور 576 گریجویشن کی ڈگریاں تقسیم کیں۔ بریلی کو ہندوستان کا ایک افسانوی اور روحانی شہر قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ علاقہ قدیم زمانے میں پنچال دیش کے نام سے مشہور تھا اور یہاں دیوادھی دیو مہادیو کے سات قدیم مندروں کا سلسلہ ناتھ کوریڈور کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ بابا الکھناتھ، ونکھنڈی ناتھ، تریوٹی ناتھ، تپیشور ناتھ، مڈھی ناتھ، دھوپیشور ناتھ اور شری پشوپتی ناتھ کے مندر بریلی کی پہچان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں مندروں کا سلسلہ اس شہر کو روحانی شناخت دیتا ہے وہیں آئی وی آر آئی نے اسے ایک جدید سائنسی شناخت دی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی تعریف کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ آئی وی آر آئی نہ صرف مویشیوں کے لیے بلکہ ہر جاندار کے لیے زندگی بچانے کی خدمت کا مرکز بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وبا کے دوران جب آر ٹی پی سی آر ٹیسٹ ایک چیلنج بنا ہوا تھا، آئی وی آر آئی نے اترپردیش حکومت کے ساتھ مل کر دو لاکھ سے زیادہ کووڈ ٹیسٹ کروائے تھے۔ انسٹی ٹیوٹ کا عزم ظاہر کرتا ہے کہ اس کا کردار صرف ویٹرنری میڈیسن تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ انسانی جانوں کو بچانے میں بھی پیش پیش رہا ہے۔ انہوں نے لمپی اسکن ڈیزیز پر بھی تفصیل سے بات کی اور بتایا کہ کس طرح اس بیماری کی دوسری لہر کے دوران، جب گائے کی نسل کے مویشی بری طرح متاثر ہوئے تھے، آئی وی آر آئی کی تیار کردہ ویکسین نے اترپردیش کو انفیکشن سے پاک بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ گورکھپور میں ہماری گوشالا میں بھی انفیکشن پھیل گیا تھا، لیکن جب سائنسدانوں نے آزمائشی ویکسین دینے کی بات کی تو اس وقت کے مرکزی وزیر پرشوتم روپالا سے بات کر کے اجازت لی گئی اور آئی وی آر آئی کی بنائی گئی ویکسین نے ریاست میں لمپی کو مکمل طور پر ختم کر دیا۔ کانووکیشن میں ڈگریاں حاصل کرنے والے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج آپ کی زندگی کا ایک نیا باب ہے، یہ صرف ڈگری نہیں بلکہ معاشرے کی خدمت کو وقف کرنے کا حلف ہے، آپ کا یہ سفر قوم کے مستقبل کی تعمیر میں فیصلہ کن ثابت ہوگا۔

سی این پی این کو اسپیکٹرم مختص کرنے کے لیے سرل سنچار پورٹل پر ماڈیول لانچ

نئی دہلی 30 جون (یواین آئی) محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن (ڈی او ٹی) نے کیپٹیو نان پبلک نیٹ ورک (سی این پی این) کے لیے ممکنہ فریکوئنسی بینڈز میں اسپیکٹرم کی نئی مانگ کا اندازہ لگانے اور سی پی این پر مبنی تمام اسپیکٹرم کی براہ راست خدمات کے لیے ممکنہ فریکوئنسی بینڈز کی شناخت کے مقصد سے مانگ سروے کرنے کے لیے سرل سنچار پورٹل پر ایک ماڈیول لانچ کیا ہے۔ محکمہ نے سی این پی این کے قیام کے لیے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ یہ رہنما خطوط انٹرپرائزز کو ٹیلی کام سروس پرووائیڈرز (ٹی ایس پی) کے لیے مختص کردہ اسپیکٹرم کا استعمال کرتے ہوئے یا اسپیکٹرم کے سیدھے الاٹمنٹ کے ذریعہ اپنے خود کے کیپٹیو، ذاتی 4G/5G نیٹ ورکس قائم کرنے کی اجازت دیتے ہیں، جس سے مخصوص آپریشنل ضروریات کے مطابق محفوظ، اعلیٰ بھروسہ مندی اور کم لیٹنسی کنیکٹوٹی یقینی ہوتی ہے۔ سی این پی این لائسنس دہندگان کو براہ راست اسپیکٹرم مختص کرنے کے لیے ابتدائی طور پر کچھ فریکوئنسی بینڈ تجویز کیے گئے تھے۔ تاہم، یہ دیکھا گیا کہ سی این پی این کے لیے شناخت کیے گئے فریکوئنسی بینڈز میں ڈیوائس ایکوسسٹم کی کمی تھی۔ حالیہ تجزیے کے دوران یہ دیکھا گیا کہ سی این پی این کے لیے ڈیوائس ایکوسسٹم زیادہ تر آئی ایم ٹی بینڈ میں دستیاب ہے اور 5G ٹیکنالوجی بھی مختلف استعمال کے معاملات کے ساتھ نمایاں طور پر ترقی کر چکی ہے۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

سورج بھان کا خاندان مکاما میں اننت سنگھ سے مقابلہ کرے گا، شہاب الدین کا بیٹا بھی سیوان سے الیکشن لڑے گا

تمام پارٹیاں اسمبلی انتخابات کے لیے اپنے اپنے مساوات قائم کرنے میں مصروف ہیں۔ ذات سے لے کر علاقے تک ہر چیز کا فیصلہ کیا جا رہا ہے۔ اسی دوران بہار کے طاقتور بھی اپنے اپنے علاقوں میں سرگرم ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ نومبر میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں 15 سے زیادہ طاقتوروں کے خاندان میدان میں نظر آئیں گے۔ اس میں موجودہ ایم ایل اے اور سابق ایم ایل اے شامل ہیں۔ آر جے ڈی سے لے کر بی جے پی اور چراغ پاسوان کی ایل جے پی (آر) سے لے کر جے ڈی یو تک، سبھی پارٹیاں اس بار طاقتوروں پر شرط لگائیں گی۔ تاہم، سب ابھی بھی اتحاد میں سیٹوں کی تقسیم کے عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ 2005 سے مسلسل موکاما کے ایم ایل اے رہنے والے اننت سنگھ ایک بار پھر انتخابی میدان میں اتر سکتے ہیں۔ ان کی ایم ایل اے کی حیثیت 2022 میں ممنوعہ ہتھیار رکھنے کے جرم میں سزا پانے کے بعد ختم ہو گئی۔ انہوں نے ضمنی انتخاب میں اپنی اہلیہ نیلم دیوی کو میدان میں اتارا اور وہ جیت گئیں۔ تاہم، جب فروری 2024 میں نتیش حکومت کا فلور ٹیسٹ ہوا تو اس نے رخ بدل کر جے ڈی یو کی حمایت کی۔

اب انتخابات سے ایک سال قبل ہائی کورٹ نے ان کی سزا ختم کر دی ہے۔ ایسے میں ان کے لیے الیکشن لڑنے کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران انہوں نے راجیو رنجن سنگھ عرف للن سنگھ کے حق میں مہم بھی چلائی۔ لوک سبھا انتخابات کے بعد وہ جیل سے باہر آئے اور مسلسل اپنے علاقے کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے الیکشن لڑنے کا عندیہ بھی دیا۔ تاہم وہ اس وقت 100 راؤنڈ فائر کرنے کے الزام میں جیل میں ہیں۔ ان کے قریبی لوگ اس بار الیکشن لڑنے کی باتوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ باہوبلی سورج بھان سنگھ اصل میں موکاما سے ہیں۔ انہوں نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز موکاما سے کیا، لیکن جیسے ہی اننت سنگھ 2005 میں داخل ہوئے، سورج بھان موکاما کی سیاست میں پسماندہ ہو گئے۔ اب 20 سال بعد وہ ایک بار پھر موکاما کی جنگ میں اننت سنگھ کا سامنا کر سکتے ہیں۔ سورج بھان سنگھ کے ایک قریبی ساتھی نے بھاسکر کو بتایا، وہ 2025 کے اسمبلی انتخابات میں اپنے خاندان سے کسی کو کھڑا کریں گے۔ اگر موکاما میں چل رہی بات چیت پر یقین کیا جائے تو ان کے چھوٹے بھائی کنہیا سنگھ یا ان کے بھائی کی بیوی اور نوادہ کے سابق ایم پی چندن سنگھ یہاں سے الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ تاہم سورج بھان فی الحال براہ راست کچھ بھی کہنے سے گریز کر رہے ہیں۔

وہ آزاد حیثیت سے الیکشن لڑیں گے یا اتحاد کے ٹکٹ پر یہ فیصلہ ہونا باقی ہے۔ سورج بھان فی الحال پشوپتی پارس کی پارٹی آر ایل ایس پی میں ہیں۔ پشوپتی پارس کا عظیم اتحاد کے ساتھ جانا یقینی سمجھا جاتا ہے۔ اب تک آر جے ڈی موکاما سے الیکشن لڑتی رہی ہے۔ ایسے میں کیا آر جے ڈی سورج بھان کے لیے یہ سیٹ چھوڑ دے گی؟ اس کا بھی فیصلہ ہونا باقی ہے۔ باہوبلی آنند موہن جیل سے باہر آنے کے بعد بہار کی سیاست میں سرگرم ہیں۔ جیل سے باہر آتے ہی انہوں نے سب سے پہلے اپنی بیوی لولی آنند کو لوک سبھا بھیجا۔ یہ ان کا قد و قامت تھا کہ بی جے پی نے اپنی جیتی ہوئی سیٹ آنند موہن کے لیے چھوڑ دی۔

لوک سبھا انتخابات کے بعد آنند موہن نے اسمبلی انتخابات میں اپنے بیٹے کے لیے میدان میں اترنا شروع کر دیا ہے۔ ان کے بڑے بیٹے چیتن آنند نے 2020 میں شیوہر سے آر جے ڈی کے ٹکٹ پر الیکشن جیتا تھا۔ وہ فی الحال جے ڈی یو کے ساتھ ہیں۔ اب نئے مساوات میں ان کے لیے جے ڈی یو سے ٹکٹ ملنا مشکل سمجھا جا رہا ہے۔ پارٹی ذرائع کی مانیں تو جے ڈی یو یہاں سے اپنے پرانے وفادار سرفراز الدین پر ہی شرط لگا سکتی ہے۔ ایسے میں چیتن آنند کے لیے راجپوت اکثریتی سیٹ کی تلاش کی جا رہی ہے۔ اورنگ آباد اور سہرسہ کی کسی بھی اسمبلی سیٹ کی بات ہو رہی ہے۔ وہ کس سیٹ سے الیکشن لڑ سکتے ہیں؟ اس کے لیے ہم نے آنند موہن اور چیتن آنند دونوں سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن دونوں نے اس معاملے پر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ ایکما سرن اور سیوان کی سرحد پر ایک اسمبلی حلقہ ہے۔ یہاں سے ایک بار پھر باہوبلی منورنجن سنگھ عرف دھومل سنگھ لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ 2020 کے اسمبلی انتخابات میں ان کی بیوی سیتا دیوی نے جے ڈی یو کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور ہار گئیں۔ بھاسکر سے بات چیت میں دھومل سنگھ نے کہا، پچھلی بار ہمارے خلاف کچھ کیس تھے، اس لیے ہم نے الیکشن نہیں لڑا۔ اس بار تیاریاں مکمل ہیں۔ ایکما سے الیکشن لڑیں گے اور جے ڈی یو کے ٹکٹ پر ہی لڑیں گے۔

دھومل سنگھ کو سی ایم نتیش کمار کا قریبی سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے پہلی بار سال 2000 میں الیکشن لڑا اور جیتا تھا۔ پھر وہ سرن کے بنیاپور سے آزاد حیثیت سے جیتنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے فروری 2005 میں ایل جے پی کے ٹکٹ پر اور نومبر 2005 میں جے ڈی یو کے ٹکٹ پر الیکشن لڑا اور جیتا۔ 2020 کے اسمبلی انتخابات میں آر جے ڈی کے شریکانت یادو نے جے ڈی یو کی سیتا دیوی کو 683,13 ووٹوں سے شکست دی۔ پانڈے خاندان بھوجپور کی تاراری سیٹ پر ایک بار پھر اپنا دعویٰ پیش کر سکتا ہے۔

فی الحال اس سیٹ سے باہوبلی سنیل پانڈے کے بیٹے وشال پرشانت ایم ایل اے ہیں۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں، انہوں نے اس وقت کے ایم ایل اے سداما پرساد کے لوک سبھا انتخابات جیتنے کے بعد ہونے والے ضمنی انتخاب میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے کہا، میں الیکشن لڑوں گا یا میرے والد سنیل پانڈے لڑیں گے، اس کا فیصلہ پارٹی کرے گی۔ پارٹی جہاں سے ٹکٹ دے گی میں وہاں سے الیکشن لڑوں گا۔ تاہم ذرائع کی مانیں تو وشال پرشانت تاراری سے الیکشن لڑنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ سنیل پانڈے نے پیرو اسمبلی سے پہلی بار 2000 میں سمتا پارٹی کے ٹکٹ پر الیکشن جیتا تھا۔ اس کے بعد وہ یہاں سے مسلسل تین بار ایم ایل اے رہے۔ انہوں نے تراری سے 2010 کا الیکشن لڑا اور کامیابی حاصل کی۔ وہ 2015 کا الیکشن ہار گئے۔ نوادہ کی وارثی گنج اسمبلی سیٹ سے دو مضبوط آدمی آمنے سامنے آ سکتے ہیں۔ اس سیٹ پر فی الحال طاقتور اکھلیش سردار کا قبضہ ہے۔ ان کی اہلیہ ارونا دیوی گزشتہ دو انتخابات سے بی جے پی کے ٹکٹ پر جیت رہی ہیں۔

پارٹی کے اندر ان کا کسی امیدوار سے کوئی مقابلہ نہیں ہے اور ایک بار پھر ان کا دعویٰ مضبوط سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم، اکھلیش سردار ایک بار پھر اپنے حلیف دشمن اشوک مہتو سے سیدھا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اشوک مہتو اپنی سزا پوری کرنے کے بعد جیل سے باہر ہیں اور انہوں نے وارسالی گنج سے الیکشن لڑنے کا کھل کر اعلان کیا ہے۔ 90 کی دہائی میں اکھلیش سردار اور اشوک مہتو کے درمیان خونریز تصادم کے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔

ووٹر لسٹ میں نئے نام شامل کرنے کی تیاری شروع

سہرسہ: ووٹر لسٹ 2025 کی خصوصی نظر ثانی کے سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ دیپیش کمار کی صدارت میں سہرسہ میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ کلکٹریٹ میں واقع میٹنگ ہال میں منعقدہ اس میٹنگ میں تمام تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں، ارکان پارلیمنٹ اور ایم ایل اے کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ پولنگ سٹیشنوں کی ریشنلائزیشن کے تحت 30 جون سے 6 جولائی تک دعوے اور اعتراضات قبول کئے جائیں گے۔ ان دعووں اور اعتراضات پر عمل درآمد 8 جولائی تک مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے بعد 9 اور 10 جولائی کو سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کے ساتھ دوبارہ میٹنگ کی جائے گی۔ انتظامیہ نے مہم کی تشہیر میں تمام سیاسی جماعتوں سے تعاون طلب کیا ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ اہل شہریوں کو ووٹر لسٹ میں شامل کیا جا سکے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے واضح کیا کہ مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ جیسے دستاویزات 2-3 دنوں میں جاری کیے جائیں گے۔ ایڈیشنل کلکٹر نشانت، صدر اور سمری بختیار پور کے سب ڈویژنل افسران بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ مہم کے کامیاب نفاذ کے لیے تمام بلاکس اور متعلقہ عہدیداروں کو ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔

دو فریق کے درمیان ایک گھنٹے تک پتھراؤ، سر پھوٹا

دربھنگہ: اتوار کی رات 2 برادریوں کے درمیان تصادم ہوا۔ دونوں طرف سے پتھراؤ ہوا۔ حملے کے وقت سڑک پر چاروں طرف اینٹیں نظر آ رہی تھیں۔ اس دوران دونوں طرف سے 12 کے قریب افراد زخمی ہوئے۔ ان میں سے کچھ نابالغ بھی ہیں۔ واقعے کی ویڈیو بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔ جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک شخص کا سر ٹوٹا ہوا ہے، خون بہہ رہا ہے۔ ایک شخص پتھر پھینک رہا ہے۔ موقع پر افراتفری کا ماحول ہے۔ جھڑپ تقریباً 1 گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے بعد پولیس آئی۔ پولیس نے رات بھر ڈیرے ڈالے۔ پھر حالات سنبھل گئے۔ اب ایک مجسٹریٹ تعینات ہے۔ موبائل گاڑیوں کے ذریعے مسلسل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ کچھ بچے محرم کے حوالے سے جھنڈے لے کر گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ اس دوران دوسری برادری کے بچوں کے ساتھ جھگڑا ہوا۔ بات بڑھی تو بزرگ بھی بچوں کے معاملے میں الجھ پڑے۔ جس کی وجہ سے تصادم بڑھ گیا۔ پیر کو دونوں اطراف سے 41 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ معاملہ بہیرا تھانہ علاقہ کے پوہڈی گاؤں کا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی رورل آلوک کمار، ایس ڈی پی او آشوتوش کمار، سرکل انسپکٹر، بہیرا تھانہ انچارج اور پولیس فورس گاؤں پہنچ گئی۔ زخمیوں کو علاج کے لیے سی ایچ سی لے جایا گیا۔ جہاں سب کو ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ زخمیوں میں سے کسی کی حالت فی الحال نازک نہیں ہے۔ تمام افراد علاج کے بعد اپنے گھروں کو لوٹ گئے ہیں۔ گاؤں والوں کے مطابق پولیس کے سامنے بھی لوگ پتھراؤ کرتے رہے۔ کسی طرح افسران نے لوگوں کو سمجھایا۔ کچھ اور لوگوں کی شناخت کی جا رہی ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور ویڈیوگرافی سے شر پسندوں کی شناخت کی جا رہی ہے۔ گرفتاری کا عمل جاری رہے گا۔

نہر میں نہانے گئے 2 لڑکے ڈوب کر جاں بحق

موتیہاری: کلیان پور تھانہ علاقے میں ترہوت مین نہر میں نہاتے ہوئے دو نوجوان ڈوب گئے۔ یہ واقعہ اتوار کی دوپہر دھرو پکڑی اور نارائن پور نہر کے قریب پیش آیا۔ حادثے کے 20 گھنٹے بعد این ڈی آر ایف کی ٹیم نے پیر کی صبح 11 بجے دریا سے لاشیں نکالیں۔ مرنے والوں کی شناخت سمیت کمار (16) ولد امیش سنگھ ساکن پکڑی ڈکشٹ پنچایت کے وارڈ نمبر 7 اور سمیت کمار (20) ولد مرحوم مدن رائے کے طور پر کی گئی ہے۔ دونوں نوجوان نہانے کے لیے موٹر سائیکل پر نہر گئے تھے۔ بہت سے مقامی بچے وہاں پہلے ہی نہا رہے تھے۔ نہاتے ہوئے دونوں گہرے پانی میں چلے گئے اور ڈوب گئے۔ اطلاع ملنے پر ایس آئی شیوناتھ پرساد پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ نہر میں کرنٹ آنے کی وجہ سے نعشیں نہ مل سکیں۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر سے غوطہ خوروں کو بلایا گیا۔ کلیان پور سرکل آفیسر (سی او) کو فوری طور پر اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ لیکن ایس ڈی آر ایف کی ٹیم کافی دیر تک موقع پر نہیں پہنچی۔ اس سے مشتعل ہو کر لوگوں نے چکیا-کیسریا بالی بیلوا سڑک کو بلاک کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی چکیا کے ایس ڈی او اور ایس ڈی پی او موقع پر پہنچ گئے اور گاؤں والوں کو سمجھا کر صورتحال پر قابو پا لیا۔ متوفی سمیت کمار (20) کی شادی منیشا دیوی سے 5 مئی 2025 کو ہوئی تھی۔ وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا اور دو بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔ وہ مزدوری کر کے خاندان کی کفالت کرتا تھا۔ رونے کی وجہ سے ان کی بیوی اور ماں مالتی دیوی کی حالت خراب ہے۔ اسی وقت، 16 سالہ سمیت کمار دو بھائیوں اور دو بہنوں میں سب سے بڑا تھا۔

مونگیر کا ٹاپ ۱۰ ربد معاش راکیش کمار گرفتار

مونگیر: بہار ایس ٹی ایف اور مونگیر پولس کی مشترکہ کارروائی میں رام نگر تھانہ علاقہ کے اہارا پٹم کے رہنے والے راکیش کمار اور ضلع کے سب سے مطلوب مجرموں میں سے ایک کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتاری ان کے گھر سے ہی کی گئی جہاں وہ کافی عرصے سے روپوش تھا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سید عمران مسعود نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ راکیش کمار 5 جولائی 2024 کو رام نگر تھانہ علاقے میں بھارت فائنانس کے ملازم اکھلیش کمار سے ڈیڑھ لاکھ روپے کی ڈکیتی میں ملوث تھا، اس نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ ڈکیتی کو انجام دیا اور تب سے وہ مفرور تھا۔ ایس پی کے مطابق راکیش کمار کے خلاف قتل، ڈکیتی اور آرمس ایکٹ کے تحت رام نگر پولیس اسٹیشن (مونگیر) اور اسحاق پولیس اسٹیشن (بھاگلپور) میں تین سنگین مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ اس کی گرفتاری کے لیے مسلسل کوششیں جاری تھیں۔ کئی بار ان کے ٹھکانوں پر مونگیر اور بھاگلپور پولیس نے چھاپے بھی مارے لیکن ہر بار وہ پولیس کو چکمہ دینے میں کامیاب رہا۔ ایس ٹی ایف کو راکیش کمار کی موجودگی کی خفیہ اطلاع ملی تھی جس کی بنیاد پر ایس ٹی ایف اور مونگیر ضلع پولیس کی مشترکہ ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے اسے اس کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد پولیس نے راحت کی سانس لی کیونکہ یہ مجرم کافی عرصے سے پولیس کے لیے دردسر بنا ہوا تھا۔ ایس پی نے کہا کہ راکیش کمار سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور اس کے دیگر ساتھیوں کی شناخت اور گرفتاری کی کوششیں جاری ہیں۔ آنے والے دنوں میں ڈکیتی اور دیگر جرائم سے متعلق اہم انکشافات ہونے کا امکان ہے۔

خاتون کی موت، والدین نے شوہر پر قتل کا الزام لگایا

بیگوسرائے: ایک خاتون کی موت ہو گئی۔ اس معاملے میں اس کے والدین نے اس کے شوہر پر قتل کا الزام لگایا ہے۔ جبکہ سسرال والوں کا کہنا ہے کہ خاتون نے پھانسی لگا کر خودکشی کی ہے۔ یہ واقعہ نوکوٹھی تھانہ علاقہ کے چکجعفر گاؤں کے وارڈ نمبر 13 میں پیش آیا۔ متوفی کا نام پونم دیوی (25) ہے جو وکاس رام کی بیوی ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے صدر اسپتال بھیج دیا اور معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ سسرال کے تمام لوگ گھر سے بھاگ گئے ہیں۔ واقعہ کے بارے میں متوفی کی بہن ببیتا دیوی نے بتایا کہ پونم کی شادی 7 سال قبل وکاس سے ہوئی تھی۔ وکاس کا شادی سے پہلے ہی ایک کزن کے ساتھ محبت کا رشتہ تھا۔ جس کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان مسلسل جھگڑا رہتا تھا۔ کل دوپہر میں نے اپنی بہن سے بات کی، وہ تب تک ٹھیک تھیں۔ شام کو جب وہ لڑکی میری بہن کے گھر آئی تو وکاس نے پونم کو پانی لانے کے لیے بھیجا۔ پونم پانی لے کر آئی تو اس نے دونوں کو قابل اعتراض حالت میں دیکھا۔ اس پر اس نے کہا کہ گھر میں سب کو بتاؤں گا۔ اس کی وجہ سے وکاش نے پونم کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ بہنوئی نے بہن سے کہا کہ تم زندہ نہیں تو سب کو کیسے بتاؤ گے۔ شوہر نے اپنے والدین کو بتایا کہ کچھ نہیں ہوا ہے۔ شبہ ہونے پر جب وہ رات کو پہنچے تو وہاں پونم کی لاش پڑی تھی اور گھر کے سبھی لوگ بھاگ چکے تھے۔

بہنوئی کا شادی سے پہلے بھی افیئر تھا۔ کل رات 12 بجے میری بہن سے فون پر بات ہوئی۔ اس نے کہا کہ اس نے روٹی اور سبزی کھائی ہے۔ وہ ابھی ٹی وی دیکھ رہی ہے۔ وہ لڑکی میرے کزن کی رشتہ دار ہے۔ اس نے قتل کی جانکاری دی ہے۔ وکاس کی طرف سے صدر اسپتال آنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ کچھ دن پہلے وکاس کے سسر نے انہیں قسط پر آٹو دیا تھا۔ اس نے اپنی بیٹی سے کہا تھا کہ قسط کے پیسے روزانہ لے لو ورنہ خرچ کر دے گا۔ کل دوپہر جب وکاس آٹو چلا کر آیا تو اس کی بیوی نے قسط کی رقم مانگی۔ شوہر نے پیسے نہیں دیے۔ اس نے کہا کہ بعد میں دیں گے۔ جس پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا۔ وکاس مسافر کو آٹو میں اتارنے براونی گیا تھا۔ اس جھگڑے سے دلبرداشتہ پونم نے گھر میں پنکھے سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ تھانہ انچارج دنیش کمار ساہ نے بتایا کہ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ لواحقین کی درخواست کی بنیاد پر کارروائی کی جائے گی۔

رکسول کے گاؤں میں برہمنوں کے بائیکاٹ کے پوسٹر

پوسٹر میں لکھا گیا ہے: پوجا پاٹھ کرنے والے برہمنوں کو لاٹھی ڈنڈے لگیں گے

موتیہاری: یوپی کے اٹاوہ سے شروع ہوا برہمن یادو تنازعہ بہار تک پہنچ گیا ہے۔ مشرقی چمپارن کے تکولیا گاؤں میں برہمنوں کے داخلے اور پوجا پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ یادو برادری کے لوگوں نے برہمنوں کا بائیکاٹ کرنے کے لیے اڈاپور بلاک کے بکری پنچایت کے تکولیا گاؤں میں پوسٹر لگائے۔ ان میں لکھا تھا کہ اس گاؤں میں برہمنوں کو عبادت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ قوانین کو توڑنے والوں کو سزا دی جائے گی۔ تاہم انتظامیہ کی سختی کے بعد پوسٹرز ہٹا دیے گئے ہیں۔ جہاں پوسٹر لگایا گیا ہے وہاں پینٹنگ کے ذریعے میرا بھارت مہان لکھا گیا ہے۔ مقامی باشندے جنار دھن کمار یادو نے بتایا کہ یہ اتر پردیش کے اٹاوہ میں ہونے والے ایک واقعہ کے خلاف احتجاج میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اٹاوہ میں یادو برادری کے ایک کہانی کار کی توہین کی گئی۔ صرف برہمنوں کو کہانی سنانے کا حق نہیں ہے۔ دوسری ذاتوں کے لوگ بھی مذہبی کہانیاں بیان کر سکتے ہیں۔ پورے تنازع کی شروعات یوپی کے اٹاوہ سے ہوئی تھی۔ بھاگوت کتھا 21 جون سے اٹاوہ میں شروع ہوئی۔ شام کو پتہ چلا کہ راوی برہمن نہیں بلکہ یادو تھا۔ اس کے بعد ہنگامہ برپا ہو گیا۔ راوی کو مارا پیٹا گیا۔ اس کی چوٹی کٹ گئی۔ اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس کی ناک ایک عورت کے پاؤں پر رگڑ دی گئی۔ اس سب کی ویڈیو بنائی گئی۔ اگلے دن ایک برہمن راوی کو بلایا گیا۔ بھاگوت کی تلاوت اس نے کی۔ پھر پچھلی رات کی ویڈیوز وائرل ہوئیں اور ہنگامہ برپا ہو گیا۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے کہانی سنانے والے مکت منی اور سنت سنگھ یادو کو لکھنؤ بلایا۔ ان کی مدد کی۔ اس کے بعد اٹاوہ پولیس متحرک ہو گئی۔ 4 کہانی سنانے والوں کے ساتھ بدتمیزی کرنے والے 5 لڑکوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد یادو برہمن برادری آمنے سامنے آ گئی۔ کہانی سنانے والوں کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ دادر پور گاؤں اٹاوہ ضلع ہیڈ کوارٹر سے تقریباً 35 کلومیٹر دور ہے۔ اس گاؤں میں برہمنوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہاں برہمنوں کے 103 گھر ہیں۔ اس کے علاوہ ٹھاکر اور دلت لوگ بھی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ گاؤں کے ایک سرے پر ایک مندر بنا ہوا ہے۔ گاؤں کے مذہبی پروگرام یہاں منعقد ہوتے ہیں۔ کہانی دادر پور گاؤں میں 21 جون سے شروع ہوئی تھی۔ گاؤں کے جئے پرکاش تیواری اور ان کی بیوی رینو کو مرکزی میزبان بنایا گیا تھا۔ جے پرکاش نے کہا، 21 جون کی رات کہانی ختم ہونے کے بعد یہ لوگ ہمارے گھر آئے۔ ان کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ وہ کھانا کھانے گھر کے اندر چلے گئے۔ اس نے میری بیوی رینو کو اس کا ہاتھ پکڑ کر کھانا کھلانے کو کہا۔ 7 دن تک میری اچھی طرح خدمت کریں، آپ کو خوبیاں ملیں گی۔

پولیس نے گاہک کی اطلاع پر ریڈ لائٹ ایریا سے نابالغ لڑکی کو بچایا

بیگوسرائے: پولیس نے ایک گاہک کی اطلاع پر بیگوسرائے کے بکری ریڈ لائٹ ایریا سے ایک نابالغ لڑکی کو بچایا۔ لڑکی نے کہا، مجھے ایک لڑکے سے محبت تھی۔ ہم 9 ماہ قبل گھر سے بھاگ گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے شادی کر لی۔ کچھ دن میرے پاس رہنے کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ جلد آ جائے گا۔ 2-3 دن کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ ریڈ لائٹ ایریا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ مجھے ایک لاکھ میں بیچا گیا ہے۔ میں نے اسے اپنی قسمت کے طور پر قبول کیا تھا۔ گاہک روز آتے تھے، میں انہیں خوش کرتا تھا۔ کچھ نے مجھے مارا بھی۔ ایک دن ایک گاہک آیا۔ میں نے اسے خوش کرنے کے لیے اپنے کپڑے اتار دیے۔ وہ بہت مختلف تھا، اس نے مجھے دوبارہ کپڑے پہننے کو کہا اور پوچھا۔ تم کون ہو، کہاں سے ہو؟ اس کے بعد میں نے اسے سارا واقعہ سنایا۔ وہ خدا کی طرح میری زندگی میں آیا۔ میرا نام جیوتی ہے (نام بدلا ہوا ہے)۔ میں پٹنہ سے ہوں۔ مجھے ایک لڑکے سے محبت تھی۔ ہم دونوں بہت باتیں کرتے تھے۔ میں سوچتی تھی کہ اگر میں نابالغ ہوں تو کیا ہوا، اگر مونو (نام بدلا ہوا ہے) مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے تو اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتا۔ مونو بھی بھاگ کر شادی کرنے کے لیے تیار تھا۔ ہم دونوں نے تقریباً 9 ماہ قبل گھر سے بھاگ کر مندر میں شادی کی۔ شادی کے بعد مونو مجھے ایک دوست کے کمرے میں لے گیا۔ ہم کچھ دن وہاں رہے۔ سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔ زندگی اس کے ساتھ خوبصورت لگ رہی تھی۔ شادی کے کچھ دنوں کے بعد، میں نے مالی بحران کا سامنا کرنا شروع کر دیا۔ مونو کے رویے میں بھی تبدیلی آنے لگی۔ مونو نے بتایا کہ میرا ایک رشتہ دار بکری میں رہتا ہے، چلو ان کے گھر ٹھہرتے ہیں۔ یہ کہہ کر مونو مجھے نڈیل گھاٹ کے مبینہ رشتہ دار پنٹو خلیفہ کے گھر لے آیا۔ اگلے دن اس نے کہا کہ تم یہیں رہو، ہم حالات دیکھ کر ایک دو دن بعد واپس آ جائیں گے۔ تین چار دن کے بعد مجھے پتا چلا کہ مجھے پنٹو خلیفہ کو ایک لاکھ روپے میں بیچ دیا گیا ہے۔ جیوتی نے کہا کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ مجھے بیچ دیا گیا ہے تو میں نے گھر جانے کی کوشش کی، لیکن مجھے وہاں سے جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ انہوں نے مجھے کھانا دینا چھوڑ دیا۔ میں نے ہاتھ جوڑ کر ان سے التجا کی، لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔ وہ مجھ پر تشدد کرتے رہے۔ میں ٹوٹ گیا تھا۔ میں نے سوچا شاید اب یہی میری زندگی ہے۔ اب گاہک میرے کمرے میں آنے لگے۔ مجھے انہیں خوش کرنا تھا۔ اگر گاہک خوش ہوتا تو وہ مجھے مناسب کھانا دیتے۔ اگر وہ مجھ سے اچھی بات نہیں کرتے تو وہ مجھے مارتے۔ پنٹو خلیفہ اور اس کی بیوی جگو دیوی مجھے مارا پیٹا کرتے تھے۔ 2 سے 3 دن پہلے ایک گاہک کو میرے کمرے میں بھیجا گیا۔ جیسے ہی وہ اندر آیا میں نے اپنے کپڑے اتارنے شروع کر دیے۔ میں نے اسے بستر پر آنے کو کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ گاہک مجھے دیکھ کر کیا سمجھا۔ اس نے مجھے دوبارہ کپڑے پہننے کو کہا۔ وہ آ کر میرے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے کہا مجھے لگتا ہے تم کسی پریشانی میں ہو۔ پہلی بار کسی نے مجھ سے کچھ جاننا چاہا۔ میں نے بھی ایک ہی سانس میں اسے اپنی ساری کہانی سنا دی۔ وہ مجھ سے وعدہ کر کے چلا گیا کہ وہ مجھے جلد یہاں سے نکال دے گا اور ایسا ہی ہوا۔ وہ خدا کی طرح میری زندگی میں آیا۔ گاہک نے بیگوسرائے خواتین پولیس اسٹیشن کو ریڈ لائٹ ایریا میں ایک نابالغ کی موجودگی کی اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ بکری کے میرکالا پور میں نابالغ لڑکیوں کو جسم فروشی پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جس کے بعد ایس پی منیش کی ہدایت پر خصوصی ٹیم نے یہ کارروائی کی۔ پولیس نے دو لڑکیوں کو اس گندگی سے باہر نکالا۔ ان میں سے ایک آرکسٹرا ڈانسر ہے۔ اس معاملے میں ایک خاتون کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ جسم فروشی کی اطلاع جب ایس پی منیش کو دی گئی تو انہوں نے خواتین پولیس اسٹیشن انچارج شلپی کماری، اسسٹنٹ سب انسپکٹر مینو شرما اور باقی پولیس ٹیم کو بکری ڈی ایس پی کندن کمار کی قیادت میں میرکالا پور میں چھاپہ مارنے کی ہدایت دی۔ پولیس کو اطلاع ملی کہ پنٹو خلیفہ کے گھر میں جسم فروشی کا کاروبار چل رہا ہے۔ پولیس نے پنٹو خلیفہ کے گھر پر چھاپہ مارا، لیکن پنٹو خلیفہ نہیں ملا، اس کی بیوی جگو دیوی پکڑی گئی۔ گھر سے نابالغ لڑکی برآمد۔ پولیس ٹیم نے پنٹو خلیفہ کے گھر سے کئی قابل اعتراض اشیاء بھی برآمد کیں۔ دونوں کو تھانے لا کر پوچھ گچھ کی گئی۔

دس پہیہ والے ٹرک میں تہ بنا کر شراب کی اسمگلنگ

بھوجپور: امتناعی اور آبکاری محکمہ کی ٹیم نے دس پہیوں والے ٹرک کے ڈالا کیبن میں بنے خفیہ کوٹھری سے غیر ملکی شراب کی ایک کھیپ ضبط کی ہے۔ یہ کارروائی پٹنہ-بکسر فور لین گیدھا تھانہ علاقے کے مشاری کے قریب کی گئی۔ ٹرک سے تقریباً 200.475 لیٹر غیر ملکی شراب کی 2640 بوتلیں برآمد ہوئی ہیں۔ جس کی مارکیٹ ویلیو سات لاکھ ہے۔ محکمہ ایکسائز نے دو سمگلروں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ پکڑے گئے اسمگلروں میں گووندا کمار ولد سدھیر مہتو، پٹنہ کے بیہتا تھانہ علاقہ کے رام پور حسن لائی کے رہنے والے اور راجیو کمار ولد بدھن مہتو شامل ہیں۔ راجیو اس میں ٹرک ڈرائیور ہے۔ اس کے پاس سے دس پہیہ والا ٹرک برآمد ہوا ہے۔ اسمگلر غیر ملکی شراب کو ٹرک کے ڈالا کیبن کے اندر بنے خفیہ کوٹھری میں چھپا کر اتر پردیش سے پٹنہ لے جا رہے تھے۔ اسسٹنٹ کمشنر رجنیش نے سب انسپکٹر راہول کمار دوبے کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی۔ اسسٹنٹ کمشنر رجنیش نے بتایا کہ خفیہ اطلاع ملی تھی۔ اتر پردیش سے بڑی مقدار میں غیر ملکی شراب کو ٹرک کے کیبن کے اوپر بنے تہہ خانے میں چھپا کر لایا جا رہا ہے۔ ٹیم نے تکنیکی معلومات کی بنیاد پر گیدھا مشاری کے قریب گاڑیوں کی چیکنگ کے دوران غیر ملکی شراب برآمد کر لی۔ اس شراب کی اسمگلنگ میں اور کون کون ملوث ہے۔ اس کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ گرفتار سمگلر کو عدالتی تحویل میں بھیجنے کے لیے کارروائی کی جا رہی ہے۔ محکمہ آبکاری کی ٹیم میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر امتناعی رویندر کمار یادو، روی کمار اور امتناعی کانسٹیبل کے ساتھ ہوم گارڈ اور ایس اے پی کے جوان موجود تھے۔

ریل بنانے کے دوران گنڈک میں گرا نوجوان، لاپتہ

گوپال گنج: پیر کی صبح گوپال گنج کے نگر تھانہ علاقے میں ترکہہ میں گنڈک نہر پر بنے ریلوے پل سے ریل بناتے ہوئے ایک 18 سالہ نوجوان پھسل کر گر گیا۔ جس کے باعث وہ نہر کے تیز کرنٹ میں بہہ گیا۔ لاپتہ نوجوان کی شناخت شہباز عالم ولد نوشاد علی کے طور پر ہوئی ہے جو تھانہ نگر کے علاقہ چھپیا وارڈ نمبر 24 کا رہائشی ہے۔ متوفی کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ شہباز اپنے ایک دوست کے ساتھ عیادت کے لیے ترکہ آیا تھا۔ جہاں یہ دونوں ریلوے ٹریک کے قریب گنڈک نہر کے کنارے کھڑے ہو کر اپنے موبائل سے ریلیاں بنا رہے تھے۔ اس دوران شہباز کا پاؤں پھسل گیا اور وہ نہر میں گر گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈائل 112 کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ مقامی غوطہ خور نوجوانوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ پولیس نے ایس ڈی آر ایف کو بھی مطلع کر دیا ہے۔ مقامی لوگوں کا اندازہ ہے کہ وہ تیز کرنٹ میں بہت دور بہہ گیا ہو گا۔

سٹی پولیس اسٹیشن انچارج پروین پربھاکر نے بتایا کہ نوجوان کی تلاش جاری ہے اور معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ واقعہ سے اہل خانہ میں کھلبلی مچ گئی۔ متوفی کی والدہ کے رونے سے پورا چھپیا علاقہ سوگوار ہے۔

پورے ملک کا پیسہ لے کر گجرات میں فیکٹری لگائی جا رہی ہے

رفیع گنج پہنچے جن سوراج کے لیڈر پرشانت کشور نے عوام سے پوچھا، آپ کا ووٹ بہار میں فیکٹری لگانے کے لیے ہے یا نہیں؟

اورنگ آباد: جن سوراج کے آرکیٹیکٹ پرشانت کشور پیر کی شام اورنگ آباد کے رفیع گنج پہنچے۔ انہوں نے بہار بدلاؤ سبھا سے خطاب کیا۔ بارش ہو رہی تھی لیکن پھر بھی ہزاروں لوگ اسے سننے کے لیے آئے۔ گیا سے اورنگ آباد کے راستے میں کئی مقامات پر شہریوں نے پی کے کا استقبال کیا۔ حامیوں نے ان کا استقبال پھولوں کے ہار اور ڈھول کے ساتھ کیا۔ پرشانت کشور نے کہا کہ مودی جی بہار سے ووٹ لے کر گجرات میں فیکٹریاں لگاتے ہیں۔ پورے ملک کا پیسہ لے کر گجرات کے ہر گاؤں میں فیکٹریاں لگائی جا رہی ہیں۔ بہار کے بچے مزدوری کرنے گجرات جا رہے ہیں۔ انہوں نے عوام سے سوال کیا کہ جب ووٹ آپ کا ہے تو فیکٹری بہار میں لگائی جائے یا گجرات میں؟

پرشانت کشور نے کہا، بہار میں افسران اور لیڈر راشن کارڈ بنانے سے لے کر زمین کی رسیدیں حاصل کرنے تک ہر چیز کے لیے رشوت لیتے ہیں۔ اس سے عام لوگ پریشان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام پانچ کلو اناج، سلنڈر اور بجلی ملنے پر مطمئن ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ان کے بچوں کو نہ تعلیم مل رہی ہے نہ روزگار۔ انہوں نے اجلاس میں بڑا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ دسمبر 2025 سے 60 سال سے زائد عمر کے ہر مرد اور عورت کو 2000 روپے ماہانہ پنشن دی جائے گی، 15 سال سے کم عمر کے بچے پرائیویٹ سکولوں میں مفت تعلیم حاصل کریں گے۔ جب تک سرکاری سکولوں میں بہتری نہیں آتی غریب بچوں کی فیس حکومت ادا کرے گی۔ تاکہ وہ بھی انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال چھٹھ کے بعد گروا کے نوجوانوں کو 10-12 ہزار روپے کی اجرت پر گھر نہیں چھوڑنا پڑے گا۔ عوام سے اپیل کی کہ وہ اگلی بار لالو، نتیش یا مودی کے نام پر نہیں بلکہ اپنے بچوں کی تعلیم اور روزگار کے لیے ووٹ دیں۔ بہار میں عوام کی حکمرانی قائم کرو۔ میٹنگ میں مکھیا ببلو سنگھ، رامادھر سنگھ، تجمل خان، ماسٹر عارف رضا، شگفتہ یاسمین، منوج سنگھ سمیت سینکڑوں لوگ موجود تھے۔ دوپہر سے ہی نوجوانوں اور خواتین کی بڑی تعداد جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئی۔ مقامی قائدین نے پرشانت کشور کو شال پہنا کر اور ہار پہنا کر ان کا احترام کیا۔

دوسری طرف کسان تیزی سے اس نعرے کے لیے متحد ہو رہے ہیں کہ ہڈیا ہی نہر نہ ہوئی تو ووٹ نہیں۔ کٹمبا بلاک علاقے کے بھلواڑی خورد مہاویر گنج گاؤں میں اتوار کو اس کے لیے کسانوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس کی صدارت چھیدی مہتا نے کی اور کسان مزدور سنگھ کے بینر تلے رمیش پال نے نظامت کی۔ اجلاس میں موجود کسانوں کا کہنا تھا کہ جب تک ہمارے علاقے میں نہر نہیں بنتی تب تک ووٹ نہیں دیں گے۔ اس کے لیے گاؤں والوں کو متحد کرنے کی مہم جنگی سطح پر جاری ہے۔ بڑھتے ہوئے گاؤں والے نعرے لگا رہے ہیں نہر نہ ہو تو ووٹ نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت 50 سال سے زیادہ عرصے سے انہیں بے وقوف بنا رہی ہے۔ ان کے پاس زمین ہے لیکن آبپاشی کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال ان کی کھیتی تباہ ہو جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے لیے اگلی میٹنگ مہسو گاؤں میں بینر لگا کر کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ کسانوں کو شامل کیا جائے گا اور اس مہم کو تیز کیا جائے گا۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفر پور
Urdu Daily Muzaffarpr HAKIKAT TIMES उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर हकीकत टाइम्स

HAKIKAT TIMES
URDU DAILY MUZAFFARPUR
روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفر پور

ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ

مجھ جیسے موم دل سے وہ رکھتا ہے دوستی
سنتے ہیں اس کی آگ سے بھی رسم وراہ ہے

گذشتہ ہفتوں سے جاری کشیدگی کے دوران ہندوستان اور امریکہ کے مابین تجارتی معاہدہ کے امکانات ایک بار پھر ظاہر کئے جارہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ ان کے ملک نے چین کے ساتھ ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کرلئے ہیں۔ انہوں نے یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ آئندہ دنوں میں ہندوستان کے ساتھ بھی ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوسکتے ہیں۔ یہ ایک بڑا تجارتی معاہدہ ہوسکتا ہے۔ امید کی جارہی ہے کہ 9 جولائی تک کی جو مہلت ہے اس سے قبل ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوجائیں گے۔ ہندوستان کی جانب سے ایک اعلیٰ سطح کا وفد امریکہ پہونچ چکا ہے اور وہاں امریکی عہدیداروں کے ساتھ تجارتی معاہدہ کیلئے بات چیت کا عمل بھی شروع ہوگیا ہے۔ حالیہ وقتوں میں ہندوستان اور امریکہ کے مابین تعلقات میں قدرے کشیدگی دیکھنے میں آئی تھی۔ امریکی صدر ٹرمپ نے ایک سے زائد مواقع پر یہ دعوی کیا تھا کہ انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے مابین جنگ بندی کروائی تھی اور تجارت کو فروغ دینے پر زور دیا تھا۔ ہندوستان نے ہر موقع پر ٹرمپ کے اس دعوی کی تردید کی تھی اور کہا تھا کہ ہندوستان نے پاکستان کی خواہش پر جنگ بندی کی ہے۔ تعلقات میں قدرے کشیدگی ہی اصل وجہ تھی جس کے نتیجہ میں وزیراعظم نریندر مودی نے کناڈا کا دورہ کرنے کے باوجود امریکہ کا دورہ کرنے ٹرمپ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کردیا تھا۔ ڈونالڈ ٹرمپ دنیا بھر کے معاملات میں اپنے ہی انداز میں اظہار خیال کرنے لگے ہیں اور وہ لگاتار ایسے دعوے کررہے ہیں جن کے نتیجہ میں کئی ممالک میں بے چینی پیدا ہورہی ہے۔ انہوں نے ابتداء تجارت کے شعبہ ہی سے کی تھی اور کئی ممالک پر بھاری شرحیں عائد کردی تھیں۔ ان میں ہندوستان بھی شامل تھا۔ چین پر بھی شرحیں عائد کی گئی تھیں اور چین نے جواب میں امریکی اشیاء پر بھی شرحیں عائد کی تھیں جس کے بعد ٹرمپ کو اپنے موقف میں چین کے تعلق سے نرمی پیدا کرنی پڑی تھی۔ انہوں نے تمام ممالک پر عائد کی گئی شرحوں کو تین ماہ کیلئے التواء میں رکھنے کا اعلان کیا تھا تاکہ تجارتی معاہدے ممکن ہوسکیں۔

ایک طرح سے ڈونالڈ ٹرمپ مختلف ممالک پر دباؤ بنا کر اپنے انداز میں معاہدوں کو قطعیت دینے کی حکمت عملی کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں دیکھنے میں آیا تھا کہ انہوں نے ایران کے ساتھ نیوکلیئر معاہدہ کیلئے دباؤ ڈالا تھا۔ اپنی ہی شرائط پر معاہدہ کرنا چاہتے تھے۔ ایران کے گریز پر اس کے خلاف جنگ شروع کردی گئی۔ اسرائیل کو اس معاملہ میں استعمال کیا گیا۔ اب جبکہ ایران۔ اسرائیل جنگ بند ہوچکی ہے تو کہا جارہا ہے کہ ٹرمپ نے ایران کیلئے تحدیدات ختم کرنے کی گنجائش کے ساتھ بات چیت سے اتفاق کیا ہے۔ شرحوں کے معاملے میں بھی ٹرمپ اسی حکمت عملی پر عمل پیرا دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے پہلے کئی ممالک پر شرحیں عائد کردیں۔ پھر ان شرحوں کو تین ماہ کیلئے معطل رکھا اور ممالک پر دباؤ بنایا گیا کہ وہ امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کو یقینی بنائیں۔ چین نے اپنے موقف کو بھی سخت کیا تو اس کے تعلق سے ٹرمپ کا موقف نرم ہوگیا تھا۔ اب ٹرمپ نے ہندوستان کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی امید ظاہر کی ہے تو یہ وضاحت ہونی چاہئے کہ امریکہ نے کوئی شرائط تو عائد نہیں کی تھیں۔ ہندوستان کے معاشی مفادات پر کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہئے۔ تجارت بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور اس سے معیشت پر اثرات مرتب ہوتے ہیں تاہم کسی کے دباؤ کو قبول کرتے ہوئے کوئی معاہدہ نہیں کیا جانا چاہئے چاہے وہ امریکہ ہی کیوں نہ ہو۔ دوطرفہ مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے تجارتی معاہدہ کو قطعیت دی جاسکتی ہے۔ حالانکہ حکومت ملک کے مفادات کا تحفظ کرنے کے عہد کی پابند ہے تاہم امریکہ کے کسی جھانسہ میں نہیں آنا چاہئے۔ ملک کے تجارتی مفادات کا پوری طرح سے خیال رکھا جانا چاہئے۔ امریکی شرحوں کے جواب میں خود ہندوستان کو بھی اپنی شرحیں عائد کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ اگر تجارتی معاہدہ ہوتا ہے تو یہ دونوں ہی ممالک کیلئے نفع بخش ہونا چاہئے۔ صرف امریکی مفادات کی تکمیل سے کام نہیں چل سکتا۔

ذات پات پر مبنی مردم شماری مودی کا ماسٹراسٹروک

روش کمار

مودی حکومت جس نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کی شدت سے مخالفت کی تھی اب ذات پات پر مبنی مردم شماری کروانے پر راضی ہوگئی ہے۔ پہلگام واقعہ پر تمام طرح کی اعلیٰ سطحی اجلاس کے حوالے سے گودی میڈیا منظرکشی میں یعنی سماباندھنے میں لگا تھا کہ کوئی بڑا فیصلہ آنے والا ہے۔ پاکستان کو جواب دینے کیلئے بڑے فیصلہ کی تیاری ہورہی ہے اور فیصلہ آیا وہ جو پوری طرح اپوزیشن کا موضوع ہے جس کی بار بار اپوزیشن نے مانگ کی تھی۔ کیا آپ کو یاد ہیکہ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں وزیراعظم نریندر مودی نے ایک ہیں توسیو ہیں کا نعرہ کیوں دیا تھا؟ اس وقت تو ان سے قربت رکھنے والوں اور بی جے پی کے حامیوں کی جانب سے یہی کہا گیا کہ کانگریس کے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے موضوع کا بی جے پی نے توڑ تلاش کرلیا ہے۔ یہ مودی کا ماسٹراسٹروک ہے۔ اب وہی بی جے پی اور وہی مودی حکومت ذات پات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ اپنا بتارہی ہے۔ کیا اس کے حامی اسے بھی ماسٹر اسٹروک بتا پائیں گے؟ وزیراعظم مودی نے ایک جلسہ عام سے خطاب میں کچھ اس طرح کہا ’’آپ کو اس خطرناک سازش سے خبردار اور چوکس رہنا ہے آپ کو یاد رکھنا ہیکہ ایک ہیں توسیو ہیں ایک ہیں توسیو ہیں، انہوں نے عوام سے یہ بھی نعرہ لگانے لگایا‘‘۔ ایک ہیں توسیو ہیں کیا کہا گیا تھا اس کے بارے میں یہی کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کا یہ جواب ہے ٹھیک ہے کہ بی جے پی نے کبھی پوری طرح اس موضوع یا مسئلہ کی مخالفت نہیں کی لیکن اسے ذات پات پر مبنی مردم شماری کرانے کا پورا موقع ملا۔ اس نے تب بھی نہیں کروایا تو اب کیوں یہ فیصلہ لیا گیا کیا یہ مانا جائے کہ پہلگام حملہ کو لیکر جو ماحول بنایا گیا ہے بنایا جارہا تھا حکومت اس سے اب توجہ ہٹا کر ملک کو ذات پات پر مبنی مردم شماری کے موضوع یا مسئلہ پر لے جانا چاہتی ہے۔ تحفظات کی حد 50 فیصد سے کتنی بڑھے گی؟ ان سب سوالات اور مباحث میں الجھانا چاہتی ہے کیونکہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کا مسئلہ اس بات کیلئے بھی ہے اور اس کا یہ بڑا مقصد ہیکہ تحفظات کی حد 50 فیصد سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اپوزیشن کیلئے یہ تاریخی لمحات ہیں مگر فیصلہ بی جے پی کا ہے۔ کیا بی جے پی ذات پات پر مبنی مردم شماری کی جھجک سے باہر آگئی ہے۔ اب وہ تحفظات کی حد 50 فیصد کرانے کی تائید وحمایت کرے گی؟ کئی سارے سوال سامنے آرہے ہیں۔ اس وقت مودی حکومت نے یہ فیصلہ کیوں کیا؟ پہلگام حملہ کے تناظر میں اس کی تشریح کیسے کی جائے۔ حکومت کو بھی پتہ ہیکہ اپوزیشن اس فیصلہ کا خیر مقدم کرے گی کیونکہ یہ اس کا اٹھایا ہوا مسئلہ ہے۔ بی جے پی کے حامی انتظار کررہے تھے کہ وزیراعظم نریندر مودی کوئی ایکشن لیں گے ان میں پھر سے مہاناٹک کی شبیہہ بھری جائے گی اور وزیراعظم نریندر مودی فیصلہ کیا لیتے ہیں وہ فیصلہ جس کا تعلق راہول گاندھی سے ہے۔ راہول گاندھی پارلیمنٹ کے اندر اور پارلیمنٹ کے باہر ملک کے کسی بھی کونے میں اپنا خطاب ذات پات پر مبنی مردم شماری کو لیکر ہی کرتے ہیں۔ بیرونی ملکوں کے دوروں پر بھی ان کا خطاب ذات پات پر مبنی مردم شماری سے بھرا ہوتا ہے۔ براون یونیورسٹی کے پروگرام میں بھی راہول گاندھی نے اس کی بات کی۔ ٹھیک ہے تیجسوی یادو نے بھی اس مسئلہ کو اٹھایا۔ نتیش کمار کے ساتھ اتحاد میں رہتے ہوئے تھوڑے عرصہ میں ہی ذات پات پر مبنی مردم شماری کرنے والی ریاست بہار بنی۔ اس وقت تیجسوی دن رات اسے اچھی طرح اٹھاتے تھے، دباؤ بناتے تھے لیکن راہول گاندھی اس مسئلہ کو قومی و بین الاقوامی سطح پر لے گئے۔ کرناٹک میں کانگریس کی حکومت نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کروائی ہے۔ تلنگانہ میں بھی ذات پات پر مبنی مردم شماری ہوچکی ہے۔ نومبر 2024ء میں شروع یہوئی اس مردم شماری میں 50 دن کا وقت لگا۔ ساڑھے تین کروڑ سے زیادہ لوگوں کا سروے ہوا ہے۔ اس مردم شماری کے طریقہ کار پر سوال اٹھائے جارہے ہیں مگر اسے تلنگانہ حکومت کی کابینہ نے منظوری دے دی ہے۔ راہول گاندھی بار بار کہتے ہیں کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری ہندوستان کا ایکسرے ہے او بی سی کتنے ہیں باقی ذات پات اور مذاہب کے ماننے والے لوگ کتنے ہیں جب یہ سب اعداد وشمار سامنے آئیں گے تب ہی ملک سب کی حصہ داری دے کر آگے بڑھ پائے گا۔ جس مسئلہ کا چہرہ راہول گاندھی بن چکے ہیں آخر مودی حکومت نے اس پر پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے درمیان کیوں مہر لگائی ہے؟ پارلیمنٹ میں خطاب کے دوران راہول گاندھی کا کہنا تھا ’’سیاسی مساوات تباہ ہوجائے گی یہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے الفاظ ہیں اور آج یہ بات سب کے سامنے ہے کہ سیاسی مساوات جو تھی وہ ختم ہوچکی ہے۔ ہندوستان کے سارے اداروں پر قبضہ کرلیا گیا ہے، سماجی مساوات باقی نہیں رہی، معاشی اقتصادی مساوات بھی نہیں رہی۔ اس لئے ہمارا اگلا قدم ذات پات پر مبنی مردم شماری ہوگا۔ ہم ملک کو دکھانا چاہتے ہیں کہ آپ نے کن لوگوں کا اور کہاں کہاں انگوٹھا کاٹا ہے۔ ہم دلتوں کو قبائلوں کو اور پسماندہ طبقات کو کسانوں کو مزدوروں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ آپ نے کس کس کا انگوٹھا کاٹا ہے۔ اس لئے جو میں نے وعدہ کیا تھا، اسی ایوان میں یہاں ہم ذات پات پر مبنی مردم شماری لاگو کریں گے اور اس کے بعد ہندوستان میں ایک نئے طریقہ کی ترقی ہوگی۔ ایک نئے طریقہ کی سیاست ہوگی اور جو میں نے پہلے کہا تھا اور جو آپ کو اچھا نہیں لگتا ہے 50 فیصد تحفظات کی حد یا اس دیوار کو ہم یہاں توڑیں گے 50 فیصد تحفظات کی دیوار اور ذات پات پر مبنی مردم شماری ہم یہاں کرواکر دکھائیں گے آپ کو جو کرنا ہے کرلو۔‘‘

ایسا کہاں ہوتا ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے طور پر راہول گاندھی دعویٰ کررہے ہیں کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری ہوکر رہے گی۔ اپوزیشن میں رہ کر گیارنٹی راہول گاندھی دے رہے ہیں اور اس کے دس ماہ بعد مودی حکومت ذات پات پر مبنی مردم شماری کروانے کا فیصلہ لیتی ہے۔ رکن راجیہ سبھا منوج جھا کا بھی ایک بیان یاد آتا ہے انہوں نے کہا تھا کہ یہی حکومت ذات پات پر مبنی مردم شماری کروائے گی گزشتہ دس برسوں میں پہلی بار ہے جب اپوزیشن لیڈر حکومت کو فیصلہ کیلئے مجبور کررہے ہیں۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو پریس کانفرنس کرنے آئے تو انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کی مخالفت کی ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ راہول گاندھی بار بار ذات پات پر مبنی مردم شماری کے سوال کو اٹھاتے رہے ہیں۔ بہار میں ذات پات پر مبنی مردم شماری اس حکومت نے کرائی اس میں نتیش کمار کی پارٹی کے علاوہ آر جے ڈی اور کانگریس بھی شامل تھی۔ 2023ء میں ذات پات پر مبنی مردم شماری کے بعد تحفظات کی حد 50 فیصد سے زیادہ کی گئی۔ بہار حکومت نے تحفظات کی حد بڑھا کر 65 فیصد کردی۔ اس کے علاوہ 10 فیصد معاشی طور پر کمزور لوگوں کیلئے تحفظات دیئے گئے ہیں۔ کانگریس کی کرناٹک حکومت نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کا کام پورا کرلیا ہے تو اب اشونی ویشنو کے کہنے کا کیا مطلب ہے کہ کانگریس اس طرح کی مردم شماری کی ہمیشہ سے مخالف رہی ہے وہ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اشونی ویشنو کے مطابق کانگریس کی حکومتوں نے ہمیشہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کی مخالفت کی آزادی کے بعد کی تمام مردم شماری میں ذات پات پر مبنی مردم شماری نہیں کی گئی۔ 1947ء کے بعد سے اگر دیکھا جائے تو سال 2010ء میں سابق وزیراعظم آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ جی نے لوک سبھا میں تیقن دیا تھا کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری پر کابینہ میں غور کیا جائے تب ایک وزارتی گروپ بھی قائم کیا گیا جس میں اکثر سیاسی جماعتوں نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کی تائید کی۔ اس کے باوجود کانگریس حکومت نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے بجائے ایک سروے کرانا ہی ضروری سمجھا۔ یہ حیرت کی بات ہیکہ کانگریس کے ایجنڈہ کو مودی حکومت قبول کررہی ہے اور کانگریس پر ہی تہمت سے ہی پریس کانفرنس شروع کی جارہی ہے کہ کانگریس نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کی مخالفت کی ہے خود بھی بتارہے ہیں کہ دباؤ میں منموہن سنگھ حکومت نے کرایا تو آپ نے ان اعداد وشمار کو جاری کیوں نہیں کیا۔ 2011ء کی مردم شماری میں سماجی ومعاشی سروے ہوا تھا اس کا ہی ڈیٹا آپ نے جاری کیوں نہیں کیا وہی جاری کردیتے تو ذات پات پر مبنی مردم شماری کا مطالبہ یہاں تک نہیں پہنچتا۔ کانگریس کے ترجمان اعلیٰ جئے رام رمیش نے ملک ارجن کھرگے کا ایک مکتوب ایکس پر پوسٹ کیا ہے یہ مکتوب 16 اپریل 2023ء کو لکھا گیا تھا وزیراعظم نریندر مودی کے نام جس میں ان سے کہا گیا تھا کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کروائے اس مکتوب میں یہ بھی لکھا تھا کہ 2011ء میں جو سماجی اقتصادی سروے ہوا تھا، اس کا ڈیٹا ابھی تک جاری نہیں کیا گیا۔ دو سال پہلے کا مکتوب ہے اور اس خط میں ملک ارجن کھرگے لکھ رہے ہیں کہ ہم مئی 2014ء سے مطالبہ کررہے ہیں کہ 2011ء کا ڈیٹا جاری کیجئے لیکن مودی حکومت نے ہمارے مطالبہ کو سنی ان سنی کردیا۔ آج تک وہ اعداد وشمار جاری نہیں کئے گئے۔ راہول گاندھی مسلسل اس مسئلہ کو اٹھا نہیں رہے ہیں بلکہ اسے گہرائی سے خود بھی سمجھنے کی کوشش کرتے جارہے ہیں۔ اپنے یوٹیوب چینل پر راہول گاندھی نے سماجی، سیاسی، مفکرو دانشور پروفیسر سکھ دیو تھوراٹ سے اس مسئلہ پر تفصیل سے بات کی ہے کہیں سے بھی آپ دیکھیں ذات پات پر مبنی مردم شماری کا چہرہ آپ کو راہول گاندھی ہی نظر آئیں گے۔ وزیراعظم نریندر مودی کا اس بارے میں کوئی ویڈیو ہے جس میں اس طرح سے ذات پر مبنی مردم شماری کے مثبت اور منفی پہلو کو لیکر غور وفکر کررہے ہیں۔ اظہار خیال کررہے ہیں اسے کرانے کو لیکر جگہ جگہ پر خطاب کررہے ہیں؟ مودی حکومت نے ستمبر 2021ء میں سپریم کورٹ میں حلف نامہ داخل کرکے کہا کہ سماجی اقتصادی ذات پات پر مبنی مردم شماری کروانا ممکن نہیں ہے یہ لمبا چوڑا کام ہے جو مشکل ہے۔ اس وقت مہاراشٹرا میں انڈیا اتحاد کی حکومت تھی اس نے اپیل دائر کرکے مانگ کی کہ جب مردم شماری ہو اس میں ہندوستان کے پسماندہ طبقات کی گنتی ہو۔ مودی حکومت جس نے ذات پات پر مبنی مردم شماری کی شدت سے مخالفت کی تھی اب ذات پات پر مبنی مردم شماری کروانے پر راضی ہوگئی ہے۔ پہلگام واقعہ پر تمام طرح کی اعلیٰ سطحی اجلاس کے حوالے سے گودی میڈیا منظرکشی میں یعنی سماباندھنے میں لگا تھا کہ کوئی بڑا فیصلہ آنے والا ہے۔ پاکستان کو جواب دینے کیلئے بڑے فیصلہ کی تیاری ہورہی ہے اور فیصلہ آیا وہ جو پوری طرح اپوزیشن کا موضوع ہے جس کی بار بار اپوزیشن نے مانگ کی تھی۔ کیا آپ کو یاد ہیکہ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں وزیراعظم نریندر مودی نے ایک ہیں توسیو ہیں کا نعرہ کیوں دیا تھا؟ اس وقت تو ان سے قربت رکھنے والوں اور بی جے پی کے حامیوں کی جانب سے یہی کہا گیا کہ کانگریس کے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے موضوع کا بی جے پی نے توڑ تلاش کرلیا ہے۔ یہ مودی کا ماسٹر اسٹروک ہے۔ اب وہی بی جے پی اور وہی مودی حکومت ذات پات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ اپنا بتارہی ہے۔ کیا اس کے حامی اسے بھی ماسٹر اسٹروک بتا پائیں گے؟ وزیراعظم مودی نے ایک جلسہ عام سے خطاب میں کچھ اس طرح کہا ’’آپ کو اس خطرناک سازش سے خبردار اور چوکس رہنا ہے آپ کو یاد رکھنا ہیکہ ایک ہیں توسیو ہیں ایک ہیں توسیو ہیں، انہوں نے عوام سے یہ بھی نعرہ لگانے لگایا‘‘۔ ایک ہیں توسیو ہیں کیا کہا گیا تھا اس کے بارے میں یہی کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کا یہ جواب ہے ٹھیک ہے کہ بی جے پی نے کبھی پوری طرح اس موضوع یا مسئلہ کی مخالفت نہیں کی لیکن اسے ذات پات پر مبنی مردم شماری کرانے کا پورا موقع ملا۔ اس نے تب بھی نہیں کروایا تو اب کیوں یہ فیصلہ لیا گیا کیا یہ مانا جائے کہ پہلگام حملہ کو لیکر جو ماحول بنایا گیا ہے بنایا جارہا تھا حکومت اس سے اب توجہ ہٹا کر ملک کو ذات پات پر مبنی مردم شماری کے موضوع یا مسئلہ پر لے جانا چاہتی ہے۔ تحفظات کی حد 50 فیصد سے کتنی بڑھے گی؟۔

سندھ طاس معاہدہ کیا ھے؟

وینانائر

پہلگام دہشت گردانہ واقعہ کو لیکر ہندوستان اور پاکستان میں کشیدگی اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔ ہندوستان نے سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کو معطل کرکے پانی بند کرنے کا اعلان کیا تھا اور یہ ایسا اقدام ہے جس سے پاکستان تلملا اُٹھا تھا۔ ویسے بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک نہیں دو نہیں بلکہ تقریباً 40 دوطرفہ معاہدات ہیں جن میں دیکھا جائے تو ہر معاہدہ کافی اہمیت رکھتا ہے چاہے وہ تجارتی معاہدہ ہو، یا ویزوں کے حصول، جوہری اسلحہ کی فہرست کے تبادلہ، جوہری تجربات کے بارے میں قبل از وقت آگاہ کرنے سے لیکر پانی کی تقسیم سے متعلق سندھ۔ طاس معاہدہ، شملہ اور تاشقند معاہدوں اور لاہور اعلامیہ پر مشتمل ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان 40 معاہدات میں کشمیر اُمور پر باہمی تعاون و اشتراک کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے معاہدات میں بیلسٹک میزائل کے تجربات میں پیشگی اطلاع کا معاہدہ بھی بہت اہم ہے۔ ساتھ ہی جوہری تنصیبات پر حملہ کی ممانعت کا معاہدہ بھی اہم ہے۔ آج جس معاہدہ کی گونج سنائی دیتی ہے وہ سندھ۔ طاس معاہدہ ہے۔ فی الوقت ہر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ آخر سندھ۔ طاس معاہدہ کیا ہے؟

بی بی سی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان نے دریائے سندھ اور معاون دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے لئے ستمبر 1960ء میں سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کیا تھا یہ معاہدہ تقریباً 9 سال تک جاری رہے مذاکرات کے بعد عالمی بنک کی ثالثی میں طئے پایا۔ 1960ء میں ہندوستان کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور اس وقت کے پاکستان کے صدر جنرل ایوب خاں نے پاکستان کے اقتصادی دارالحکومت کراچی میں اُس معاہدہ پر دستخط کئے۔ سندھ۔ طاس معاہدہ کے بارے میں یہ اُمید ظاہر کی گئی تھی کہ دونوں ملک کے کسانوں کیلئے یہ معاہدہ خوشحالی لائے گا اور اُن کی ترقی کی راہ ہموار کرے گا۔ ساتھ ہی یہ معاہدہ امن خیرسگالی اور دوستی کا ضامن ہوگا۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ کئی جنگوں اور شدید اختلافات کے باوجود 60 برسوں سے یہ معاہدہ قائم ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کا سندھ۔ طاس پانی میں کیا حصہ ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ سندھ۔ طاس معاہدہ کے تحت ہندوستان کو تین دریاؤں بیاس، راوی اور ستلج کے پانی پر مکمل اختیار حاصل ہے جبکہ پاکستان کو تین مغربی دریاؤں سندھ، چناب اور جہلم کے پانی پر اختیار دیا گیا تھا تاہم ان دریاؤں کے 80 فیصد پانی پر پاکستان کا حق ہے۔ دوسری طرف ہندوستان کو دریاؤں کے بہتے پانی سے بجلی کی پیداوار کا حق ہے لیکن وہ پانی ذخیرہ کرنے یا اُس کے بہاؤ کو کم کرنے کے منصوبے نہیں بنا سکتا۔ اس کے برعکس اسے مشرقی دریاؤں یعنی راوی، بیاس اور ستلج پر کسی بھی طرح کے منصوبے بنانے کا حق حاصل ہے جس پر پاکستان اعتراض نہیں کرسکتا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کے تحت ایک مستقل سندھ۔ طاس کمیشن بھی قائم کیا گیا جو کسی متنازع منصوبے کے حل کیلئے بھی کام کرتا ہے تاہم اگر کمیشن مسئلہ کا حل نہیں نکال سکتا تو معاہدہ کے مطابق حکومتیں اسے حل کرنے کی کوشش کرسکتی ہیں۔ اس معاہدہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ معاہدہ میں ماہرین کی مدد حاصل کرنے یا تنازعات کا حل تلاش کرنے کیلئے ثالثی عدالت میں جانے کا طریقہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ ویسے بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 1955، 1957 اور 1959ء میں بھی دریاؤں کے پانی کی تقسیم سے متعلق عارضی بنیادوں پر معاہدات ہوئے اور ان ہی معاہدات کی بنیاد پر سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کی راہ ہموار ہوئی تھی۔ بہرحال پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہندوستان نے اپنے پڑوسی پاکستان پر دہشت گردی کی سرپرستی کا الزام عائد کیا۔ ہندوستان نے اس واقعہ پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اٹاری۔ واگھا سرحدی چیک پوسٹ کو بند کرنے، پاکستانیوں کے ویزے منسوخ کرنے اور ہندوستان میں تعینات بے شمار پاکستانی عہدیداروں کو ملک سے نکل جانے کے بشمول کئی ایک سفارتی اقدامات کا اعلان کیا تاہم سب سے اہم بلکہ پاکستان کیلئے خطرناک قدم سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کو معطل کرنا تھا اور یہ ایک ایسا قدم ہے جو پاکستان کو اقتصادی طور پر ایک ایسے وقت بہت زیادہ متاثر کرسکتا ہے جب کہ اُس مسلم اکثریتی ملک کو پہلے ہی سے کئی بحرانوں کا سامنا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی معیشت پہلے ہی سے کمزور ہے۔ ہندوستان نے سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کو معطل کرکے ایک طرح سے پاکستان کی پریشانیوں میں اضافہ کردیا۔ معتمد خارجہ وکرم مسری نے 23 اپریل کو پرزور انداز میں کہا کہ 1960ء کا سندھ۔ طاس ابی معاہدہ اُس وقت تک معطل رہے گا جب تک کہ پاکستان قابل اعتبار اور اٹل طور پر سرحد پار دہشت گردی کی تائید و حمایت سے دستبردار نہیں ہوجاتا ہے۔ جمعرات 25 اپریل کو ہندوستانی آبی وسائل کی معتمد دیباشری مکھرجی نے اپنے پاکستانی ہم منصب سید علی مرتضیٰ کو موسومہ مکتوب میں کچھ یوں کہا: ’’نیک نیتی کے ساتھ معاہدے کا احترام کرنے کی ذمہ داری ایک معاہدہ کی بنیادی حیثیت رکھتی ہے لیکن جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اس کی بجائے پاکستان کی طرف سے جموں اور جموں مرکزی زیرانتظام علاقہ کو نشانہ بنا کر سرحد پار سے دہشت گردی کی جارہی ہے نتیجہ میں سکیورٹی کی غیریقینی صورتحال نے معاہدے کے تحت ہندوستان کے اپنے حقوق کے مکمل استعمال میں براہ راست رکاوٹیں ڈالی ہیں۔ حکومت ہند نے اس طرح فیصلہ کیا ہے کہ سندھ آبی معاہدہ 1960ء کو فوری طور پر التواء میں رکھا جائے گا‘‘۔

آزادی کے وقت جو نوتشکیل شدہ ممالک ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سرحدی حد بندی سندھ۔ طاس سے ہوتی ہوئی ہندوستان کو بالائی دریا کے طور پر اور پاکستان کو زیریں دریا کی ریاست کے طور پر چھوڑ دیا۔ آبپاشی کے دو اہم کام ایک راوی پر مادھو پور میں اور دوسرا ستلج پر فیروزپور میں جس پر پاکستان کی طرف کا پنجاب مکمل طور پر منحصر تھا۔ ہندوستانی علاقہ میں ختم ہوا اس کی وجہ سے دونوں ملکوں کے درمیان موجودہ بنیادی سہولتوں سے آبپاشی کے پانی کے استعمال پر تنازع پیدا ہوا۔ عالمی بنک برائے تعمیر نو وترقی (جواب عالمی بنک گروپ کا حصہ ہے) کی طرف سے سہولت کاری کی گئی اور بات چیت کے بعد 19 ستمبر 1960ء کو ہندوستان۔ پاکستان کے سربراہان، وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور صدر ایوب خان نے اس معاہدہ پر دستخط کئے جس کے بارے میں ہم نے سطور بالا میں آپ کو بتایا ہے۔ معاہدہ کی شقوں کے مطابق سندھ۔ طاس کا 30 فیصد حصہ ہندوستان اور ماباقی پاکستان کا ہے۔ اگرچہ یہ معاہدہ دریا کے پانی کے کنٹرول کو دونوں ملکوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے لیکن یہ اب بھی سخت قوانین کے تحت ہر فریق کو مخصوص مقاصد جیسے زراعت یا ہائیڈرو پاور کیلئے دوسرے کے نامزد پانیوں تک محدود رسائی کی اجازت دیتا ہے۔ پاکستان کے اقتصادی سروے 2024ء کے مطابق اس کی جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ 23 فیصد ہے جبکہ روزگار 4.7 فیصد حصہ ادا کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستان کی آبادی کی اکثریت کا انحصار براہ راست اور بالواسطہ طور پر زراعت پر ہے۔ پاکستان زراعت اور دریاؤں جہلم، چناب، راوی، بیاس اور ستلج سے بجلی کی کھپت پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔ اس کے پاس پانی کا کوئی متبادل ذریعہ نہیں ہے۔ پاکستان پہلے ہی مہنگائی اور کمزور معیشت کی زد میں ہے۔ معاہدہ کو معطل کرنے سے بحران مزید بڑھ جائے گا لیکن معاہدہ کی معطلی کا پاکستان پر فوری اثر نہیں پڑے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان بالائی دریا سے جبکہ پاکستان نچلی دریا ہے۔ اگرچہ ہندوستان دریاؤں کے بہاؤ کو کنٹرول کرتا ہے لیکن وہ مشنری کی کمی کی وجہ سے پانی کو موڑ نہیں سکتا یا ذخیرہ نہیں کرسکتا۔ مزید براں یہ کہ مئی اور ستمبر کے درمیان سالانہ گلیشیرس پگھلنے سے پانی کے بہاؤ میں اضافہ ہوتا ہے جو ابھی جاری رہیگا۔

کیا ہندوستان معاہدہ منسوخ کرسکتا ہے؟ اس کا آسان الفاظ میں جواب ہے نہیں! سندھ۔ طاس آبی معاہدہ میں کوئی ایگزٹ کی شق نہیں ہے باالفاظ دیگر نہ تو ہندوستان اور نہ ہی پاکستان اسے قانونی طور پر یکطرفہ طور پر منسوخ کرسکتے ہیں۔ معاہدہ میں صرف باہمی رضامندی سے ترمیم کی جاسکتی ہے۔ پاکستانی وکیل احمر بلال صوفی نے الجزیرہ کو بتایا کہ معاہدہ کو معطل کرکے ہندوستان نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے جہاں بالائی دریا زیریں دریا کو پانی کے بہاؤ کو من مانی طور پر نہیں روک سکتا۔ ویسے بھی سندھ۔ طاس معاہدہ کی معطلی ایسے وقت ہوئی جب ہندوستان گزشتہ تین برسوں سے پاکستان پر سندھ طاس معاہدہ پر ترمیم کیلئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ ایک اور بات یہ ہیکہ نئے ڈیم بنا کر مغربی دریاؤں (جہلم، چناب اور سندھ) میں آبی وسائل حاصل کرنے میں ہندوستان کا ہاتھ ہوگا اس کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا اس طرح خطہ میں طاقت کے توازن کو ممکنہ طور پر تبدیل کردیا جائے گا۔ پہلگام دہشت گردانہ واقعہ کو لیکر ہندوستان اور پاکستان میں کشیدگی اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔ ہندوستان نے سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کو معطل کرکے پانی بند کرنے کا اعلان کیا ہے اور یہ ایسا اقدام ہے جس سے پاکستان تلملا اُٹھا ہے۔ ویسے بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک نہیں دو نہیں بلکہ تقریباً 40 دوطرفہ معاہدات ہیں جن میں دیکھا جائے تو ہر معاہدہ کافی اہمیت رکھتا ہے چاہے وہ تجارتی معاہدہ ہو، یا ویزوں کے حصول، جوہری اسلحہ کی فہرست کے تبادلہ، جوہری تجربات کے بارے میں قبل از وقت آگاہ کرنے سے لیکر پانی کی تقسیم سے متعلق سندھ۔ طاس معاہدہ، شملہ اور تاشقند معاہدوں اور لاہور اعلامیہ پر مشتمل ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان 40 معاہدات میں کشمیر اُمور پر باہمی تعاون و اشتراک کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے معاہدات میں بیلسٹک میزائل کے تجربات میں پیشگی اطلاع کا معاہدہ بھی بہت اہم ہے۔ ساتھ ہی جوہری تنصیبات پر حملہ کی ممانعت کا معاہدہ بھی اہم ہے۔ آج جس معاہدہ کی گونج سنائی دیتی ہے وہ سندھ۔ طاس معاہدہ ہے۔ فی الوقت ہر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ آخر سندھ۔ طاس معاہدہ کیا ہے؟ بی بی سی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان نے دریائے سندھ اور معاون دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے لئے ستمبر 1960ء میں سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کیا تھا یہ معاہدہ تقریباً 9 سال تک جاری رہے مذاکرات کے بعد عالمی بنک کی ثالثی میں طئے پایا۔ 1960ء میں ہندوستان کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور اس وقت کے پاکستان کے صدر جنرل ایوب خاں نے پاکستان کے اقتصادی دارالحکومت کراچی میں اُس معاہدہ پر دستخط کئے۔ سندھ۔ طاس معاہدہ کے بارے میں یہ اُمید ظاہر کی گئی تھی کہ دونوں ملک کے کسانوں کیلئے یہ معاہدہ خوشحالی لائے گا اور اُن کی ترقی کی راہ ہموار کرے گا۔ ساتھ ہی یہ معاہدہ امن خیرسگالی اور دوستی کا ضامن ہوگا۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ کئی جنگوں اور شدید اختلافات کے باوجود 60 برسوں سے یہ معاہدہ قائم ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کا سندھ۔ طاس پانی میں کیا حصہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سندھ۔ طاس معاہدہ کے تحت ہندوستان کو تین دریاؤں بیاس، راوی اور ستلج کے پانی پر مکمل اختیار حاصل ہے جبکہ پاکستان کو تین مغربی دریاؤں سندھ، چناب اور جہلم کے پانی پر اختیار دیا گیا تھا تاہم ان دریاؤں کے 80 فیصد پانی پر پاکستان کا حق ہے۔ دوسری طرف ہندوستان کو دریاؤں کے بہتے پانی سے بجلی کی پیداوار کا حق ہے لیکن وہ پانی ذخیرہ کرنے یا اُس کے بہاؤ کو کم کرنے کے منصوبے نہیں بنا سکتا۔

اس کے برعکس اسے مشرقی دریاؤں یعنی راوی، بیاس اور ستلج پر کسی بھی طرح کے منصوبے بنانے کا حق حاصل ہے جس پر پاکستان اعتراض نہیں کرسکتا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ معاہدہ کے تحت ایک مستقل سندھ۔ طاس کمیشن بھی قائم کیا گیا جو کسی متنازع منصوبے کے حل کیلئے بھی کام کرتا ہے تاہم اگر کمیشن مسئلہ کا حل نہیں نکال سکتا تو معاہدہ کے مطابق حکومتیں اسے حل کرنے کی کوشش کرسکتی ہیں۔ اس معاہدہ کی ایک خوبی یہ ہے کہ معاہدہ میں ماہرین کی مدد حاصل کرنے یا تنازعات کا حل تلاش کرنے کیلئے ثالثی عدالت میں جانے کا طریقہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ ویسے بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 1955، 1957 اور 1959ء میں بھی دریاؤں کے پانی کی تقسیم سے متعلق عارضی بنیادوں پر معاہدات ہوئے اور ان ہی معاہدات کی بنیاد پر سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کی راہ ہموار ہوئی تھی۔ بہرحال پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہندوستان نے اپنے پڑوسی پاکستان پر دہشت گردی کی سرپرستی کا الزام عائد کیا۔ پہلگام دہشت گردانہ واقعہ کو لیکر ہندوستان اور پاکستان میں کشیدگی اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہے۔ ہندوستان نے سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کو معطل کرکے پانی بند کرنے کا اعلان کیا تھا اور یہ ایسا اقدام ہے جس سے پاکستان تلملا اُٹھا تھا۔ ویسے بھی ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک نہیں دو نہیں بلکہ تقریباً 40 دوطرفہ معاہدات ہیں جن میں دیکھا جائے تو ہر معاہدہ کافی اہمیت رکھتا ہے چاہے وہ تجارتی معاہدہ ہو، یا ویزوں کے حصول، جوہری اسلحہ کی فہرست کے تبادلہ، جوہری تجربات کے بارے میں قبل از وقت آگاہ کرنے سے لیکر پانی کی تقسیم سے متعلق سندھ۔ طاس معاہدہ، شملہ اور تاشقند معاہدوں اور لاہور اعلامیہ پر مشتمل ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان 40 معاہدات میں کشمیر اُمور پر باہمی تعاون واشتراک کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے معاہدات میں بیلسٹک میزائل کے تجربات میں پیشگی اطلاع کا معاہدہ بھی بہت اہم ہے۔ ساتھ ہی جوہری تنصیبات پر حملہ کی ممانعت کا معاہدہ بھی اہم ہے۔ آج جس معاہدہ کی گونج سنائی دیتی ہے وہ سندھ۔ طاس معاہدہ ہے۔ فی الوقت ہر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ آخر سندھ۔ طاس معاہدہ کیا ہے؟ بی بی سی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان نے دریائے سندھ اور معاون دریاؤں کے پانی کی تقسیم کے لئے ستمبر 1960ء میں سندھ۔ طاس آبی معاہدہ کیا تھا یہ معاہدہ تقریباً 9 سال تک جاری رہے مذاکرات کے بعد عالمی بنک کی ثالثی میں طئے پایا۔ 1960ء میں ہندوستان کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور اس وقت کے پاکستان کے صدر جنرل ایوب خاں نے پاکستان کے اقتصادی دارالحکومت کراچی میں اُس معاہدہ پر دستخط کئے۔ سندھ۔ طاس معاہدہ کے بارے میں یہ اُمید ظاہر کی گئی تھی کہ دونوں ملک کے کسانوں کیلئے یہ معاہدہ خوشحالی لائے گا اور اُن کی ترقی کی راہ ہموار کرے گا۔ ساتھ ہی یہ معاہدہ امن خیرسگالی اور دوستی کا ضامن ہوگا۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ کئی جنگوں اور شدید اختلافات کے باوجود 60 برسوں سے یہ معاہدہ قائم ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کا سندھ۔ طاس پانی میں کیا حصہ ہے؟

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpur
HAKIKAT TIMES
हकीकत टाइम्स
उर्दू दैनिक, मुज़फ़्फ़रपुर

سہیل عظیم آبادی کی خاکہ نگاری

ڈاکٹر محمد منہاج الدین

اردو ادب کی تاریخ میں سہیل عظیم آبادی کی شناخت افسانہ نگار کی حیثیت سے مستحکم ہے، مگر سہیل عظیم آبادی کی خدمات کا دائرہ زبان وادب کے سلسلے میں وسیع تر ہے۔ سہیل صاحب ایک فکشن نگار کے ساتھ ساتھ شاعر اور نامور صحافی بھی تھے، انہوں نے مختلف رسائل و جرائد اور روزنامے جاری کئے، ملک کے مؤقر رسائل اور روزنامہ کے مدیر بھی رہے، گویا آپ کی صحافتی خدمات اردو صحافت کی تاریخ کا اہم حصہ ہے۔ سہیل صاحب کو شاعری سے بھی شغف تھا، طالب علمی کے زمانے میں ہی شاعری کا شغف بڑھا تو سہیل جمیلی کے نام سے کلام کہنے لگے۔ یہ سلسلہ دراز نہ ہو سکا، علامہ جمیل مظہری کے مشورے پر شاعری ترک کر کے افسانہ نگاری کی طرف مائل ہوئے اور سہیل عظیم آبادی کے نام سے مشہور ہوئے۔ افسانہ ہی آپ کی اصل پہچان بنا اس لئے گزشتہ سالوں میں سہیل صاحب کی ادبی خدمات کو موضوعِ تحقیق بنا کر جتنے بھی کام ہوئے ہیں ان میں ہماری توجہ کا مرکز ان کی افسانہ نگاری ہی رہی، جبکہ سہیل صاحب نے افسانوں کے علاوہ ناول، ناولٹ، ڈرامے، مکتوبات، خاکے اور بچوں کی کہانیاں بھی لکھی ہیں، مگر افسوس کہ ان کی دوسری تخلیقات عدم توجہی کا شکار رہی ہیں جس سے سہیل صاحب کی تخلیقیت کے کئی اہم گوشے نمایاں نہیں ہو سکے ہیں۔ پروفیسر علیم اللہ حالی بھی اس جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "افسانہ نگاری کے علاوہ سہیل عظیم آبادی کی کئی دوسری ادبی شقیں بھی روشن اور قابل ذکر ہیں" (1)۔ ان شقوں پر خاطر خواہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سہیل عظیم آبادی کی انہیں روشن ادبی شقوں میں ایک اہم شق ان کے ادبی خاکے ہیں۔ سہیل عظیم آبادی نے کئی ادبی شخصیات کے خاکے لکھے ہیں۔ تعداد کا تعین کرتے ہوئے پروفیسر اعجاز علی ارشد نے سہیل صاحب کے خاکوں کی تعداد اٹھارہ [18] بتائی ہے، جن میں چودہ [14] مطبوعہ ہیں جو مختلف رسائل میں شائع ہو چکے ہیں اور چار [4] ایسے خاکے ہیں جو ریڈیو پر نشر ہوئے یا لکھے گئے مگر شائع نہ ہو سکے، اس طرح پروفیسر اعجاز علی ارشد کی تحقیق کے مطابق سہیل صاحب نے اٹھارہ خاکے لکھے ہیں (2)۔ ابھی چند سال قبل 2015 میں پٹنہ یونیورسٹی کی طالبہ شہناز بانو نے سہیل عظیم آبادی کے سترہ [17] خاکوں کو جمع کیا اور انہیں بڑے سلیقے سے ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔

خاکہ کے لئے انگریزی میں Sketch کا لفظ مستعمل ہے، جس کے لغوی معنی ڈھانچا بنانا یا مسودہ تیار کرنا ہے، جبکہ ادبی نقطۂ نظر سے خاکہ کسی شخصیت کی ہو بہو عکاسی کا نام ہے، اس میں شخصیت کی خوبیوں یا خامیوں کا بیان اس طرح کیا جاتا ہے کہ پڑھنے والے کے سامنے اس شخصیت کی قلمی تصویر ابھر آئے۔ خاکہ نگار اپنے ذاتی روابط اور تعلقات کی بنیاد پر شخصیت کی زندگی کے منفرد پہلوؤں، انوکھے اور اہم واقعات، ظاہری اور باطنی اوصاف، عادات و اطوار، سیرت و لباس، افکار و نظریات اور نفسیات وغیرہ پر اس طرح روشنی ڈالتا ہے کہ شخصیت کی جیتی جاگتی تصویر قاری کے سامنے جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ خاکہ نگار کردار کی شخصیت اور اس سے وابستہ ذاتی معلومات سے ہی سروکار رکھتا ہے، ایسے واقعات منتخب کرتا ہے جن سے شخصیت پر روشنی پڑ سکے۔

اردو میں خاکہ نگاری کا فن بہت قدیم نہیں ہے، انیسویں صدی میں اردو شعراء کا تذکرہ لکھنا عام روش تھا، انہیں تذکروں میں ہمیں خاکہ کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں، جن میں سب سے اہم محمد حسین آزاد کی تصنیف "آب حیات" کو مانا جاتا ہے۔ جہاں تک ہمارے یہاں بہار میں خاکہ نگاری کا تعلق ہے تو متفقہ طور پر پروفیسر سید محمد حسنین کی تخلیق "بہار کے نو چراغ" مطبوعہ 1952 کو بہار میں خاکہ نگاری کا اولین نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ سید محمد حسنین نے اپنے عہد کی سات معروف شخصیات (محمد مسلم عظیم آبادی، انجم مانپوری، محمد محسن عظیم آبادی، اختر اورینوی، شکیلہ اختر، سہیل عظیم آبادی، ح۔م۔ اسلم) کا تعارفی خاکہ پیش کر کے بہار میں ادبی خاکہ نگاری آغاز کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب خاکہ نگاری کو ایک فن کے طور پر کافی مقبولیت حاصل ہو رہی تھی اور تمام نامور ادیب (رشید احمد صدیقی، عصمت چغتائی، کرشن چندر، قراۃالعین حیدر وغیرہ) خاکہ لکھ رہے تھے جن کا خاکہ نگاری کے فن کو فروغ دینے میں اہم کردار رہا ہے، بلکہ اس ابتدائی دور میں ہی کئی ایسے خاکے لکھے گئے جو اردو ادب کا لازوال حصہ بن چکے ہیں۔ اسی زمانے میں اردو کے نامور افسانہ نگار، جنہیں اردو افسانہ نگاری میں پریم چند کی روایت کا امین کہا جاتا ہے، سہیل عظیم آبادی اپنے منفرد رنگ و آہنگ اور اسلوب کے ساتھ خاکہ لکھنے کی طرف مائل ہوئے اور افسانوی طرز کے چند بہترین خاکے لکھے ہیں۔

سہیل عظیم آبادی نے خاکہ بہت زیادہ تو نہیں لکھا ہے مگر جتنے بھی خاکے آپ نے تحریر کئے ہیں ان کی بنیاد ذاتی تعلقات اور مخصوص ملاقاتیں ہی ہیں، بلکہ انہوں نے خاکوں میں جا بجا شخصیت سے اپنے تعلقات کی وضاحت بھی کی ہے، مثلاً جگر مرادآبادی کے خاکہ کے یہ الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"جگر صاحب سے میری ملاقات ڈاکٹر سید اختر امام کی وساطت سے ہوئی تھی۔ ڈاکٹر اختر امام کولمبو یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے اور اب وہیں کے ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد بار بار ملاقاتیں ہوتی رہیں پٹنہ، دہلی اور سری نگر میں۔"(3)

اور جن سے ملاقاتیں کم ہوتیں ان سے خط و کتابت کے ذریعہ مراسم گہرے رہے، مثلاً خلیل الرحمن اعظمی، سلام مچھلی شہری وغیرہ سے آپ کے تعلقات۔ گویا کہ سہیل عظیم آبادی کے خاکے رسمی تعلقات کی بنا پر تحریر نہیں کئے گئے ہیں بلکہ شخصیت سے دیرینہ مراسم کی بنیاد پر یہ تحریریں وجود میں آئیں، جس کی وضاحت عظیم آباد کے معروف ناقد و محقق پروفیسر اعجاز علی ارشد نے بھی کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:-

"سہیل عظیم آبادی نے شخصی خاکے بھی کامیابی کے ساتھ لکھے ہیں، جن شخصیتوں پر انہوں نے قلم اٹھایا ان میں سے اکثر کے ساتھ ان کے دیرینہ مراسم رہے ہیں۔ کسی کے ساتھ بزرگانہ، کسی کے ساتھ دوستانہ اور کسی کے ساتھ مشفقانہ تعلقات کی جھلک ان کے خاکوں میں نمایاں ہے۔"(4)

سہیل عظیم آبادی نے جگر، مجاز، بسمل عظیم آبادی، جمیل مظہری اور پرویز شاہدی جیسے شعراء کا خاکہ لکھا ہے تو کرشن چندر، اختر اورینوی، خلیل الرحمن اعظمی، سجاد ظہیر جیسے نامور ادیبوں کی مرقع کشی بھی کی ہے۔ ایک خاکہ ڈاکٹر نذر امام جیسے گمنام ادب نواز کا بھی ہے جس میں انہوں نے دوستی کا بہترین حق ادا کیا ہے۔ اپنے خاکوں میں سہیل عظیم آبادی نے چند شخصیات کو اسم بامسمّٰی بنا کر پیش بھی کیا ہے۔ اپنے رہنما اور اردو کے عظیم خدمت گار مولوی عبدالحق کو "شرافت کا آئینہ" تو اپنے عزیز دوست محمد احمد ہنر کو "مخلص دوست" کے وصف سے نوازا ہے۔ سب سے طویل خاکہ اپنے ایک عزیز معاون کا لکھا جسے آپ نے جس قدر چھوٹا بھائی سمجھا اس سے کہیں زیادہ اس نے آپ کو بڑے بھائی جیسی عقیدت اور عزت دیا، میں بات کر رہا ہوں "زکی انور" کی۔ زکی انور کی بے وقت موت کے بعد زکی انور کا لکھا گیا یہ خاکہ "زکی انور کی زندگی، ان کے جدوجہد اور حوصلے کی کہانی ہے تو ملک کی سالمیت کی شہادت کا نوحہ بھی ہے۔ زکی انور کا خاکہ یقیناً پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، بقول سہیل صاحب "زکی کی زندگی بھی ایک سبق تھی اور موت بھی ایک سبق ہے"۔

سہیل صاحب کی زندگی میں جس نے بھی کبھی کسی طرح سے ان کی مدد کی ہو انہوں نے اسے کبھی فراموش نہیں کیا۔ آپ کی ذات اور کردار کی تعمیر و تشکیل اور ادبی پرورش و پرداخت میں جس کسی کا بھی عمل دخل رہا ہے آپ نے دل کھول کر واضح انداز میں اعتراف کیا ہے اور شخصیت سے اپنی عقیدت کے اظہار میں آپ کے یہاں مبالغہ آرائی بالکل نہیں بلکہ یہ سچ ہے کہ ایسے مواقع پر آپ کی زبان اور بیان میں عاجزی اور انکساری کا جذبہ غالب نظر آتا ہے، خاکہ "علامہ بھائی" کا یہ اقتباس دیکھیں:-

"برادر مکرم حضرت علامہ جمیل مظہری کی ذات گرامی سے اپنی عقیدت اور ارادت کا اظہار کروں تو سوچنا پڑتا ہے کہ کیا لکھوں، آفتاب کی کرنیں ذروں پر پڑتی ہیں تو چمکنے لگتے ہیں، لیکن ہزاروں ذرے چمک کر بھی آفتاب کو کیا دے سکتے ہیں، برادر مکرم علامہ جمیل مظہری عظیم ادبی شخصیت کے مالک ہیں۔ بہتوں نے ان سے فیض حاصل کیا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ وہ شاد عظیم آبادی کے بعد تنہا ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے یہاں کے ادبی ماحول کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ ان کے بعد آنے والا شاعر ہو یا افسانہ نگار بالواسطہ یا بلاواسطہ ان سے متاثر ضرور ہوا ہے۔ اس کے برعکس میری ادبی شخصیت بہت چھوٹی ہے، اور اس چھوٹی سی ادبی شخصیت کی تعمیر میں بھی ان کی شفقتوں کو اتنا زیادہ دخل رہا ہے کہ اگر ان کو الگ کر دیا جائے تو کچھ بھی باقی نہ رہ جائے۔ یہ اقرار توصیفی مبالغہ نہیں بلکہ ایک بڑی حقیقت کا اعتراف اور اظہار ہے۔ اگر ابتدا میں ہی برادر مکرم علامہ جمیل مظہری کی قربت نصیب نہ ہوتی تو میں کچھ اور ہوتا لیکن ادیب اور افسانہ نگار نہیں ہوتا، میرے گھر میں علم تھا لیکن ماحول ادبی نہ تھا، اس لئے اس کی امید نہیں تھی کہ میں ادب کی طرف مائل بھی ہوتا۔ بچپن سے پڑھنے کا شوق تھا، پڑھتا رہتا اور زندگی کے دھندوں میں لگ جاتا، ادیب اور افسانہ نگار نہ بن پاتا۔"(5)

ان کی زندگی میں ایسا ہی ایک نام 'مسز سوباستی ٹوپو' کا ہے، مسز ٹوپو وہ آدی باسی خاتون ہیں جنہوں نے چھوٹا ناگپور کے آدی باسی علاقے میں اردو تحریک کو مستحکم کرنے اور اردو زبان کے فروغ میں سہیل صاحب کا بھرپور ساتھ دیا۔ "سوباستی ٹوپو، محب اردو آدی باسی خاتون" کے عنوان سے چھوٹا ناگپور اور رانچی کے مشکل ماحول میں اردو کے مشن کو فروغ دینے والی ایک بے لوث خدمت گار کا مختصر مگر جامع اور خوبصورت خاکہ ہے۔ اس بلند حوصلہ خاتون کے کارناموں اور اردو خدمات کو سہیل صاحب کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:-

"مسز ٹوپو گھر گھر جا کر لڑکوں اور لڑکیوں کو اردو پڑھنے پر آمادہ کرتی تھیں۔ ان کی کوششوں سے آدی باسی لڑکے اور لڑکیوں کی کافی تعداد ان دنوں مدرسوں میں اردو پڑھنے لگی۔"(6)

رانچی میں ہی سہیل صاحب کے ایک صحافی دوست تھے 'رادھا کرشنن'، جو کہانیاں بھی لکھا کرتے تھے۔ آپ کا خاکہ "رادھا کرشنن" اسی دوست کو پیش کیا گیا بہترین خراج عقیدت ہے جس میں قدرے تفصیل سے ان کے حالات زندگی کو رقم کیا گیا ہے۔ رادھا کرشنن سے آپ کی اچھی ملاقاتیں رہی تھیں، رانچی قیام کے دوران مراسم اور گہرے ہوئے۔ رادھا کرشنن کی زندگی، معاشی اور خانگی حالات، ان کے افکار و نظریات کو نہایت سلیقے سے بیان کیا گیا ہے۔ ایک بلند حوصلہ عام آدمی کو سہیل صاحب نے بڑا انسان بنا کر پیش کیا ہے، جس نے کبھی حالات سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ خاکہ "رادھا کرشنن" سے یہ اقتباس دیکھیں:-

"1940 سے 1945 تک دوسری جنگ عظیم کی گرما گرمی رہی اور رانچی بڑا فوجی مرکز بنا رہا۔ یہ زمانہ تھا جب رانچی میں روپے کی بارش ہو رہی تھی۔ کام کرنے والوں اور روپے بٹورنے والوں کی ضرورت تھی لیکن رادھا کرشنن سخت کانگریسی تھے۔ وہ جنگ میں انگریزوں کی کسی قسم کی بھی مدد کرنے کو گناہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے کچھ کام نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے بعض خوشحال دوستوں نے کچھ کام کرنے پر آمادہ کرنا چاہا اور مالی امداد کا وعدہ بھی کیا لیکن وہ اپنی جگہ رہے اور کبھی انگریزوں کی مدد کر کے روپے کمانے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ ان کی مالی حالت جیسی غیر اطمینان بخش پہلے تھی ویسی ہی رہی اور جن حالات سے وہ گزر رہے تھے اس کی بھی کبھی شکایت نہیں کی۔ پڑھتے رہے اور لکھتے رہے اور اخباروں اور رسالوں سے جو کچھ مل جاتا اسی پر قانع رہے۔"(7)

چونکہ ذاتی تعلقات سہیل عظیم آبادی کے خاکوں کا نمایاں پہلو ہے، آپ نے جن شخصیات کے خاکے لکھے ہیں ان سے آپ کی قربت خاص اور دیرینہ مراسم رہے ہیں، لہٰذا سہیل صاحب کے خاکے منفی نہیں ہیں، نہ ہی کوئی منفی بات ہوتی ہے اور نہ ہی منفی واقعات، شخصیت کی برائی کہیں کسی بھی خاکہ میں نظر نہیں آتی، آپ نہ ہی شخصیت کی تنقید کرتے ہیں اور نہ نقائص کی تلاش و جستجو میں اپنی قوت صرف کرتے ہیں۔ دراصل سہیل صاحب کی شخصیت بھی ایسی ہی تھی کہ انہوں نے سب سے صرف محبت ہی کی تھی، اس لئے خاکوں میں بھی آپ شخصیت کی تعریف و توصیف ہی کرتے نظر آتے ہیں اور اس کی انفرادیت مسلم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے دوست اختر اورینوی کا خاکہ کچھ اس طرح ختم کرتے ہیں:-

"اختر کی ذات قدیم و جدید اعلیٰ قدروں سے مرکب ہے۔ بزرگوں کا احترام، دوستوں سے محبت اور خلوص، عزیزوں کے ساتھ شفقت، ہر لمحہ دوسروں کے جذبات کا خیال۔ یہ ایسی خوبیاں ہیں جو گھٹتی جا رہی ہیں لیکن اختر کی ذات میں بھرپور ہیں، اور شاید ہر روز ان خوبیوں میں عمر کے ساتھ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

جو لوگ اختر سے ملے ہیں ان کو اندازہ ہے کہ اختر کی ذات میں کتنی محبوبیت ہے۔ جتنا زیادہ ملئے اتنی زیادہ ان کی محبوبیت نکھرتی نظر آئے گی۔ میں تو جب بھی اختر کی شخصیت کے بارے میں سوچتا ہوں تو حافظ شیرازی کا شعر دماغ میں گونجنے لگتا ہے:

من نمی یا بم مجال اے دوستان
گرچہ او، دارد جمال بس جمیل"(8)

یہاں تک کہ اگر کسی ادیب اور فنکار کے فن پر باتیں کی تو اس میں بھی نمایاں اوصاف کی نشاندہی کرتے ہوئے شخصیت کے فن اور ذات کی اہمیت کا اعتراف زیادہ کیا ہے، کمزوریوں اور خامیوں کی نشاندہی بالکل نہیں کی ہے۔ خاکہ "سلام مچھلی شہری" کا یہ اقتباس دیکھیں:-

"سلام کی نظموں میں نیا پن ہوتا تھا، کبھی کبھی تو اتنا زیادہ نیا پن ہوتا تھا کہ قدامت پسند لوگ منہ لٹکا لیتے تھے۔ لیکن ان نظموں میں رس ہوتا تھا، شگفتگی ہوتی تھی، غنائیت ہوتی تھی، شعریت ہوتی تھی اور شاعری کے سارے لوازمات ہوتے تھے۔ سلام کی شاعری کی ایسی خوبیوں نے جلد ہی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور وہ کم عمری ہی میں ملک گیر شہرت کے مالک ہو گئے تھے۔"(9)

خاکہ حقیقت نگاری کا متقاضی ہوتا ہے، شخصیت کی عادات و اطوار، خصلت و فطرت، افکار و نظریات، ذاتی یا ادبی تعلقات وغیرہ ہم کے ذکر میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی کو خاکہ کے لئے فنی خامی تصور کیا جاتا ہے۔ سہیل صاحب حقیقت پسند ادیب تھے، حقیقت بیانی ان کا نمایاں وصف ہے، انہوں نے خاکہ نگاری میں بھی واقعات کی پیشکش اور شخصیت کے کردار کی عکاسی میں بناوٹی باتوں اور مبالغہ آرائی سے گریز کیا ہے، سادہ اور عام فہم انداز میں خاکے لکھے ہیں جن کے واقعات حقیقی اور کردار غیر مصنوعی ہیں۔ انہوں نے شخصیت کی ہو بہو، من و عن، جیسا دیکھا، جیسا سمجھا، جیسا پایا ویسی ہی تصویر کشی کی ہے۔ آپ خود اردو تحریک کا اہم حصہ رہے، بابائے اردو مولوی عبدالحق کے رفیق کار اور معاون تھے، بابائے اردو کا جو خاکہ آپ نے پیش کیا ہے اس سے کسی صاحب اردو کو انکار نہیں ہو سکتا:-

"بابائے اردو نے اردو کے لیے سب کچھ کیا، ان سے جو بھی ممکن تھا۔ وہ جن لوگوں میں اردو کی خدمت کا جذبہ پاتے تھے ان کے لیے آنکھیں بچھا دیتے تھے، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا آدمی کیوں نہ ہوتا لیکن اگر کوئی اردو کے معاملے میں ان کے نقطۂ نظر کی مخالفت کرتا (خواہ اردو زبان کا مخالف نہ بھی ہو) تو اس سے ٹکر لینے کو تیار رہتے تھے۔ راشٹر بھاشا پریشد کے اجلاس ناگپور کے بعد مہاتما گاندھی سے ان کا اختلاف مشہور ہے۔ حالانکہ وہ مہاتما گاندھی کے بڑے مداح تھے۔ انہوں نے اپنے خرچ سے مہاتما گاندھی کے سوانح حیات لکھوائے تھے۔ لیکن جب اردو کے معاملے میں اختلاف ہوا تو مہاتما گاندھی سے دور ہوتے چلے

....

یعنی بابائے اردو کی محبت اور نفرت کی بنیاد بھی اردو تھی۔ جو اردو کا حامی بابائے اردو اس کے حامی اور مداح، جو اردو کا مخالف اس کے وہ مخالف۔ جو اردو کی طرف سے بے پروا اس کی طرح سے وہ بے پروا اور اس معاملے میں وہ بڑی سے بڑی شخصیت کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔"(10)

سہیل عظیم آبادی کے خاکوں کے اسلوب پر نظر ڈالیں تو افسانوی رنگ ان کے خاکوں پر غالب نظر آتا ہے، اختصار میں جامعیت ان کا اہم وصف ہے، زبان عام فہم سادہ اور سلیس ہے، واقعات کو نپے تلے الفاظ میں ربط و تسلسل کے ساتھ دلچسپ انداز میں پیش کرتے ہیں۔ حقیقت اور اختصار کا امتزاج سہیل صاحب کے خاکوں کو پرلطف بنا دیتا ہے، مثلاً جگر مرادآبادی کے خاکہ کے یہ جملے دیکھیں:-

"لیکن وہ بڑی بے نیاز طبیعت کے مالک تھے۔ انہوں نے کبھی اس کی پروا نہیں کی کہ ان کو کون (مشاعروں میں) بلاتا ہے اور کون نہیں بلاتا۔ حالانکہ ان کا ذریعہ معاش مشاعروں سے ملنے والی رقم کے سوا کوئی دوسرا نہیں تھا۔ شروع میں وہ عینک کی تجارت کرتے تھے لیکن وہ بھی رندی اور شاعری کی نذر ہو گئی تھی۔

میں نے سنا ہے کہ کئی ایسے لوگ بھی تھے جو حد درجہ دیندار اور محتاط زندگی گزارتے تھے، لیکن جب جگر صاحب ان کے یہاں قیام کرتے تھے تو وہ جگر صاحب کے لیے شراب کا انتظام بھی کرتے تھے۔"(11)

سہیل عظیم آبادی کے افسانوی طرز کے چھوٹے چھوٹے خاکے شخصیت کے امتیازی اوصاف اور کارہائے نمایاں پر مبنی بے حد جامع ہیں۔ زندگی کے اہم واقعات اور یادگار کے توسط سے سہیل صاحب نے نہایت سلیقے سے ہر شخصیت کا جامع اور متحرک خاکہ تحریر کیا ہے، جن میں کہیں کہیں پرلطف لطیفے بھی ہیں، تاریخی واقعات بھی ہیں اور کردار کی خوبصورت پیکر تراشی بھی ہے۔ خاکہ "میرا دوست مجاز" میں ایک جگہ مجاز کے لطیف انداز کا ذکر ایک پرلطف لطیفے سے کچھ اس طرح کرتے ہیں:-

"روش صدیقی مرحوم اچھے شاعر اور بے حد شریف طبیعت انسان تھے۔ ان کا شمار بھی مقبول شاعروں میں تھا۔ مجاز مرحوم کے بھی دوستوں میں تھے۔ ایک بار ملاقات ہوئی تو مجاز نے ان سے کہا: روش صاحب اب شادی کر لیجئے۔ کب تک لنڈورے پھریے گا۔ روش مرحوم نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا: بھائی میں بھی سوچ رہا ہوں۔ لیکن اب عمر زیادہ ہو چکی ہے۔ کسی کم عمر لڑکی سے شادی کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ سوچ رہا ہوں کسی بیوہ سے شادی کروں۔ مجاز نے چھوٹتے ہی کہا: آپ فکر نہ کیجیے۔ شادی کر لیجیے وہ بیوہ ہو جائے گی۔"(12)

شخصیت کی پیکر تراشی میں بھی آپ نہایت اختصار سے کام لیتے ہیں، چند خاکوں میں ہی آپ نے شخصیت کے عادات و اطوار اور مزاج کی خصوصیت کے ساتھ شخصیت کا پیکر بیان کیا ہے، ان مخصوص خاکوں میں ہی ایک خاکہ معروف ترقی پسند ادیب کرشن چندر کا ہے۔ خاکہ "کرشن چندر: ایک محبوب شخصیت" میں مختصر جملوں میں خوبصورتی سے کرشن چندر کے پیکر کو یوں تراشا گیا ہے کہ ان کے ظاہر و باطن کی ایک مکمل تصویر ابھر کر سامنے آتی ہے، اقتباس دیکھیں:-

"کرشن چندر کے بارے میں ایک ہی بات کہی جا سکتی ہے اور وہ یہ کہ بہت ہی پیاری شخصیت کے مالک ہیں۔ مسکراتا ہوا چہرہ، متین اور سنجیدہ، نہایت دلآویز انداز گفتگو، پلکیں جھکی ہوئی، جیسے رات بھر کی جاگی ہوئی آنکھیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خشک آدمی ہیں۔ شوخی اور شرارت بھی کرشن چندر میں موجود ہے۔"(13)

مجموعی طور پر سہیل عظیم آبادے کے خاکوں کے تعلق سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ خاکہ نما یادگاری مضامین ہیں جو شخصیت سے ذاتی روابط اور رشتے کی بنیاد پر ان کے خصائص اور نمایاں کارناموں کو یاد کرتے ہوئے لکھے گئے ہیں۔ جن میں افسانے کی لذت بھی ہے اور انشائیے کی لطافت بھی۔ سہیل عظیم آبادی بنیادی طور افسانہ نگار ہیں جن کی فکر اور فن دونوں پریم چند سے متاثر ہے، وہ حقیقت کی ترجمانی کے لئے شستہ، سلیس اور عام فہم زبان کو ترجیح دیتے ہیں، غیر مانوس الفاظ سے پرہیز کرتے ہیں، محاورے اور ضرب الامثال بھی روز مرہ کے ہوتے ہیں، لہٰذا آپ کے خاکوں کی زبان بھی بالکل صاف اور رواں دواں ہے، جہاں قاری کو بے جا الجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، یعنی آپ کا افسانوی اسلوب خاکوں میں بھی نمایاں ہے۔ بقول سہیل صاحب:-

"بیتے دنوں کی یاد عجیب ہوتی ہے، جب آتی ہے تو دل کو تڑپا جاتی ہے اور کبھی کبھی تو کسی پیاری اور خوشگوار یاد کے آتے ہی دل اقبال کے لفظوں میں بے اختیار پکار اٹھتا ہے:

لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

لیکن گردش ایام کی رفتار مقرر ہے، وہ پیچھے کی طرف کبھی نہیں لوٹتی، ماضی کی طرف اپنا رخ کبھی نہیں کرتی۔"(14)

بے شک وقت پیچھے کی طرف کبھی نہیں لوٹتا مگر جس خوبصورتی سے آپ نے اپنے نہاں خانے میں محفوظ صحیفے کی ورق گردانی کر کے اسے صفحۂ قرطاس پر بکھیرا ہے وہ قابل صد احترام ہے۔ صاحب علم و فن میری اس بات سے قطعاً انکار نہیں کر سکتے کہ سہیل عظیم آبادی کے خاکے اگر چہ اردو خاکہ نگاری میں اضافہ نہ ہوں مگر اردو خاکہ نگاری کا اہم حصہ ضرور ہیں۔

☆☆☆☆☆

حواشی:-

(1) "سہیل عظیم آبادی اور ان کے خاکے"؛ شہناز بانو؛ ناشر۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی؛ م۔2015؛ ص۔7۔
(2) ایضاً؛ ص۔20۔
(3) ایضاً؛ ص۔24۔
(4) مضمون: سہیل عظیم آبادی اور ان کی تحریریں: ایک تحقیقی جائزہ؛ از پروفیسر اعجاز علی ارشد؛ ماہنامہ "آج کل"؛ شمارہ: نومبر 1981ء؛ ص۔36۔
(5) "سہیل عظیم آبادی اور ان کے خاکے"؛ شہناز بانو؛ ناشر۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی؛ م۔2015؛ ص۔37،38۔
(6) ایضاً؛ ص۔166۔
(7) ایضاً؛ ص۔159۔
(8) ایضاً؛ ص۔124-125۔
(9) ایضاً؛ ص۔49-50۔
(10) ایضاً؛ ص۔91۔
(11) ایضاً؛ ص۔25۔
(12) ایضاً؛ ص۔3۔
(13) ایضاً؛ ص۔58۔
(14) ایضاً؛ ص۔31۔

سہیل عظیم آبادی کے ناول "دھوپ چھاؤں" کا تجزیاتی مطالعہ

شاداب اظہر

سہیل عظیم آبادی اردو ادب کا وہ درخشندہ ستارہ ہے جس کی چمک اردو ادب پر تادیر تک قائم و دائم رہی۔ بلکہ ابھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ بنیادی طور پر وہ ترقی پسند ادیب و افسانہ نگار اور صحافی کہلائے۔ اور براہ راست پریم چند اسکول کے نمائندہ افسانہ نگار کے صف اول میں شمار کئے جاتے رہیں ہیں۔ ان کو عظیم آباد کا پریم چند کہنا بیجا نہ ہوگا۔

سہیل عظیم آبادی خود اپنے بارے میں لکھتے ہیں "میں جن افسانہ نگاروں سے متاثر ہوا ان میں سب سے پہلا نام منشی پریم چند کا ہے، ان کے بعد سدرشن اور روسی لکھنے والے غیر ملکی افسانہ نگاروں میں ٹالسٹائی، چیخوف، موپاساں، اور بعض دوسرے افسانہ نگاروں نے بھی متاثر کیا، لیکن میں سب سے زیادہ پریم چند، ٹالسٹائی سے متاثر رہا ہوں"۔

(سہیل عظیم آبادی اور ان کے افسانے، صفحہ 8،9)

سہیل عظیم آبادی نے اس دور میں لکھنا شروع کیا جب سرمایہ دارانہ نظام اور زمینداری اپنے عروج پر تھی۔ جہاں بھوک سے لوگ دم توڑ دے رہے تھے۔ فقط دو وقت کی روٹی کی آس پر اپنی جوانی کو جھونک رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے اس سماج کے مکروہ چہرے پر سے نقاب ہٹانے کی کوشش کی ہے اور بڑی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں، ان کا پہلا افسانوی مجموعہ "الاؤ" 1940 میں منظر عام پر آیا تو سرمایہ دارانہ نظام تلملا اٹھا اور ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی ہوئی۔

غریب، کسان، مزدور، مجبور کرداروں کو سہیل عظیم آبادی نے اپنی کہانیوں میں جگہ دی۔ جن میں بھاگو، رام لعل، رانی، بوڑھی بفاتن، وغیرہ زندہ مثالیں ہیں، علاوہ ازیں ان کے موضوعات میں تنوع ہے۔ سماجی اور معاشی مسائل کے ساتھ ساتھ انسانی داخلیت اور خارجیت کا بیان بھی ملتا ہے۔ جس کو سادہ اور عام فہم جملوں میں بیان کر دیتے ہیں، زبان و بیان پر قدرت کے ساتھ ساتھ اپنی تحریروں سے وہ سحر کاری پیدا کر دیتے ہیں کہ پڑھنے والا عش عش کرنے لگتا ہے اور اس کی اپنی کہانی معلوم ہونے لگتی ہے۔

اردو ادب ابھی ان کی تحریروں سے محظوظ ہو ہی رہا ہوتا ہے، تب تک پروفیسر ارتضیٰ کریم سہیل عظیم آبادی کے غیر مطبوعہ بیش بہا قیمتی ناول دھوپ چھاؤں سے متعارف کراتے ہیں۔ یہ ناول غیر مطبوعہ ہے۔ جس کو پروفیسر ارتضیٰ کریم نے بڑی تلاش و جستجو کے بعد منظر عام پر لایا ہے۔

ان کی یہ کوشش قابل دید ہے۔ بلاشبہ انہوں نے اپنی محنت سے سہیل عظیم آبادی کو ناول نگار کے درجے تک پہنچا دیا ہے، اب تک اردو ادب کا ایک بڑا حلقہ ان کے افسانوں اور ناولٹ تک ہی محدود تھا مگر ان کی جگر کاوی نے سہیل عظیم آبادی کے مرتبے کو اعلیٰ مقام عطا کر دیا ہے۔

یہ ناول کئی پہلوؤں سے بھی اہم ہے یہ اس وقت دریافت کی گئی جب پوری دنیا قید و بند کی زندگی گزارنے پر مجبور تھی، پروفیسر ارتضیٰ کریم ناول کی تاریخ کے بارے میں لکھتے ہیں،

"مسودہ میں کہیں کوئی تاریخ یا سال بھی درج نہیں ہے جس سے یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ سہیل عظیم آبادی نے اسے کس زمانے میں لکھا۔ لیکن ناول کے پلاٹ اور داخلی شواہد سے یہ قیاس لگایا جا سکتا ہے کہ سہیل عظیم آبادی نے اس ناول کو 1950 اور 1955 کے درمیان لکھا ہوگا۔ قصہ میں ہندوستان کی آزادی کی بات بھی آئی ہے اور جنگ آزادی میں صوبہ بنگال کی جو شرکت رہی ہے اس کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے دوسری جنگ عظیم اور ہٹلر کی جنگی تیاریوں کا بھی ذکر آیا ہے۔

میرا بھی کچھ یہی خیال ہے۔ اس لئے کہ ان کا پہلا مجموعہ 1940 میں آیا اور اس کے ٹھیک چار سال بعد دوسرا افسانوی مجموعہ 1943 میں آیا۔ 1943 کے بعد 1972 تک ایک طویل عرصے تک ان کی تصانیف نہیں ملتی۔ 1972 میں ایک ناولٹ بے جڑ کے پودے کی شہادت ملتی ہے ان 29 سالوں کے درمیان ہی اس ناول کی تخلیق ہوئی ہوگی۔

ناول کے تعلق سے پروفیسر ارتضی کریم نے ایک طویل پیش لفظ بھی لکھا ہے اور ناول کی بابت بہت محققانہ گفتگو کی ہے۔ ناول کا آغاز مکالماتی انداز میں ہوتا ہے۔ جس میں ایک طرف سبودھ اور دوسری طرف نریندر ہوتا ہے۔ کہانی کے مرکزی کردار نریندر اور رانی ہیں۔ جن کے خط و کتابت سے کہانی میں روح ڈالی گئی ہے، ناول کے ضمنی کرداروں میں نیرود، ریتا، بیلا، جھرنا، میرا وغیرہ۔

ناول کو پڑھتے وقت یہ حیرت ہوتی کہ سہیل عظیم آبادی نے کس کس طرح کے مسائل کو ناول میں برتا ہے۔ سرانیل چٹرجی، رانی، نرمل چودھری، اوما، چارو، مانک دا یہ ایسے کردار ہیں، جن کی گتھی آسانی سے سلجھ نہیں سکتی۔ ان کے کرداروں میں بہت رکھ رکھاؤ ہے۔ سرانیل صرف کاروباری انسان ہے اس کو کسی اور سے مطلب نہیں ہے۔ رانی جو ایک اسکول میں لکچرر ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ایک باغی خاتون بھی جو اپنے بھائی ٹوٹو کے خون کا بدلہ دل میں لئے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرتی ہے۔ نرمل چودھری پرتاپ پور کا بڑا خوددار زمین دار جس نے اپنی ساری دولت بیچ کر دھوکے باز لالچی گوبند رام سے صلح کر لی مگر کورٹ کچہری نہیں گیا۔ اوما ایک خوددار عورت ہے اور چارو جو اپنی جوانی میں ہی سنیاسی بن گیا، مانک دا جس نے اپنی پوری زندگی فیصلے لینے اور بدلنے میں صرف کر دی۔ جس طریقے سے ایک مصور کئی رنگوں کی مدد سے خالی کینوس پر ایک خوبصورت تصویر بنا دیتا ہے ٹھیک اسی طرح سہیل عظیم آبادی نے انسانی زندگی میں پیدا ہونے والے مسائل اور ان کی پیچیدگیوں کو کہانی کا موضوع بنایا ہے۔

ناول میں کئی امور کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جیسے توہم پرستی، توہمات و تعصبات، اور رسم و رواج کے بندھن، سود بیاج کا ذکر، ظلم و جبر وغیرہ اور ساتھ ہی ساتھ ہندوستانی فلموں پر بھی بھرپور طنز ملتا ہے۔

"ہندوستانی فلموں میں لڑکیوں کے روپ اور ان کی جوانی کی نمائش کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ گنتی کی ایسی فلمیں بنی ہوں گی جن میں خواہ مخواہ کا بے ہودہ پن نہ ہو لیکن بنگالی فلمیں بے ہودہ نہیں ہوتیں۔ بنگالی فلم ڈائریکٹر پروڈیوسر اور کہانی لکھنے والے زندگی کے قریب رہتے ہیں"۔ صفحہ نمبر 15 دھوپ چھاؤں

آج یہ بات سچ کہ اسی ہیروئن کو سب سے زیادہ مقبولیت ملتی ہے جو سب سے زیادہ اپنے بدن کی نمائش پردوں پر کرتی ہے۔ اور کہانی بھی کچھ اسی نوعیت کی برتی جاتی ہے جس میں عورتوں کا استحصال، آبروریزی، اغوا، اور خانگی مسائل کے چٹخارے پن بھرپور ہوتے ہیں۔

ناول میں ایک کردار سبودھ کا بھی ہے۔ جو فلم بنانے کا کاروبار کرتا ہے۔ اپنی حرکتوں سے وہ پورے ناول پر چھایا ہوا ہے جس جگہ بھی اس کا ذکر آتا ہے وہ فضا کو خوشگوار بنا دیتا ہے۔ ہر وقت کے ایکٹنگ سے وہ پورے ناول میں مسکراہٹ بکھیرتا رہتا ہے۔ اور رتن ناتھ سرشار کی مایہ ناز تصنیف فسانہ آزاد کی یاد دلاتا ہے وہاں خوجی اپنی الٹی سیدھی حرکتوں سے قاری کو مسرور کرتا ہے تو وہیں سبودھ بھی اپنی ایکٹنگ سے پورے ناول پر آتا جاتا رہتا ہے۔ اس کی طبیعت میں لاابالی پن ہے اور ایک زندہ دل انسان ہے۔ وہ سماج کے سبھی گتھیوں کو سمجھتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ سونا گاچھی سے تین لڑکیوں کو اٹھا کر لاتا ہے اور اپنے فلم کی ہیروئن بناتا ہے۔

سہیل عظیم آبادی کے ناولوں اور افسانوں میں ایک مشترک بات دیکھنے اور پڑھنے کو ملتی ہے۔ ان کے ناولوں اور افسانوں میں کلکتہ کا بازار حسن سونا گاچھی کا ذکر بڑے ہمدردانہ انداز میں ملتا ہے۔

سہیل عظیم آبادی سونا گاچھی کے بارے میں ایک نرم گوشہ رکھتے ہیں ان کے دوسرے مجموعے چار چہرے کی دوسری کہانی ساوتری میں اور ناول دھوپ چھاؤں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے۔

ساوتری میں کچھ یوں رقمطراز ہیں:

"ساوتری نام ہے، اور دیویوں جیسی صورت ہے مگر رہتی ہے سونا گاچھی"

حوالہ چار چہرے صفحہ نمبر 40

دھوپ چھاؤں میں کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

"بیلا، ریتا، جھرنا یہ لڑکیاں سونا گاچھی میں کیسے پہنچیں۔ اتنا تو اسے یقین ہو گیا کہ یہ لڑکیاں بھٹک کر پہنچی ہیں مگر کیسے اور کہاں سے۔ یہ کیسی ٹریجڈی ہے کہ ذرا سی غلطی سے اچھی لڑکیوں کی زندگیاں برباد ہو جاتی ہیں پھر ان کے لئے شریفوں کے سماج میں برابری کی جگہ نہیں رہتی بلکہ جو جگہ دیتا ہے وہ بھی ایسی کہ دوسرے اسے گری ہوئی نظروں سے دیکھتے ہیں لیکن علاج کیا ہے؟"

دھوپ چھاؤں صفحہ نمبر 149

ناول کے دو مرکزی کردار ہیں نریندر اور رانی نریندر شادی شدہ ہے اور اپنی ازدواجی زندگی سے نالاں ہے۔ نریندر بظاہر تو ایک بچے کا باپ ہے مگر اس کی بیوی ہر وقت بیمار رہتی ہے، اور سینوٹوریم میں زیر علاج ہے۔ کچھ اپنے فیصلے کی وجہ سے اور کچھ باپ کے لالچ کی بنیاد پر وہ اپنی برادری میں گوبند رام کی اکلوتی بیٹی سے شادی کرتا ہے۔ نریندر چونکہ جوان ہے اور کاروبار کے سلسلے میں رانچی اور کلکتہ آنا جانا لگا رہتا ہے۔ چنانچہ رانی سے اس کی ملاقات ہو جاتی ہے اور دبی دبی ہی صحیح وہ رانی سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پورے ناول میں خط و کتابت سے کام لیا گیا ہے۔ جس میں مرکزی حیثیت رانی کے خطوط کے ہیں۔

نریندر اس سماج کا آئینہ دار ہے جو رسم و رواج کے بندھن میں بندھا ہوا ہے۔ جو وید اور پران کو مانتا ہے اور چاہتے ہوئے بھی چھل کپٹ نہیں کرتا۔ وہ یہ سوچتا ہے کہ اس کے باپ اور سسر کا ظلم اور لوگوں کی بددعائیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ وہ نرمل چودھری کے گھر والوں کی مدد کرتا ہے اور اخیر میں میرا سے شادی بھی کر لیتا ہے۔ میرا اسی نرمل چودھری کی بیٹی تھی جس کو نریندر کے سسر نے دھوکے سے سارا مال اور کوٹھی ہڑپ کر لیا تھا۔

بیچ بیچ میں ضمنی کردار بھی ہوا کے جھونکے کی طرح آتے ہیں، اور اپنا اثر دکھا کر چلے جاتے ہیں۔ ایک طرف توہم پرستی ہے تو دوسری جانب رسم و رواج، ایک طرف گوبند رام کے دھوکے کا ذکر ہے تو وہیں نرمل چوھری کی خودداری کی داستان،

سہیل عظیم آبادی کے ناول دھوپ چھاؤں کی کچھ جھلکیاں ان کے پہلے اور دوسرے افسانوی مجموعے کے افسانوں میں دیکھنے کو مل جاتے ہیں، سہیل عظیم آبادی کے پہلے افسانوی مجموعے 'الاؤ' کے مرکزی کردار کا نام پھگوا ہے جو بجھتے الاؤ اور زمینداری نظام کے خاتمے کی علامت ہے تو وہیں ان کے ناول 'دھوپ چھاؤں' میں نریندر کے گھر کا نوکر اور خانساماں پھاگو ہے۔ یہ ایسے جیتے جاتے کردار ہیں جو سرمایہ دارانہ نظام کی سچی عکاسی کرتے ہیں، الاؤ کا دوسرا افسانہ 'بے چارہ' جہاں رحمو پردیس میں مزدوری کرنے گیا ہے اور ہر عورت میں رجیا کو دیکھتا ہے تو وہیں 'دھوپ چھاؤں' میں نریندر بھی تارا کو یاد کر کے کڑھتا رہتا ہے، ان کے دوسرے افسانوی مجموعے' چار چہرے' میں شامل افسانہ ساوتری جس میں سونا گاچھی کلکتہ کے بازار حسن کی منظر کشی کی گئی ہے تو وہیں 'دھوپ چھاؤں' میں بھی سبودھ نے اپنے فلموں کے لیے ہیروئن سونا گاچھی سے ہی تلاش کر کے لاتا ہے۔ تھوڑی بہت تبدیلی کے بعد یہ گمان کامل یقین میں بدل جاتا ہے کہ یہ مایہ ناز تصنیف کے خالق کوئی اور نہیں بلکہ سہیل عظیم آبادی ہی ہیں۔

ناول کے پلاٹ میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے، زبان و بیان وبیان کا استعمال بہت چابکدستی سے کرتے ہیں۔ آسان اور عام فہم جملوں سے کام لیتے ہیں، جس کو پڑھتے وقت بلاشبہ دل اور ذہن پر جبر نہیں کرنا پڑتا۔

سہیل عظیم آبادی کے زبان و بیان کی برتری کا اعتراف کرشن چندر جیسا بڑا ادیب ان لفظوں میں کرتا ہے:

"سہیل کی زبان بہت سادہ اور سلیس ہے، معنوی اور غیر ضروری مکالمے کہیں نہیں ہیں۔ بہاری گاؤں اور اس کے افراد کی تصویر اس فنی صناعی اور چابک دستی سے کھینچتے ہیں کہ افسانے کی دلکشی دوبالا ہو جاتی ہے۔ غیر ضروری الفاظ کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ اپنی تحریرات میں کم گو مگر پُر گو ہیں، بہت کچھ نہ کہہ کر بھی بہت کچھ کہہ دیتے ہیں، اسے ان کی تحریر کا اعجاز سمجھنا چاہیے"۔ ص۔11 (کرشن چندر، پیش لفظ، الاو)

کتاب کے سرورق پر بات کی جائے تو سیاہ رنگ سے لپٹا ہوا جیکیٹ مانو آسمان پر گھنے بادل اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ کہیں برس جانا چاہتا ہے، سرخ رنگ سے بمبئی بلیک کے فونٹ میں لکھا ہوا دھوپ چھاؤں دلکش دکھائی دیتا ہے۔ بیک سائڈ میں ڈاکٹر قاسم خورشید کے تاثرات اور پروفیسر ارتضی کریم صاحب کی کاوشوں کو قلم بند کیا گیا ہے۔ بحیثیت مجموعی دھوپ چھاؤں (ناول) ہمارے عہد کے اردو فکشن میں ایک بیش بہا قیمتی اضافہ ہے۔

روزنامہ حقیقت ٹائمس مظفرپور
Urdu Daily Muzaffarpur
HAKIKAT TIMES हकीकत टाइम्स

ایس پی حکومت میں تقریباً 800 فساد ہوئے تھے: اوم پرکاش راج بھر

جون پور، 30 جون (یو این آئی) سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے قومی صدر اور ریاستی پنچایتی راج کے وزیر اوم پرکاش راج بھر نے پیر کو سماج وادی پارٹی (ایس پی) پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی کی حکومت میں ریاست میں تقریباً 800 فساد ہوئے تھے، جب کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے آٹھ سالہ دور حکومت میں ایک بھی فساد نہیں ہوا، یہ فرق عوام کو سمجھنا ہوگا۔ سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے قومی صدر اوم پرکاش راج بھرنے ضلع کے کھیتا سرائے علاقے میں امریتھوا، نولی سمیت تین مختلف مقامات پر منعقدہ ایس بی ایس پی کارکنوں کے اجلاس میں شرکت کی۔ اس دوران انہوں نے تنظیم کو بوتھ کی سطح تک مضبوط کرنے کی حکمت عملی پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں زمینی سطح پر پارٹی کو مضبوط کرنے کے لئے کام کرنا ہوگا تاکہ آئندہ انتخابات میں ایس بی ایس پی کا کردار فیصلہ کن ہو۔ انہوں نے اٹاوہ اور پریاگ راج میں پیش آنے والے حالیہ واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اور مجرموں کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہئے۔ وارانسی میں جب صحافیوں نے وزیر داخلہ امیت شاہ کے ذریعہ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کو 'دوست' کہے جانے کے بارے میں سوال کیا تو راج بھرنے صرف اتنا کہا کہ بی جے پی میں سب ٹھیک ہے۔ انہوں نے مزید تبصرہ کرنے سے انکار کردیا۔ انہوں نے یہ عندیہ بھی دیا کہ وہ اس وقت سیاسی صف بندی سے کنارہ کرکے تنظیم کو مضبوط کرنے میں مصروف ہیں۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کے ایک بیان پر اوم پرکاش راج بھرنے کہا کہ اکھلیش یادو رات کو گھر میں جاگتے رہتے ہیں اور اقتدار حاصل کرنے کے لیے بے چین ہیں۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اکھلیش اقتدار حاصل کرنے کے لیے بے چین ہیں لیکن ہم نے سنجے نشاد، انوپریہ پٹیل اور جینت چودھری کے ساتھ مل کر ان کے لیے 'نو انٹری' کا بورڈ لٹکا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس بی ایس پی کی سیاست اقتدار کے لیے نہیں، بلکہ سماجی احترام اور انصاف کے لیے ہے۔ راج بھر نے دعویٰ کیا کہ آئندہ انتخابات میں ایس بی ایس پی کی کارکردگی پہلے سے زیادہ متاثر کن ہوگی۔ راج بھر نے پوروانچل کی سیاست کو ایک بار پھر گرما دیا ہے۔ جہاں ایک طرف انہوں نے بی جے پی حکومت کی اسکیموں کی تعریف کی وہیں دوسری طرف انہوں نے ایس پی اور اس کی قیادت پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے گاؤں والوں کے مسائل سنے اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کی عوامی و فلاحی اسکیموں کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت غریبوں کے مفاد میں کام کررہی ہے۔ سرکار کے پاس نیت اور وسائل دونوں ہیں۔ عوام کو چاہیے کہ اسکیموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ راج بھر نے خاص طور پر سولر انرجی اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت دیہی علاقوں کو خود کفیل بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے گاؤں والوں سے اس اسکیم میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ جن چوپال کے دوران جب غازی میاں کے میلے پر سوال کیا گیا تو اوم پرکاش راج بھرنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''اب غازی میاں کا میلہ نہیں، سہیل دیو کا میلہ لگے گا۔

ہم نے کبھی نہیں کہا کہ مفت بجلی دیں گے، اپوزیشن اس معاملے پر جھوٹ بول رہی ہے: انل وج

چنڈی گڑھ، 30 جون (یو این آئی) ہریانہ کے وزیر توانائی انل وج نے بجلی کی شرحوں میں اضافے کے معاملے میں پیر کے روز کہا کہ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ وہ مفت بجلی دیں گے، جب کہ اپوزیشن اس معاملے پر جھوٹ بول رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 10 سال بعد بجلی کے نرخوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے جب کہ ان 10 برسوں میں مہنگائی بھی بڑھی ہے اور بجلی بنانے کے لیے استعمال ہونے والی ہر چیز کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ مسٹر انل وج نے آج یہاں میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ دو کلو واٹ تک کے گھریلو صارفین کے ماہانہ بل میں سال 2014-2015 کے مقابلے میں 49 سے 75 فیصد تک کی کمی آئی ہے جبکہ زمرہ 2 کے زیادہ تر صارفین کے بل میں کمی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے تقریباً 94 فیصد صارفین زمرہ 1 اور زمرہ 2 میں آتے ہیں جن میں سے بیشتر کے ماہانہ بل میں کمی کی گئی ہے۔ مسٹر انل وج نے کہا ''اگر اپوزیشن کرائے کے لوگوں کو بجلی کے مسئلہ پر احتجاج کے لیے اکساتی ہے، تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔'' ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن پارٹیوں کا کام بولنا ہے، اگر وہ بولیں تو انہیں خوش آمدید کہتے ہیں، احتجاج کرنا اپوزیشن کا کام ہے، جب کہ ہم نے اسمبلی میں دیکھا ہے کہ اپوزیشن ساتھ مل کر بات نہیں کرتی اور اگر وہ کرائے کے لوگوں کو احتجاج کے لیے لائیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ عام آدمی پارٹی کے لیڈر اروند کیجریوال کی طرف سے وزیر اعظم نریندر مودی کے وعدوں کو جھوٹ کہے جانے پر مسٹر انل وج نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے جو کچھ کہا ہے، وہ کر دکھایا ہے۔

ہندی ملک گیر زبان نہیں ہے جسے دوسری ریاستوں پر مسلط کیا جائے: راج ٹھاکرے

ممبئی، 30 جون (یو این آئی) مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے کہا ہے کہ ہندی ایسی ملک گیر زبان نہیں ہے بلکہ ایک علاقائی زبان ہے اس لیے اسے دوسری ریاستوں پر مسلط نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسکولوں میں پہلی جماعت سے ہندی پڑھانے کی سرکاری تجویز کو واپس لینے کے مہاراشٹر حکومت کے اعلان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مسٹر راج ٹھاکرے نے پیر کے روز یہاں کہا، ''ہندی قومی سطح کی زبان نہیں ہے بلکہ علاقائی زبان ہے اور اس لیے اسے دوسری ریاستوں پر مسلط نہیں کیا جاسکتا ہے۔'' پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''شمالی ہندوستان سے بہت سے لوگ کام کے لیے مہاراشٹر آتے ہیں، اگر ایسا ہے تو ان کی ریاستوں میں مراٹھی کو پڑھایا جانا چاہیے۔ مہاراشٹر میں مراٹھی پر ہندی کیوں مسلط کی جارہی ہے؟ 150-200 سال پرانی زبان کو 3000 سال پرانی مراٹھی پر مسلط کرنے کی یہ کوشش ہمیں ہرگز قبول نہیں ہے۔'' انہوں نے کہا کہ ہندی پڑھانے کی اصرار ان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

انہوں نے کہا، ''پہلے ہندی پانچویں یا چھٹی جماعت سے پڑھائی جاتی تھی اور وہ قابل قبول تھی، لیکن اب اسے پہلی جماعت سے کیوں نافذ کیا جارہا ہے؟'' انہوں نے کہا، کل ریاستی حکومت کے پاس ہندی کے نفاذ سے متعلق دونوں حکومتی قراردادوں کو واپس لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ میں مراٹھی لوگوں کو سخت موقف اختیار کرنے پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ یہ مسئلہ شروع سے ہی غیر ضروری تھا۔ لوگوں کے علاوہ، میں ادیبوں، کچھ فنکاروں اور صحافیوں اور مراٹھی میڈیا کے ایڈیٹرز کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس مسئلے کی حمایت کی۔'' واضح رہے کہ تین زبانوں کی پالیسی کو نافذ کرنے کے ریاستی حکومت کے اقدام کی علاقائی جماعتوں، سول سوسائٹی اور ممتاز مراٹھی شخصیات نے سخت تنقید کی تھی۔ اس کو واپس لینے کے اعلان کے بعد، مسٹر راج ٹھاکرے اور شیو سینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے 5 جولائی کو ہونے والی مشترکہ احتجاجی ریلی کو منسوخ کر دیا ہے۔

آر ایل ڈی کی ریاستی سطح پر ورکرس کانفرنس 11 جولائی کو جے پور میں منعقد ہوگی

ادے پور، 30 جون (یو این آئی) راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کی ریاستی سطح کی ورکرس کانفرنس 11 جولائی کو جے پور میں منعقد ہوگی۔ آر ایل ڈی کے ریاستی صدر جوگندر سنگھ آوانہ نے پیر کے روز یہاں صحافیوں کو یہ اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس راشٹریہ لوک دل کے بانی سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کی پالیسیوں اور اصولوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے منعقد کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر جینت چودھری اس کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کریں گے۔

مرکزی حکومت دیوگھر ہوائی اڈے کا نام سدھو کانھو، چاند۔ بھیرو کے نام پر رکھے: کانگریس

رانچی، 30 جون (یو این آئی) جھارکھنڈ ریاستی کانگریس کے صدر کیشو مہتو کملیش نے کہا کہ دیوگھر ہوائی اڈے کا نام ریاست کے بہادر سپوتوں کے نام پر کیا جائے۔

آج یہاں کانگریس بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں مسٹر کملیش نے کہا کہ جس طرح کولکاتا ہوائی اڈے کا نام نیتاجی سبھاش چندر بوس کے نام پر رکھا گیا ہے، پٹنہ کا نام جے پرکاش نارائن کے نام پر رکھا گیا ہے، اڈیشہ کے دو اہم ہوائی اڈوں کا نام بیجو پٹنائک اور ویر سریندر سائی کے نام پر رکھا گیا ہے، اسی طرح سنتھال پرگنہ میں بنے دیوگھر ہوائی اڈے کا نام وہاں کے بہادر سپوتوں کے نام پر رکھا جائے۔ وقف ترمیمی بل کے معاملے میں انہوں نے کہا کہ بی جے پی سماج میں اختلافات پیدا کرنا، تقسیم اور نفرت پھیلانا چاہتی ہے، وقف بل مسلمانوں کو ان کے ذاتی قوانین اور جائیداد کے حقوق سے محروم کرنے کا ہتھیار ہے۔ یہ بل آئین پر حملہ ہے۔ یہ قدم صرف مسلمانوں کو نشانہ بنا کر اٹھایا جارہا ہے لیکن مستقبل میں اسے دیگر برادریوں کے خلاف بھی استعمال کیا جائے گا۔ یہ بل آئین کے آرٹیکل 25 کے تحت دیے گئے مذہبی آزادی کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت وقف بورڈ کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ نے لوک سبھا میں یہ بیان دیا تھا کہ وقف ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوسکتی، جو سراسر جھوٹ ہے۔ وقف ایکٹ 1995 کی دفعہ 83 (9) کے تحت ہائی کورٹ میں اپیل کی جاسکتی ہے، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بل مسلم کمیونٹی کے خلاف سیاسی ایجنڈا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 26 مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے لیکن اس بل کے ذریعے حکومت مسلمانوں کے مذہبی مقامات کو نشانہ بنا رہی ہے۔ اس موقع پر ریاستی کانگریس کے ایگزیکٹو صدر شہزادہ انور نے کہا کہ مرکزی حکومت ملک میں سماجی ہم آہنگی کو خراب کرنے کا کام کر رہی ہے۔ یہ ہندوستان کا حسن ہے کہ لوک سبھا میں اقلیتی برادری کے صرف 24 ارکان پارلیمنٹ ہیں لیکن 232 ارکان پارلیمنٹ نے مذہب سے اوپر اٹھ کر وقف بل کی مخالفت کی ہے۔ جب لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اکثریت کے غلط استعمال پر بات ہوگی تو اس کی مثال وقف بل ہوگی۔ اکثریت کے گھمنڈ میں بی جے پی اقلیتوں کو نشانہ بنا رہی ہے، بی جے پی کے فیصلے کے خلاف لاکھوں لوگ سڑکوں پر نکل رہے ہیں۔ عمران پرتاپ گڑھی سیاست میں دھوم کیتو کی طرح ابھرتا ہوا ستارہ ہے۔ ریاستی اقلیتی کانگریس کے صدر منظور انصاری نے کہا کہ بی جے پی ترجمان کا دیا گیا بیان سماج کے سامنے جھوٹ کا تھالی سجا کر رکھنے کے مترادف ہے، ظفر اسلام میں طاقت ہے تو وہ عمران پرتاپ گڑھی سے آمنے سامنے بیٹھ کر وقف بل پر بات کریں۔ اقلیتوں کو گمراہ کرنے کے لیے بی جے پی کے دیے گئے ایجنڈے پر کام کرنا بند کریں۔ پریس کانفرنس میں ریاستی کانگریس کے میڈیا انچارج راکیش سنہا، ترجمان سونال شانتی، جگدیش ساہو، راجن ورما موجود تھے۔

اورنگزیب پر ریمارکس: ابو عاصم اعظمی نے ایف آئی آر منسوخی کے لیے عدالت سے رجوع

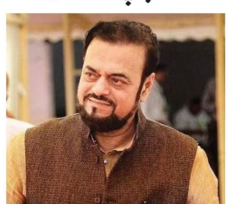

ممبئی، 30 جون (یو این آئی) سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے آج بامبے ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کرتے ہوئے مہاراشٹر اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران مغل بادشاہ اورنگ زیب سے متعلق دیے گئے اپنے مبینہ ریمارکس پر درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کی استدعا کی ہے۔ یہ ریمارکس 3 مارچ کو اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران دیے گئے تھے، جن کے بعد اعظمی کو تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اپنی عرضی میں اعظمی نے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے انکار کیا ہے کہ ان کا مقصد کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا تھا۔ پولیس نے ان کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا، تاہم انہیں پیشگی ضمانت حاصل ہوچکی ہے۔ اعظمی کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس اے ایس گڈکری اور جسٹس راجیش پاٹل پر مشتمل بنچ نے ریاستی حکومت اور دیگر مدعا علیہان کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب داخل کرنے کے لیے چار ہفتوں کی مہلت دی ہے۔ اعظمی نے اسمبلی اجلاس میں کہا تھا کہ ''اورنگ زیب کے دور میں بھارت کو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا اور اُس وقت جی ڈی پی 24 فیصد تھی''۔ انہوں نے مورخ رام پنیانی کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ''تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے، اورنگ زیب نے کئی مندر بنوائے اور اس کی جنگیں مذہب کے بجائے طاقت اور دولت کے لیے تھیں، اس کے فوجی کمانڈروں میں 34 فیصد ہندو تھے، اور وہ ایماندار حکمران تھا''۔ اعظمی نے میڈیا سے بات چیت کے دوران مزید کہا تھا کہ اورنگ زیب نے عوامی خزانے کا کبھی غلط استعمال نہیں کیا اور اس کے دور میں ہندوستان کا دائرہ اختیار برما اور افغانستان تک وسیع تھا۔ ان کے مطابق، اس دور میں ہندو کمانڈر بھی شریک تھے اور جنگیں مذہبی بنیاد پر نہیں تھیں۔ تاہم ان بیانات کے بعد سیاسی حلقوں اور ہندو تنظیموں کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا اور اعظمی پر مذہبی جذبات مجروح کرنے کا الزام لگا کر اسمبلی سے معطل کر دیا گیا۔

امرناتھ یاترا: ہزاروں یاتریوں نے رجسٹریشن مراکز کا رُخ کیا

جموں، 30 جون (یو این آئی) جموں میں امرناتھ یاترا کی رجسٹریشن کے پہلے ہی روز ملک کے مختلف حصوں سے آئے عقیدت مندوں کی غیر معمولی بھیڑ دیکھنے کو ملی، جنہوں نے سارسوتی دھام رجسٹریشن مرکز پر جمع ہو کر واضح پیغام دیا کہ عقیدت دہشت کے آگے سر نہیں جھکاتی۔ مہاراشٹر سے آئے دیوکر، جو یاترا پر گیارہویں بار جارہے ہیں، نے کہا: 'یہ حملے ہمارے حوصلے پست نہیں کرسکتے۔ ہر بار کی طرح اس بار بھی ہم پہلے بیچ میں شامل ہوں گے۔' اسی جذبے کا اظہار کولکتہ کی سرتا گھوش نے بھی کیا، جو 95 یاتریوں کے قافلے کی قیادت کررہی ہیں: 'ہم پہلگام راستہ اس لیے اختیار کررہے ہیں تاکہ ان شہدا کو خراج عقیدت پیش کرسکیں جو مذہبی شناخت کی بنیاد پر قتل کردیے گئے۔' سارسوتی دھام میں رجسٹریشن کی محدود یومیہ گنجائش (صرف 2000 ٹوکن) کی وجہ سے کئی یاتری بغیر اندراج واپس لوٹے۔ بعض مقامات پر ناراض یاتریوں اور پولیس کے درمیان لفظی جھڑپیں بھی ہوئیں۔

امرناتھ یاترا کے پرامن انعقاد کے لیے تمام انتظامات مکمل: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر، 30 جون (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کو کہا کہ امرناتھ یاترا 2025 کے پُرامن اور منظم انعقاد کے لیے حکومت نے تمام تر ضروری انتظامات مکمل کر لیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یاترا کے محفوظ انعقاد کے لیے ریاستی انتظامیہ پوری طرح مستعد ہے اور امید ہے کہ زائرین بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔ سری نگر میں نامہ نگاروں سے مختصر بات چیت کے دوران وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم دعا گو ہیں کہ یاترا بخیر و خوبی مکمل ہو اور تمام زائرین بحفاظت اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ انہوں نے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر نے حالیہ دنوں میں مختلف سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے نمائندوں کے ساتھ اجلاس منعقد کیے، جن میں یاتریوں کی سلامتی سے متعلق مکمل یقین دہانی کرائی گئی۔ تمام حفاظتی انتظامات مکمل ہیں، اور ہم کل جموں سے یاتریوں کی روانگی کے منتظر ہیں۔ واضح رہے کہ امرناتھ یاترا 3 جولائی سے جموں و کشمیر میں روایتی راستوں سے شروع ہوگی، جس کے لیے سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔

مہاراشٹر میں ہندی مسلط کرنے کا فیصلہ آر ایس ایس کے ایجنڈے پر عمل درآمد کی ریہرسل: کانگریس

نئی دہلی: 30 جون (یو این آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کا ایجنڈا 'ہندی۔ہندو۔ہندو راشٹر' ہے، اور مہاراشٹر میں برسر اقتدار مہایوتی حکومت اسی ایجنڈے کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہے۔ شروع سے ہی ہندی زبان کو لازمی کرنے کی پالیسی اسی ایجنڈے کا حصہ رہی ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے حال ہی میں ہندی مسلط کرنے کا سرکاری حکم نامہ جاری کر کے دراصل یہ پرکھنے کی کوشش کی کہ عوام کا ردعمل کیا ہوگا۔ لیکن جب مہاراشٹر کی عوام نے اس کی سخت مخالفت کی تو حکومت کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اسمبلی اجلاس سے قبل یہ فیصلہ دراصل حکومت کی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کی ایک کوشش بھی تھی۔ ان خیالات کا اظہار مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کیا ہے۔ نئی دہلی میں واقع مہاراشٹر بھون میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ہم تو گزشتہ تین دنوں سے کہہ رہے تھے کہ حکومت یہ فیصلہ واپس لے گی۔ کیونکہ اس کے خلاف ریاست بھر میں شدید عوامی احتجاج جاری تھا۔ ادب، زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لیے سرگرم اداروں، تنظیموں، ادیبوں اور اپوزیشن جماعتوں نے ایک آواز ہو کر اس کی مخالفت کی جس کے نتیجے میں حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ مراٹھی زبان صرف ایک زبان نہیں بلکہ ہماری پہچان، ثقافت اور طرزِ زندگی کا حصہ ہے۔ کانگریس پارٹی نے ہمیشہ تمام زبانوں کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے اور اسی بنیاد پر لسانی ریاستوں کا قیام عمل میں آیا۔ ہماری سوچ ہے کہ تمام زبانیں اور بولیاں بھائی چارے کے ساتھ ساتھ چلیں، یہی ہندوستان کی اصل خوبصورتی ہے مگر بی جے پی کو یہ پسند نہیں۔ ان کا ایجنڈا شروع سے 'ایک قوم، ایک زبان، ایک مذہب اور ایک لیڈر' کا رہا ہے۔ انہیں آئین کی کوئی پروا نہیں، بلکہ مہاتما گاندھی کے قتل کے پیچھے بھی یہی مقصد چھپا تھا کہ ملک میں آئینی نظام نافذ نہ ہوسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی اور سنگھ جس زمین پر ہندی بولی جاتی ہے اسے اپنی سیاست کے لیے زرخیز سمجھتے ہیں، لیکن جہاں دوسری علاقائی زبانیں بولی جاتی ہیں، وہاں انہیں کامیابی نہیں ملتی۔ اسی لیے وہ چاہتے ہیں کہ جو ہندی بولے اور 'نمستے سدا وتسلے' کہے، وہی صحیح معنوں میں ہندو مانا جائے۔ یہ ایک غیر فطری، بگڑی ہوئی اور غیر اخلاقی تعریف ہے جسے بی جے پی رائج کرنا چاہتی ہے۔ آزادی کی لڑائی میں جب کانگریس اور دیگر تنظیموں کے لوگ قربانیاں دے رہے تھے، تب یہ لوگ انگریزوں کے ایجنٹ بنے ہوئے تھے۔ اسی لیے انہیں اس جدوجہد کی قیمت کا اندازہ نہیں۔ بی جے پی زبان اور مذہب کے نام پر ملک کو تقسیم کرنے نکلی ہے، مگر ہم ایسا ہرگز ہونے نہیں دیں گے۔ کانگریس پارٹی ملک کی یکجہتی، سالمیت، جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے مسلسل جدوجہد کرتی رہے گی

بی جے پی ریاست کے امن کو برباد کرنے پر آمادہ، امن وامان پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا: جے ایم ایم

رانچی، 30 جون (یو این آئی) جھارکھنڈ مکتی مورچہ نے جھارکھنڈ بی جے پی کے ریاستی صدر بابولال مرانڈی کی طرف سے ہول دیوس پر بھوگناڈیہہ کے واقعات کو لے کر ریاستی حکومت پر لگائے گئے بے بنیاد الزامات پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ جے ایم ایم کے جنرل سکریٹری اور ترجمان ونود کمار پانڈے نے آج یہاں کہا کہ ریاست کا امن وامان سب سے اہم ہے۔ کسی کو بھی اسے اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔'' انہوں نے کہا کہ ہول دیوس کے موقع پر بھوگناڈیہہ میں عقیدت واحترام کے ساتھ ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا لیکن کچھ سماج دشمن عناصر نے منصوبہ بند طریقے سے حالات کو خراب کرنے کی کوشش کی، ایسے میں انتظامیہ نے تحمل اور حساسیت کے ساتھ کارروائی کی، تاکہ ماحول کو مزید خراب ہونے سے روکا جاسکے۔ حکومت ایسے غیر سماجی عناصر کی ضرور پہچان کرے گی اور ایسے لوگوں کا پردہ فاش کیا جائے گا۔ جے ایم ایم کی قیادت والی حکومت میں تفرقہ انگیز قوتوں کو کبھی سر اٹھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ سب بی جے پی قیادت والی حکومتوں میں ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ جے ایم ایم ترجمان مسٹر پانڈے نے کہا کہ بی جے پی جان بوجھ کر گمراہ کن پروپیگنڈہ کررہی ہے اور جھوٹے الزامات کے ذریعے لوگوں کو بھڑکانے کی کوشش کررہی ہے۔

بی ایم سی کے اہلکار پر حملہ: بی جے پی کونسلر سمیت تین ملزمان گرفتار

بھونیشور، 30 جون (یو این آئی) اڈیشہ میں پولس نے پیر کے روز بھونیشور میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ایڈیشنل کمشنر رتنا کر ساہو پر کارپوریشن کے دفتر کے اندر حملہ کرنے کے الزام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے کونسلر سمیت تین افراد کو گرفتار کیا۔ اس واقعہ سے بی ایم سی کے ملازمین میں بڑے پیمانے پر غم وغصہ پھیل گیا، جنہوں نے بی جے ڈی کے متعدد کونسلروں اور لیڈروں کے ساتھ شام میں مصروف بنی وہار۔ماسٹر کینٹین روڈ کو جام کردیا۔ احتجاج کے باعث کئی گھنٹوں تک گاڑیوں کی آمدورفت معطل رہی جس سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد ازاں، پولس نے مظاہرین بشمول اہم اپوزیشن بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کے لیڈروں کو موقع سے ہٹا کر ٹریفک کو بحال کیا۔ یہ گرفتاریاں ایڈیشنل کمشنر رتنا کر ساہو کی جانب سے باضابطہ شکایت درج کرانے کے بعد کی گئیں جس میں کہا گیا ہے کہ چھ نامعلوم افراد ان کے (بی ایم سی اہلکار) کے چیمبر میں اس وقت داخل ہوئے جب وہ عوامی شکایات کے ازالے کی میٹنگ کررہے تھے۔ حملہ آور، بشمول بی جے پی کونسلر، مبینہ طور پر انہیں اپنے دفتر سے گھسیٹ کر پورٹیکو تک لے گئے اور سرعام ان پر حملہ کیا۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ اور بی جے ڈی کے صدر نوین پٹنائک نے حملے کی سخت مذمت کی اور وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی پر زور دیا کہ وہ فوری اور مناسب کارروائی کریں۔ نہ صرف مجرموں کے خلاف بلکہ ان سیاسی رہنماؤں کے خلاف بھی جنہوں نے مبینہ طور پر یہ حملہ کرنے کی سازش کی تھی۔

حراست میں موت پر عدالت میں پولس کی سرزنش

چنئی، 30 جون (یو این آئی) مدراس ہائی کورٹ کی مدورئی بنچ نے تمل ناڈو کے ضلع شیوگنگا میں زیورات کی چوری کے معاملے میں پکڑے گئے 27 سالہ مندر کے گارڈ کی زیر حراست موت پر پولیس کو پھٹکار لگائی اور پوچھا کہ کیا وہ دہشت گرد تھا؟ واضح رہے کہ مداپورم کے مشہور بھدر کالی اماں مندر میں گارڈ کے طور پر کام کرنے والے اجیت کمار کو کل پولیس کی خصوصی ٹیم کے ذریعہ غیر قانونی حراست میں لیا گیا، اور مبینہ طور پر پولس کی پٹائی کی وجہ سے اس کی موت ہوگئی تھی۔ اس معاملے میں چھ پولیس اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے اور واقعہ کی مجسٹریل انکوائری جاری ہے۔ معاملے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے جج ایس ایم سبرامنیم اور سی وی کارتیکین نے آج پولس سے تیکھے سوالات پوچھے اور پوچھا کہ کیا وہ دہشت گرد تھا؟ جس کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا؟ دریں اثناء، بنچ نے اس معاملے کی سماعت آل انڈیا انا دراوڑ منیترا کزگم (اے آئی اے ڈی ایم کے) کی قانونی اکائی کی طرف سے دائر کی گئی درخواست پر سماعت کی، جس میں کہا گیا تھا کہ گزشتہ چار سالوں میں پولس کی حراست میں 24 اموات ہوئی ہیں۔ سرکاری وکیل کی جانب سے وقت مانگے جانے پر کیس کی مزید سماعت کل تک کے لیے ملتوی کردی گئی۔

بی جے پی کی حکومت دہلی میں آیوشمان بھارت اسکیم کو نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے: دیویندر یادو

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے آیوشمان بھارت اسکیم کے سلسلے میں ریاستی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت دہلی میں زمینی سطح پر اس اسکیم کو نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مسٹر دیویندر یادو نے پیر کے روز یہاں میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ دہلی حکومت نے آیوشمان بھارت اسکیم کی تشہیر اور شروعات پر کروڑوں روپے خرچ کیے، لیکن اس اسکیم کے تحت صرف 93 اسپتالوں کو جوڑا گیا ہے جو کہ دو ماہ قبل 10 اپریل کو نافذ کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں سینکڑوں پرائیویٹ اسپتال ہیں اور زیادہ تر بڑے اسپتالوں نے اس اسکیم سے فاصلہ برقرار رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا اور مسٹر ہرش ملہوترا کو بھی دہلی میں آیوشمان بھارت اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے منعقدہ تقریب میں مدعو کیا گیا تھا، لیکن بی جے پی حکومت اب تک زمینی سطح پر اس اسکیم کو نافذ کرنے میں ناکام رہی ہے۔

جموں و کشمیر میں دوہری حکمرانی سے انتظامیہ مفلوج، ریاستی درجہ بحال کیا جائے: طارق قرہ

سری نگر، 30 جون (یو این آئی) جموں و کشمیر پردیش کانگریس کمیٹی (جے کے پی سی سی) کے صدر طارق حمید قرہ نے پیر کے روز شمالی کشمیر کے سرحدی ضلع کپواڑہ میں پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جموں و کشمیر میں رائج موجودہ انتظامی نظام کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ 'دوہری حکمرانی کا نظام' نہ صرف عوامی مسائل کے حل میں رکاوٹ بن رہا ہے بلکہ خود حکومتی ڈھانچے کے لیے بھی تشویشناک صورت اختیار کرچکا ہے۔ پی سی سی چیف نے کہا کہ ایل جی انتظامیہ مکمل اختیارات اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے اور منتخب حکومت کے لیے گنجائش باقی نہیں رہنے دی جارہی۔ اس صورت حال کا خمیازہ براہ راست جموں و کشمیر کے عام شہریوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکز کی جانب سے بار بار ریاستی درجہ بحال کرنے کے وعدے کیے گئے، لیکن ان میں سے ایک بھی وعدہ آج تک پورا نہیں ہوا۔ طارق قرہ نے پارٹی کی جانب سے شروع کی گئی 'ہماری ریاست، ہمارا حق' نامی عوامی تحریک کو کانگریس کے ریاستی درجہ کی بحالی کے مطالبے کی علامت قرار دیا اور کہا کہ یہ صرف سیاسی مطالبہ نہیں بلکہ جموں و کشمیر کے عوام کا آئینی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں پارٹی مرکز سے جوابدہی چاہتی ہے اور بی جے پی کی توجہ ہٹانے کی پالیسی مزید کارگر ثابت نہیں ہوگی۔ میڈیا میں جموں و کشمیر میں نئے سیاسی محاذ کی تشکیل سے متعلق قیاس آرائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے، قرہ نے کہا کہ کانگریس اب بھی 'انڈیا' اتحاد جس میں نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی بھی شامل ہیں کا حصہ ہے اور انہیں کسی نئے اتحاد کے بارے میں علم نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتحاد میں شامل جماعتوں کا ہر وقت ایک ساتھ نظر آنا ضروری نہیں، اور نہ ہی وہ ہر الیکشن میں مل کر لڑنے کی پابند ہیں۔ ہر جماعت اپنے منشور اور ووٹرز کے سامنے جواب دہ ہے۔ امرناتھ یاترا کے حوالے سے بات کرتے ہوئے، جے کے پی سی سی صدر نے کہا کہ یہ یاترا وادی کے عوام کے لیے ہمیشہ ایک مقدس روایت رہی ہے، اور کشمیری عوام نے ہمیشہ اس یاترا کو دل سے خوش آمدید کہا ہے۔

امرناتھ یاترا سے قبل ڈی جی پی کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی سیکورٹی جائزہ اجلاس

سری نگر، 30 جون (یو این آئی) جموں و کشمیر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) نالین پربھات (آئی پی ایس) نے پیر کو اننت ناگ میں رینج پولیس ہیڈ کوارٹر میں ایک اعلیٰ سطحی مشترکہ سیکورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کی، جس میں جنوبی کشمیر کی مجموعی سیکورٹی صورتحال بالخصوص شری امرناتھ جی یاترا 2025 کے سلسلے میں انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ پولیس بیان کے مطابق، اجلاس کے بعد ڈی جی پی نالین پربھات نے اسپیشل ڈی جی پی کوآرڈینیشن ایس جے ایم گیلانی (آئی پی ایس)، آئی جی پی سیکورٹی سوجیت کمار (آئی پی ایس)، ڈی آئی جی جنوبی کشمیر رینج اور دیگر سینئر افسران کے ہمراہ پہلگام اور اس کے گردونواح کے اہم مقامات کا دورہ کیا، تاکہ یاترا روٹ پر سیکورٹی انتظامات کا زمینی سطح پر مشاہدہ کیا جاسکے۔ ڈی جی پی نے ننون اور چندن واری میں قائم بیس کیمپوں کا معائنہ کرتے ہوئے وہاں تعینات فورسز، لاجسٹکس، انفراسٹرکچر اور دیگر سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا تاکہ یاتریوں کو ایک پرامن اور محفوظ سفر کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پہلگام میں منعقدہ تفصیلی سیکورٹی اجلاس میں فوج، سی آر پی ایف، بی ایس ایف، آئی ٹی بی پی، انٹیلی جنس ایجنسیوں، سی آئی ڈی، ٹریفک پولیس، ایس ڈی آر ایف، ٹیلی کمیونیکیشن، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز اور دیگر متعلقہ اداروں کے اعلیٰ افسران نے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈی جی پی نے موجودہ سیکورٹی صورتحال کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور یاترا کے دوران کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے تیاریوں کو مزید مستحکم بنانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے خاص طور پر پہلگام روٹ پر امن وقانون کی صورتحال پر کڑی نظر رکھنے اور فورسز کے درمیان مؤثر رابطہ واشتراک پر زور دیا۔

قابض اسرائیلی فوجیوں کی بازیابی کے لیے لاکھوں اسرائیلی مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے

مقبوضہ بیت المقدس : قابض اسرائیل کے مختلف شہروں بالخصوص تل ابیب اور مقبوضہ بیت المقدس میں ہزاروں صہیونی مظاہرین سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ احتجاج ان اسرائیلی قیدیوں کی بازیابی کے لیے کیا گیا جنہیں فلسطینی مزاحمتی تنظیموں نے غزہ میں قید کر رکھا ہے۔ عبرانی اخبار "ہارٹز" کے مطابق ان مظاہروں میں بڑے پیمانے پر شرکت دیکھی گئی۔ یہ احتجاج اس وقت دوبارہ شروع ہوا جب قابض اسرائیل کی جانب سے ایران پر بارہ روزہ فوجی حملہ مکمل ہوا، جو 13 جون سنہ 2025ء کو شروع ہوا تھا۔ اس دوران اسرائیل، امریکہ اور ایران کے مابین شدید جھڑپیں اور حملے دیکھے گئے۔ بالآخر 24 جون کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کا اعلان کیا۔ صہیونی مظاہروں کے دوران اس وقت ایک نئی بحث چھڑ گئی جب امریکی صدر نے جمعے کے روز یہ عندیہ دیا کہ ممکنہ طور پر آئندہ ہفتے غزہ میں بھی جنگ بندی کا اعلان ہو سکتا ہے۔ امریکی بیان پر قابض اسرائیلی حکومت میں بے چینی پھیل گئی، اور صہیونی ذرائع ابلاغ کے مطابق، اسرائیلی حکام نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کے موقف میں کسی تبدیلی کے آثار نہیں ہیں۔

ادھر فلسطینی اسلامی تحریک حماس نے نہایت واضح اور دوٹوک موقف اختیار کیا ہے کہ وہ اسرائیلی قیدیوں کی رہائی پر مبنی ایک متوازن معاہدے کے لیے تیار ہے، بشرطیکہ غزہ میں جاری نسل کشی ختم کی جائے، محاصرہ مکمل طور پر اٹھایا جائے، اور تمام فلسطینی اسیران کو رہا کیا جائے۔ مگر بنجمن نیتن یاہو اپنی سیاسی بقا کی خاطر مسلسل نئے مطالبات پیش کر رہا ہے، جن میں فلسطینی مزاحمت کو غیر مسلح کرنے جیسے ناقابل قبول شرائط شامل ہیں۔ صہیونی اپوزیشن نے نیتن یاہو کے اس طرز عمل کو کھلی چالاکی اور وقت حاصل کرنے کی سیاسی کوشش قرار دیا ہے۔

امریکہ کی جانب سے صدر کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف نے ایک تجویز پیش کی ہے جس کے تحت ابتدائی 60 دنوں کی جنگ بندی کے دوران نصف زندہ قیدی قتل ہونے والے اسرائیلی قیدیوں کی نصف لاشیں واپس کی جائیں گے، اور اسی دوران مکمل جنگ بندی کے لیے مذاکرات جاری رہیں گے۔

ذرائع کے مطابق حماس نے اس تجویز کا جواب ثالثی کرنے والوں کو دے دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ کسی بھی معاہدے میں مکمل جنگ بندی، غزہ سے مکمل انخلاء اور انسانی امداد کی فراہمی کی مکمل ضمانت لازمی ہونی چاہیے۔ قابض اسرائیل کے اندازوں کے مطابق اس وقت تقریباً 50 صہیونی قیدی غزہ میں موجود ہیں، جن میں سے 20 زندہ ہیں۔ جبکہ قابض اسرائیلی جیلوں میں اس وقت 10,400 سے زائد فلسطینی قید ہیں، جنہیں تشدد ، بدسلوکی اور طبی غفلت جیسے وحشیانہ مظالم کا سامنا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر کئی فلسطینی اسیران جام شہادت نوش کر چکے ہیں ، جس کی تصدیق انسانی حقوق کی فلسطینی اور اسرائیلی تنظیموں نے بھی کی ہے۔

یہ سارا منظرنامہ اس جنگی جنون کا حصہ ہے جو قابض اسرائیل نے امریکہ کی پشت پناہی میں 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ پر مسلط کر رکھا ہے۔ اس نسل کشی میں اب تک 000,89,1 سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں۔ 000,11 سے زائد افراد لاپتا ہیں، ہزاروں خاندان بے گھر اور دربدر ہو چکے ہیں اور بھوک و افلاس سے سینکڑوں جانیں جا چکی ہیں۔ اس درندگی پر عالمی برادری، حتیٰ کہ بین الاقوامی عدالت انصاف کی طرف سے دیے گئے احکامات کو بھی مسلسل نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

برطانوی خفیہ ایجنسی کی خاتون سربراہ بلیز میٹریولی کو اپنے ’دادا‘ سے دور رہنے کی ہدایت

لندن : برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی سکس کی 116 سالہ تاریخ میں پہلی نامزد کی گئی خاتون سربراہ

بلیز میٹریولی کو اُن کے ’نازی جاسوس دادا‘ کونسٹین ٹین ڈیبروسکی سے دور رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے ’اے ایف پی‘ کی رپورٹ کے مطابق بلیز میٹریولی کو برطانوی خفیہ ایجنسی ’ایم آئی سکس‘ کی 116 سالہ تاریخ میں پہلی خاتون سربراہ نامزد کیا گیا ہے وہ رواں برس اپنے عہدے کا چارج سنبھالیں گی۔ برطانوی اخبار ڈیلی میل کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلیز میٹریولی کے دادا کونسٹین ٹین ڈیبروسکی نے سوویت یونین کی ریڈ آرمی سے فرار ہو کر نازیوں کے لیے جاسوسی کی تھی اور موجودہ یوکرین کے علاقے چیرنیگیو میں بھی بطور نازی مخبر خدمات سرانجام دیں۔ اخبار کے مطابق، جرمن ریکارڈ سے معلوم ہوا ہے کہ ’ورماخت کمانڈر‘ ڈیبروسکی کو قصائی یا ایجنٹ نمبر 30 کے نام سے پکارتے تھے۔ برطانوی وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بلیز میٹرولی نہ تو اپنے دادا کو جانتی تھیں اور نہ ہی کبھی نامزد سربراہ کی اپنے دادا سے ملاقات ہوئی ہے۔ ڈیلی میل نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ سوویت قیادت نے کونسٹین ٹین ڈیبروسکی کے سر کی قیمت 50 ہزار روبل مقرر کی جب کہ انھیں یوکرینی عوام کا بدترین دشمن بھی قرار دیا گیا تھا۔ اخبار کے مطابق، اس (ڈیبروسکی) نے اپنے اعلیٰ افسران کو بھیجے گئے خطوط میں انکشاف کیا کہ اس نے ’ذاتی طور پر یہودیوں کے مارنے (ہولوکاسٹ) میں حصہ لیا‘۔ واضح رہے کہ ایم آئی سکس کا سربراہ واحد عوامی طور پر ظاہر کیا گیا رکن ہونے کے ساتھ ساتھ براہِ راست برطانوی وزیر خارجہ کو رپورٹ کرتا ہے۔ 47 سالہ بلیز میٹریولی ایم آئی سکس کی 18 ویں سربراہ ہوں گی، انھیں ’ایم‘ کے نام سے پکارے جانے والے ان کے پیش روؤں کے برعکس بلیز میرولی کو ’سی‘ کے نام سے پکارا جائے گا۔

مراکش میں نوجوانوں اور نشے کے عادی افراد میں خودکشی بڑھتا رجحان

رباط : خفیہ فیس بک گروپس نے مراکش کی نوجوان خواتین کی کہانیاں سامنے لائی ہیں جو گہری نفسیاتی جدوجہد میں مبتلا ہیں اور اپنی زندگی ختم کرنے کے جنون میں مبتلا ہیں حالیہ برسوں میں مراکش کی سڑکیں خودکشی کے واقعات میں خطرناک حد تک اضافے سے لرز رہی ہیں، یہ المناک مناظر تقریباً روزانہ کے معمول بن چکے ہیں۔ صرف ایک ہفتے میں مراکش میں ایک افسوسناک سانحہ پیش آیا جب تانگیر میں ایک نوجوان ڈاکٹر نے اپنی جان لے لی اور ایک نابالغ بچہ مڈلٹ کے ایک دور دراز گاؤں میں پھانسی پر لٹکا ہوا پایا گیا۔ یہ دونوں واقعات پسماندہ گروپوں کے مصائب کی یاد دہانی کراتے اور خودکشی کے واقعات کی سنگینی سے خبردار کرتے ہیں۔

مراکش کی وزارت صحت کے مطابق مراکش میں خودکشی کے بارے میں ایک جامع مطالعہ کا فقدان ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق فی 000,100 باشندوں میں 2.7 خودکشیوں کی شرح ریکارڈ کی گئی ہے۔ مردوں میں 7.9 اور خواتین میں 7.4 خودکشیاں ہوتی ہیں۔ خودکشیوں کے حوالے سے مراکش شمالی افریقہ میں دوسرے نمبر پر ہے۔ تعداد سے ہٹ کر خفیہ فیس بک گروپس مراکش کی نوجوان خواتین کی کہانیوں کو ظاہر کر رہے ہیں۔ خواتین گہری نفسیاتی جدوجہد اور اپنی زندگی ختم کرنے کے بارے میں جنونی خیالات میں مبتلا ہیں۔ ایک خاتون نے لکھا کہ میں اس افسردگی سے لڑنے کی کوشش کر رہی ہوں جو میری روح کو کھا رہا ہے لیکن روشنی ہر دن کے ساتھ مزید دور ہوتی جا رہی ہے۔ ان خطرات سے دوچار گروہ نفسیاتی، سماجی اور معاشی دباؤ کے ساتھ ساتھ نفسیاتی اور سماجی مدد کی کمی کا شکار ہو رہے ہیں۔ نوجوان اور نشے کے عادی افراد خودکشی کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ سماجی نفسیات کی محقق بشریٰ المرابطی نے مراکش کے معاشرے کے متعدد گروہوں میں نفسیاتی کمزوری اور خودکشی کے بڑھتے ہوئے اشارے سے خبردار کیا۔ انہوں نے کہا سب سے زیادہ متاثر ہونے والے گروہ نوعمر، نشے کے عادی افراد، خواتین اور معاشی کمزوری کا شکار شہری ہیں۔ بشریٰ المرابطی نے نشاندہی کی کہ انتہائی غربت اور جمع شدہ معاشی دباؤ ایک اور عنصر ہے جو خودکشی کا باعث بنتا ہے خاص طور پر ان لوگوں میں جو پہلے سے موجود نفسیاتی کمزوری کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا نفسیاتی اور ذہنی بیماریاں، جیسے شدید ڈپریشن اور شیزوفرینیا، ان سب سے نمایاں پیتھولوجیکل وجوہات میں سے ہیں جو افراد کو خودکشی کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔ المرابطی نے العربیہ ڈاٹ نیٹ کو بتایا کہ نوعمر افراد شناختی بحران سے گزرتے ہیں جو اندرونی اور خاندانی تنازعات کو کھولتا ہے اور انہیں زیادہ حساس اور کمزور بنا دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ منشیات کے عادی افراد شیزوفرینیا جیسے سنگین ذہنی عارضے میں مبتلا ہونے کا خطرہ رکھتے ہیں جو انہیں تشدد یا خودکشی تک لے جاسکتے ہیں۔

غزہ میں صحت کا نظام تباہی کے دہانے پر، قابض اسرائیل کی نسل کشی عالمی ضمیر پر سوالیہ نشان

غزہ : غزہ میں انسانی بحران مزید شدت اختیار کر گیا ہے جہاں اقوامِ متحدہ کی فلسطینی مہاجرین کی امدادی ایجنسی ’انروا‘ نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے جاری نسل کشی، بمباری اور محاصرے کے باعث صحت کے شعبے کو سنگین آپریشنل مسائل کا سامنا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق انروا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری بیان میں کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ درندگی، حملے اور جنگی کارروائیوں کی وجہ سے غزہ کی بیشتر طبی سہولیات کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کی وجہ سے مقامی آبادی کو بنیادی صحت کی سہولتوں تک رسائی حاصل نہیں ہو رہی۔ اونروا کے مطابق غزہ میں جاری صہیونی جنگ کے نتیجے میں نہ صرف طبی مراکز تباہ ہو چکے ہیں بلکہ وہاں کام کرنے والے عملے کی محفوظ نقل و حرکت بھی ممکن نہیں رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ادویات، طبی ساز و سامان اور ہسپتالوں کو چلانے کے لیے درکار ایندھن کی شدید قلت نے صورتحال کو مزید گھمبیر بنا دیا ہے۔

ادارے نے تصدیق کی ہے کہ سنہ 2025ء کے آغاز سے جاری اس صہیونی جنگ نے اب چھٹے مہینے میں قدم رکھ لیا ہے، اور اس دوران قابض اسرائیلی افواج نے دانستہ طور پر غزہ کے طبی نظام کو نشانہ بنایا ہے، تاکہ یہاں کے لوگوں کو علاج کی سہولت سے بھی محروم کر دیا جائے۔ یہ اقدامات نسل کشی کے اُس مکروہ منصوبے کا حصہ ہیں جسے قابض اسرائیل امریکہ کی پشت پناہی میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارہ صحت نے جمعہ کے روز انکشاف کیا کہ ہر روز تقریباً 112 فلسطینی بچے شدید غذائی قلت کی حالت میں ہسپتالوں میں لائے جا رہے ہیں۔ ان بچوں کی اکثریت اس خونی محاصرے کا شکار ہے جس نے غزہ کے ہر باسی کو موت کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق اس وقت غزہ کے 36 میں سے صرف 17 ہسپتال کسی حد تک کام کر رہے ہیں، جب کہ شمالی غزہ اور جنوبی رفح میں کوئی بھی فعال ہسپتال باقی نہیں بچا۔ اس المیے کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مارچ کے آغاز کے بعد پہلی بار رواں ہفتے ادارے کو انتہائی محدود پیمانے پر غزہ میں رسائی حاصل ہوئی۔ قابض اسرائیل نے 2 مارچ سے اب تک مکمل طور پر غزہ کی تمام سرحدی گزرگاہیں بند کر رکھی ہیں۔ طبی، خوراکی اور امدادی سامان سے لدی سیکڑوں گاڑیاں سرحد پر کھڑی ہیں، مگر داخلے کی اجازت صرف چند درجن گاڑیوں کو دی جا رہی ہے، حالانکہ غزہ کے محصور اور زخمی عوام کو یومیہ کم از کم 500 ٹرکوں کی ضرورت سنہ 2023ء کے 7 اکتوبر سے قابض اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ مل کر غزہ میں منظم نسل کشی کا آغاز کیا ہے۔ یہ نسل کشی صرف گولیوں اور بموں سے نہیں بلکہ قحط، علاج کی محرومی، گھر تباہ کرنے اور لاکھوں فلسطینیوں کو جبری ہجرت پر مجبور کرنے جیسے انسانیت سوز ہتھکنڈوں پر مشتمل ہے۔ عالمی عدالتِ انصاف کی ہدایات اور عالمی برادری کی فریادیں اس قابض درندہ ریاست کے کانوں تک نہیں پہنچ رہیں۔

امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر ٹیکس لگانے پر ٹرمپ کا کینیڈا سے تجارتی بات چیت ختم کرنے کا اعلان

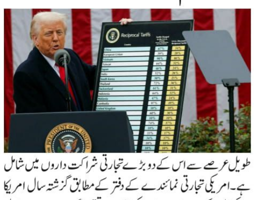

واشنگٹن : صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر ٹیکس لگائے جانے پر فوری طور پر کینیڈا کے ساتھ تمام تجارتی بات چیت ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ سی این بی سی کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر ایک حیران کن اعلان میں کینیڈا پر یورپی یونین کی نقل کرنے کا الزام لگاتے ہوئے اس ٹیکس کو انتہائی قابل اعتراض قرار دیا۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ ہم اگلے 7 دن میں کینیڈا کو وہ ٹیرف بتائیں گے جو انہیں امریکا کے ساتھ کاروبار کرنے کے لیے ادا کرنا ہوگا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل میڈیا پر پیغام میں لکھا کہ ’ہمیں ابھی ابھی مطلع کیا گیا ہے کہ کینیڈا، جو کہ ایک بہت مشکل ملک ہے، جس کے ساتھ تجارت کرنا انتہائی دشوار ہے اور جس نے برسوں سے ہمارے کسانوں پر دودھ کی مصنوعات پر 400 فیصد تک ٹیرف عائد کیے ہیں، اسی کینیڈا نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہماری امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر ایک ڈیجیٹل سروسز ٹیکس عائد کر رہے ہیں، جو ہمارے ملک پر ایک براہ راست اور کھلا حملہ ہے‘۔ انہوں نے پیغام میں مزید لکھا کہ ’وہ واضح طور پر یورپی یونین کی نقل کر رہے ہیں، جس نے یہی کیا ہے اور اس پر ہمارے ساتھ بات چیت جاری ہے، اس سنگین ٹیکس کی بنیاد پر، ہم فوری طور پر کینیڈا کے ساتھ تمام تجارتی بات چیت ختم کر رہے ہیں، ہم اگلے 7 دن میں کینیڈا کو وہ ٹیرف بتائیں گے جو انہیں امریکا کے ساتھ کاروبار کے لیے ادا کرنا ہوگا، اس معاملے پر آپ کی توجہ کا شکریہ!‘ ٹرمپ نے بعدازاں اوول آفس میں کہا کہ ’ہمارے پاس کینیڈا پر بہت اثر و رسوخ ہے‘۔ انہوں نے کہا کہ ’وہ احمق تھے‘ جو انہوں نے یہ نیا ٹیکس نافذ کر دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکا ابھی تمام مذاکرات روک دے گا جب تک وہ اپنے رویے کو درست نہیں کرتے۔ کینیڈین وزیرِ اعظم مارک کارنی کے دفتر نے ’سی این بی سی‘ کے تبصرے کی درخواست پر فوری طور پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ صدر کا یہ سخت اعلان اچانک ایک قریبی اتحادی کے ساتھ امریکا کے تجارتی تعلقات کو خطرے میں ڈالتا ہے جو طویل عرصے سے اس کے دو بڑے تجارتی شراکت داروں میں شامل ہے۔ امریکی تجارتی نمائندے کے دفتر کے مطابق گزشتہ سال امریکا اور کینیڈا کے درمیان سامان کی تجارت تقریباً 762 ارب ڈالر تھی۔ ٹرمپ کے اعلان کے بعد، ایس اینڈ پی 500 اور نیسڈک کمپوزٹ دونوں منفی ہو گئے، حالانکہ اس سے قبل وہ دن کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکے تھے۔ کینیڈا کی جانب سے ڈیجیٹل سروسز ٹیکس (جو پچھلے سال نافذ ہوا تھا) کی پہلی ادائیگیاں پیر کے روز وصول کی جائیں گی، یہ ٹیکس ملکی و غیر ملکی دونوں ٹیک کمپنیوں پر لاگو ہوتا ہے جن میں امریکی کمپنیاں جیسے کہ گوگل، ایمازون اور میٹا شامل ہیں۔ کینیڈین حکام نے اس مہینے کہا کہ وہ امریکی مخالفت کے باوجود اس ڈیجیٹل ٹیکس کو نہیں روکیں گے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے ’سی این بی سی‘ کے پروگرام ’کلوزنگ بیل: اوورٹائم‘ میں جمعہ کو کہا تھا کہ ’ظاہر ہے، ہمیں یہ بالکل غیر منصفانہ لگتا ہے کہ اسے ماضی سے نافذ کیا جا رہا ہے‘۔ بیسنٹ نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ امید کر رہی تھی کہ مارک کارنی کی حکومت نیک نیتی کے اظہار کے طور پر اس ٹیکس کو روک دے گی۔ اب انہیں توقع ہے کہ ٹرمپ کے تجارتی نمائندے جیمیسن گریر سیکشن 301 آف ٹریڈ ایکٹ 1974 کے تحت غیر منصفانہ تجارتی طریقوں کی تفتیش شروع کریں گے، تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کینیڈا کے نئے ٹیکس سے امریکا کو کتنا نقصان پہنچ رہا ہے۔

بحری بیڑوں کی پراسرار حرکت، سکستھ جنریشن طیارے اور فوجی مشقیں: چین کیسے امریکہ کی ’جزیروں کی زنجیر‘ توڑنے کی کوشش کر رہا ہے؟

بی بی سی مانیٹرنگ

سنگاپور میں سالانہ ’شنگری-لا ڈائیلاگ‘ اجلاس کو ایشیا پیسیفک میں امریکہ اور چین کے سکیورٹی نقطہ نظر سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس سال چین نے اس اجلاس میں نہ تو اپنے وزیر دفاع کو بھیجا اور نہ ہی کوئی اعلیٰ سطحی وفد۔ یہاں تک کہ چین کی میزبانی میں ہونے والا ایک سیشن بھی منسوخ کر دیا گیا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ متنازعہ بیانات میں سے ایک امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کا یہ انتباہ تھا کہ چین تائیوان پر ’حملہ‘ کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ’بحیرۂ جنوبی چین اور جزیروں کی پہلی زنجیر میں زبردستی طاقت کے توازن کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔‘

چین اور امریکہ سمیت دنیا بھر میں بڑی طاقتوں کے درمیان عسکری تناؤ سے متعلق خبروں کے لیے بی بی سی اردو کے واٹس ایپ چینل پر آئیں۔ چین اپنی بحریہ کی موجودگی اردگرد کے پانیوں میں مسلسل بڑھا رہا ہے۔ گذشتہ ماہ تمام سمندری رستوں پر اس کی جانب سے غیر معمولی تعداد میں جنگی طیارے اور جنگی بحری جہاز تعینات کیے گئے۔ اس اقدام کو ’فرسٹ آئی لینڈ چین‘ یعنی جزیروں کی پہلی زنجیر میں امریکی فوجی موجودگی کے لیے براہ راست چیلنج کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

سمندروں میں چین کی بحری طاقت کی مسلسل ترقی، بحیرۂ تسمان تک چینی جنگی بحری جہازوں کی حالیہ سرگرمیاں اور بحرالکاہل کے جزیروں کے ممالک کے خلاف اس کی حالیہ سفارتی کارروائی، امریکہ کی ’سیکنڈ آئی لینڈ چین‘ یعنی جزیروں کی دوسری زنجیر پر اجارہ داری کو بھی کمزور کر سکتا ہے۔ اس تحریر میں یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ چین کی فوجی توسیع اور سفارتی کوششیں کس طرح فرسٹ اور سیکنڈ آئی لینڈ چین کو توڑنے کے لیے کی جا رہی ہیں؟

جزائر کی پہلی اور دوسری زنجیریں کیا ہیں؟

جزیروں کی پہلی اور دوسری زنجیریں دراصل امریکہ کی ’جزیروں کی زنجیر‘ کی حکمت عملی کا حصہ ہیں جس کا مقصد چین کو محدود کرنا ہے اور ان جزائر سے آگے اسے اپنی طاقت کو استعمال کرنے سے روکنا ہے۔ متعدد جزیروں پر مشتمل یہ ’سمندری رکاوٹیں‘ بحرالکاہل تک چین کی رسائی کو محدود کر دیتے ہیں، جہاں امریکی فوجی اڈے واقع ہیں۔ پہلا سلسلہ جاپان کے مرکزی جزیروں سے شروع ہوتا ہے اور مشرقی بحیرۂ چین کے مشرق میں واقع ریوکو جزائر تک جاتا ہے جہاں امریکی افواج کی مشرقی ایشیا کے لیے فوج کی بڑی تعداد تعینات ہے۔

اس کے بعد یہ تائیوان سے گزرتا ہے، باشی چینل سے ہوتے ہوئے فلپائن کے مغربی ساحل تک پہنچتا ہے۔ یہاں یہ بحیرۂ جنوبی چین سے ہوتا ہوا آخر کار ویتنام کے ساحل پر ختم ہوتا ہے۔ جزائر کا دوسرا سلسلہ پہلی زنجیر کے مشرق میں، وسطی مغربی بحرالکاہل میں واقع ہے۔ یہ جاپان سے شروع ہوتا ہے، جہاں یوکوسوکا میں امریکی فوجی اڈہ واقع ہے، پھر جاپان کے بونین جزائر، شمالی ماریانا جزائر اور گوام کے امریکی علاقوں سے ہوتا ہوا بحرالکاہل کے چھوٹے ملک پالو تک پہنچتا ہے اور آخر میں انڈونیشیا کے مغربی نیوگنی میں ختم ہوتا ہے۔

جزائر کی پہلی زنجیر پر دباؤ میں اضافہ

تائیوان کے میڈیا کے مطابق چین کی پیپلز لبریشن آرمی نے حال ہی میں چار ’سمندروں‘ میں بڑے پیمانے پر افواج کو تعینات کیا ہے جن میں بحیرہ اصفر، مشرقی اور جنوبی بحیرۂ چین اور آبنائے تائیوان شامل ہیں۔ ان میں دو طیارہ بردار بحری جہازوں کے گروپ بھی ہیں جن میں جنوبی بحیرہ چین میں شانڈونگ اور تائیوان کے جنوب مشرق میں لیاؤننگ شامل ہیں۔ اسے ذرائع ابلاغ میں جزیروں کی زنجیر پر زیادہ سے زیادہ دباؤ بڑھانے کی ایک کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

تائیوان کے قومی سلامتی کے ایک اہلکار نے بتایا کہ چین نے 11، 18 اور 27 مئی کو 70 سے زیادہ قسم کے جنگی طیارے تائیوان کے ایمرجنسی زون میں اڑائے، جو مختلف فوجی جہازوں کے ساتھ ہم آہنگ تھے۔ چینی فوج نے 20 مئی کو صوبہ فوجیان کے ساحلی علاقے پر ایک مشق بھی کی جو تائیوان کے صدر ولیم لائی کے صدارت کا عہدہ سنبھالنے کی سالگرہ کے موقع پر کی گئی۔ بحیرۂ مشرقی چین میں چینی فوج کی مشرقی خطے کی کمانڈ کا ایک بحری بیڑہ آبنائے میاکو سے گزر کر 16 مئی کو مغربی بحرالکاہل میں داخل ہوا۔

چین کے طیارہ بردار بحری جہاز لیاؤننگ نے بھی 25 اور 26 مئی کو بحیرۂ مشرقی چین میں پہلی ٹیک آف اور لینڈنگ کی مشقیں کیں۔ تائیوان کے میڈیا کے مطابق، بحیرۂ اصفر میں چین اور جنوبی کوریا کے درمیان تصادم کی اطلاعات اس وقت سامنے آئیں جب چین نے متنازعہ جزیرے سوان کے قریب ایک تنصیب پر تعمیر شروع کی۔ تائیوان کی ویب سائٹ کے مطابق، سنہ 2025 میں نصب کیے گئے یہ 12 ڈھانچے ہیلی کاپٹروں کو ٹیک آف اور لینڈ کرنے میں مدد کریں گے اور چین کی جانب سے فوجی مقاصد کے لیے زیرِ سمندر ریڈار اور سونار سسٹم بھی نصب کیے گئے ہیں۔

بحیرۂ جنوبی چین میں چین کے طیارہ بردار بحری جہاز شانڈونگ سمیت ایک بحری بیڑا گذشتہ ہفتے سے مشقیں کر رہا ہے۔ بیجنگ نے 2020 کے بعد پہلی بار پارسل جزائر میں ووڈی آئی لینڈ (یونگ شنگ) میں فوجی اڈے پر دو طویل فاصلے تک مار کرنے والے اچ سکس بمبار طیارے بھی تعینات کیے ہیں۔ ہانگ کانگ کے اخبار منگ پاؤ کے مطابق، اس اقدام سے چینی فوج کو پہلے کے مقابلے میں تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے جزیروں کی زنجیر میں افواج تعینات کرنے کا موقع ملے گا، اس طرح اس کے فوجی ردعمل کا وقت کم ہو جائے گا۔

ممتاز چینی مبصر ہوشی جن نے کہا کہ بحیرہ جنوبی چین میں فوجی طاقت کا توازن تیزی سے چین کے حق میں تبدیل ہو رہا ہے اور خطے میں امریکہ کی ’فوجی برتری دکھانے‘ کا دور ختم ہو گیا ہے۔ لی رونگ ماؤ نامی ایک چینی بلاگر نے چاروں سمندروں میں چینی فوجیوں کی حالیہ تعیناتی کو ایک ’بڑی سٹریٹیجک کامیابی‘ قرار دیا جس سے امریکی فوج کے زیر کنٹرول جزیروں کی پہلی زنجیر پر بہت دباؤ پڑا ہے۔

اخبار چائنا ٹائمز کے کالم نگار شی جن پنگ نے 3 جون کو لکھا کہ طاقت کے توازن میں تبدیلی ’پچھلے 100 سالوں میں مغربی بحرالکاہل میں ہونے والی سب سے بڑی تبدیلی ہے۔‘ انھوں نے سنگاپور کے سابق رہنما لی کوان یو کا حوالہ دیتے ہوئے پیشگوئی کی کہ چین پہلے امریکہ کو اپنے 12 میل کے ساحلی پانیوں سے باہر دھکیل دے گا اور پھر یہ اس کے 200 میل کے خصوصی اقتصادی زون سے باہر نکل جائے گا۔ شی کا خیال تھا کہ پہلے جزیرے کی زنجیر کے اندر موجود ’چار سمندر‘ اب امریکہ کی ’اندرونی جھیلیں‘ نہیں ہیں بلکہ چین کی ’دفاعی کھائی‘ بن چکے ہیں۔

فوجی طاقت کا توازن ’چین کی طرف‘ جھک گیا ہے

ایک ہی وقت میں، دو چینی طیارہ بردار بحری جہازوں کی فرنٹ لائن پر تعیناتی، پہلی بار کسی تربیتی مشق کے باہر، تقریباً ایک ہی وقت میں دو امریکی طیارہ بردار بحری جہاز (نمٹز اور جارج واشنگٹن) کی جنوبی بحیرہ چین اور مغربی بحرالکاہل میں تعیناتی کے ساتھ ہوئی۔ لی رونگ ماؤ نے فوجی مبصرین کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ ’دو چینی طیارہ بردار جہازوں نے بحیرہ جنوبی چین اور بحیرہ مشرقی چین میں اہم سٹریٹجک جگہوں کو پر قابو پانے کی کوشش ہے جس سے امریکی کمک اور جاپان اور فلپائن کے درمیان ممکنہ فوجی ہم آہنگی کا راستہ بند ہو گیا ہے۔‘

ایک غیر سرکاری چینی فوجی بلاگر نے کہا کہ چار طیارہ بردار بحری جہازوں کے درمیان یہ ’تصادم‘ بظاہر ’مسابقتی‘ ہے، لیکن درحقیقت امریکہ ’نسبتاً کمزور پوزیشن‘ میں ہے، کیونکہ نمٹز ریٹائرمنٹ کے قریب ہے اور جارج واشنگٹن ایشیا-پیسیفک کے خطے میں امریکی بحری جہاز کی موجودگی میں موجود خلا کو پُر کرنے کے لیے ورکشاپ سے لایا گیا ہے۔ وہ یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ کیا امریکہ ایک ہی وقت میں تین چینی طیارہ بردار بحری جہازوں کا مقابلہ کر سکتا ہے، کیونکہ فوجیان نامی بحری بیڑہ جس نے ابھی آٹھویں سمندری آزمائش مکمل کی ہے، جلد ہی سروس میں داخل ہو جائے گا۔

لی رونگ ماؤ کا ماننا ہے کہ 2025 تک ریوکیو جزائر کے اوکی ناوا سے گوام اور ہوائی میں 000,9 فوجیوں کو واپس بلانے کا امریکی فیصلہ اور اس کے ساتھ ساتھ جنوبی کوریا سے مزید 500,4 فوجیوں کو گوام منتقل کرنے کا منصوبہ، ایک طرح کی ’سٹریٹیجک پسپائی‘ ہے جس کا مقصد چین کی توجہ جزیروں کی دوسری زنجیر کی جانب مرکوز کرنا ہے کیونکہ اب یہ فورسز چین کے ہائپرسونک میزائل ڈی ایف 17 کی رینج میں ہیں۔

تاہم جاپان کی وزارت دفاع نے 8 جون کو اعلان کیا کہ لیاؤننگ کا بحری بیڑہ پہلی بار مشرقی جاپان کے جزیرہ میناميتوری کے خصوصی اقتصادی زون میں داخل ہوا ہے، جو کہ جزائر کی دوسری زنجیر کے مشرق میں واقع ہے۔ اس اقدام کو چینی قوم پرست میڈیا آؤٹ لیٹ گوانچا نے ’جزائر کی دوسری زنجیر سے کامیابی سے گزرنے کا ہدف پورا کرنے‘ کے طور پر بیان کیا ہے۔

جاپان نے ایک دن بعد اطلاع دی کہ شیڈونگ کا بحری بیڑہ میاکو جزیرے کے جنوب مشرق میں تقریباً 550 کلومیٹر کے فاصلے پر پانی میں تھا، جس کے کیریئر سے لڑاکا طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کی ٹیک آف اور لینڈنگ ہوئی۔ یہ پہلا موقع تھا جب دونوں چینی طیارہ بردار بحری جہازوں نے مغربی بحرالکاہل میں ایک ساتھ کام کیا تھا۔ دو چینی چھٹی نسل کے لڑاکا طیارے چینگڈو جے 36 اور شین یینگ جے 50) کی نئی تصاویر چینی سوشل میڈیا پر گردش کر رہی تھیں۔ تجزیہ کاروں نے اندازہ لگایا کہ نئے ماڈلز کی آپریشنل رینج 3000 کلومیٹر تک ہو سکتی ہے اور انھیں چینی طیارہ بردار بحری جہازوں پر تعینات کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

بحرالکاہل کے جزائر میں چین کا بڑھتا ہوا اثر و رسوخ

تائیوان کے فوجی تجزیہ کار ہوانگ چنگ ٹنگ کے مطابق، فروری میں چین کی بحریہ نے پہلی بار جنوبی بحرالکاہل میں سڈنی کے مشرق میں بحیرہ تسمان میں فوجی مشقیں کیں۔ اس پیش رفت نے خطے میں چین کی سرگرمیوں خصوصاً ’سیکنڈ آئی لینڈ چین‘ یعنی جزیروں کی دوسری زنجیر سے چینی بحریہ کے گزرنے کے امکان پر سنجیدہ خدشات کو جنم دیا ہے۔ بحیرہ تسمان میں چینی جنگی قوت کی اس غیر معمولی نمائش نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ دونوں میں تشویش پیدا کی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب آسٹریلوی وزیر اعظم انتھونی البانیز ڈارون بندرگاہ کا کنٹرول واپس حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بندرگاہ فی الحال چینی کمپنی لینڈ برج کے پاس 99 سالہ لیز پر ہے اور خطے میں امریکی فوجی موجودگی کے لیے تزویراتی اہمیت رکھتی ہے۔

چین اور بحرالکاہل کے جزیروں کے ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات نے آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور امریکہ کے درمیان بھی تشویش پیدا کر دی ہے۔ سنہ 2023 میں، تینوں ممالک نے جزائر سولومن اور چین کے درمیان ایک سکیورٹی معاہدے کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا، جس کے تحت چینی پولیس سولومن جزائر کی پولیس فورس کو تربیت دے گی۔

اسی نوعیت کے ایک اور اقدام پر نیوزی لینڈ نے رواں سال فروری میں کک جزائر اور چین کے درمیان تعاون کے معاہدے پر احتجاج کیا۔ چونکہ کک جزائر نیوزی لینڈ کے ساتھ ’فری ایسوسی ایشن‘ میں ہیں، اس لیے ویلنگٹن کو ان کے خارجہ امور اور دفاعی معاملات پر اثر و رسوخ حاصل ہے۔

خطے میں چین کے اثر و رسوخ میں اضافے کا اندازہ ان جزیرہ نما ممالک کے بدلتے سفارتی جھکاؤ سے بھی لگایا جا سکتا ہے جنھوں نے حالیہ برسوں میں تائی پے سے تعلقات ختم کر کے بیجنگ کا ساتھ دیا۔ ان میں جزائر سولومن اور کریباتی (2019) اور نورو (2024) شامل ہیں۔

بحرالکاہل میں تائیوان کے صرف تین اتحادی باقی بچے ہیں، مارشل آئی لینڈز، پالو اور تووالو۔ ان میں سے دو ممالک نے امریکہ کے ساتھ ایسے دفاعی معاہدے کر رکھے ہیں جنھیں ’فری ایسوسی ایشن ایگریمنٹ‘ کہا جاتا ہے، اور ان کے تحت امریکی فوج کو ان کی زمین، فضائی حدود اور سمندر تک رسائی حاصل ہے۔ امریکہ نے پالو کو ’بحرالکاہل میں ایک اہم مقام پر‘ اور ’جزیرے کی دوسری زنجیر‘ قرار دیا ہے، لیکن مبینہ طور پر اس پر بیجنگ کی جانب سے تائی پے کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کے لیے اقتصادی دباؤ ہے۔ مئی کے اواخر میں، چین نے بحرالکاہل کے جزائر اور چین کے وزرائے خارجہ کی تیسری میٹنگ کی میزبانی کی جو کہ صوبہ فوجیان کے شہر شیامن میں ہوئی۔ اجلاس میں بیجنگ نے خطے میں موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے 20 لاکھ ڈالر کی مالی امداد کا وعدہ کیا اور تجارت، سمندری امور اور قانون کے نفاذ پر تعاون پر بھی زور دیا۔ اگرچہ میٹنگ میں فوجی تعاون پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا گیا لیکن چین پیسیفک تعلقات کے ماہر پروفیسر یو لی نے کہا کہ ’چین کی سخت اور نرم طاقت مزید مضبوط ہونے کا امکان ہے‘ کیونکہ بیجنگ دنیا کے سب سے کم ترقی یافتہ خطوں میں سے ایک کو انفراسٹرکچر اور تجارتی مدد فراہم کر رہا ہے۔

روزنامہ
حقیقت ٹائمس
مظفر پور
Urdu Daily Muzaffarpr
HAKIKAT TIMES
उर्दू दैनिक, मुजफ्फरपुर
हकीकत टाइम्स

سپریم کورٹ سے للت مودی کی درخواست مسترد

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو آئی پی ایل کے سابق چیئرمین للت مودی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ درخواست میں للت نے بی سی سی آئی سے 65.10 کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ جرمانہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ (فیما) کی خلاف ورزی کے الزام میں ان پر عائد کیا تھا۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آر مہادیون کی بنچ نے مودی کی درخواست کو قابل سماعت نہ سمجھا اور کہا کہ "اس معاملے میں للت مودی چاہیں تو سول کورٹ میں قانونی راستہ اختیار کر سکتے ہیں، لیکن بی سی سی آئی پر کوئی براہ راست حکم جاری نہیں کیا جاسکتا۔"

واضح رہے کہ سال 2009 آئی پی ایل کا انعقاد جنوبی افریقہ میں کیا گیا تھا۔ اس دوران ای ڈی نے آئی پی ایل کو منتقل کرنے کے دوران ہونے والے لین دین کے سلسلے میں للت مودی پر 65.10 کروڑ روپے کا جرمانہ عائد کیا تھا۔ ان پر فیما (فارن ایکسچینج مینجمنٹ ایکٹ) کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس کے خلاف مودی نے بمبئی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔ انہوں نے دلیل دی تھی کہ آئی پی ایل چیئرمین اور بی سی سی آئی کے نائب صدر کے طور پر انہوں نے جو بھی اقدامات کیے، اس کے اخراجات اور نقصانات بی سی سی آئی کو برداشت کرنے چاہئیں، کیونکہ بورڈ کے ضابطے میں اس کا پروژن موجود ہے۔ سپریم کورٹ نے پیر کو آئی پی ایل کے سابق چیئرمین للت مودی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ درخواست میں للت نے بی سی سی آئی سے 65.10 کروڑ روپے جرمانہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

بیڈمنٹن: آیوش شیٹی نے یو ایس اوپن کا خطاب جیت لیا

آیووا، 30 جون (یواین آئی) ہندوستان کے آیوش شیٹی نے یو ایس اوپن 2025 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلے میں کینیڈا کے برائن یانگ کو مردوں کے سنگلز میں شکست دے کر بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور کا خطاب اپنے نام کرلیا۔ کونسل بلفس میں اتوار کو کھیلے گئے مقابلے میں عالمی درجہ بندی میں 34ویں نمبر پر موجود اور چوتھی سیڈ یافتہ آیوش نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیڈمنٹن رینکنگ میں 33ویں پوزیشن پر موجود برائن یانگ کو 47 منٹ تک جاری رہنے والے میچ میں براہ راست سیٹوں میں 21-18، 21-13 سے شکست دی۔ یہ آیوش شیٹی کی برائن یانگ کے خلاف لگاتار تیسری فتح ہے۔ یہ 2025 میں بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور پر کسی ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی کی پہلی خطابی جیت ہے۔

ٹائٹل جیتنے کے بعد 20 سالہ شیٹی نے کہا، یہ بہت اہمیت رکھتا ہے کہ سینئر سرکٹ میں میرا یہ پہلا خطاب ہے۔ اس لیے میں واقعی پر جوش ہوں۔ میں نے یہاں شاندار بیڈمنٹن کھیلا اور میں اگلے ہفتے کینیڈا اوپن کا انتظار کر رہا ہوں۔"

دریں اثنا، خواتین کے سنگلز کے فائنل میں 16 سالہ تنوی شرما، امریکہ کی ٹاپ سیڈ اور اولمپین بیون ژانگ سے ہار گئیں۔ پہلا میچ ہارنے کے بعد تنوی شرما نے دوسرے میچ میں واپسی کرتے ہوئے گیم کو تیسرے میچ تک لے جانے میں کامیاب رہی تاہم، ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی آخری میچ ہار گئی۔ رینکنگ میں 21ویں پوزیشن پر موجود بیون ژانگ نے تنوی کو 46 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں 21-11، 16-21، 21-10 سے شکست دی۔ ہار کے باوجود تنوی شرما نے بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور فائنل میں پہنچنے والی سب سے کم عمر ہندوستانی کھلاڑی بن کر تاریخ رقم کی۔ ہندوستان کے بیڈمنٹن کھلاڑی اب منگل سے شروع ہونے والے کینیڈا اوپن میں مقابلہ کرتے نظر آئیں گے۔ ہندوستان کے آیوش شیٹی نے یو ایس اوپن 2025 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلے میں کینیڈا کے برائن یانگ کو مردوں کے سنگلز میں شکست دے کر بی ڈبلیو ایف ورلڈ ٹور کا خطاب اپنے نام کرلیا۔

شان ولیمز کی سنچری نے زمبابوے کو فالوآن سے بچایا

بلاوایو، (یواین آئی) شان ولیمز (137) کی سنچری اور کپتان کریگ ایروین (36) کی جدوجہد سے پر اننگز کی بدولت زمبابوے نے پہلے ٹیسٹ میچ کے دوسرے دن اتوار کو جنوبی افریقہ کے خلاف 251 رن بنا کر فالوآن کو ٹال دیا۔ اسٹمپ کے وقت جنوبی افریقہ نے دوسری اننگز میں ایک وکٹ پر 49 رن بنا لیے ہیں اور پہلی اننگز کی بنیاد پر اس کی سبقت 216 رن ہو گئی ہے۔ جنوبی افریقہ نے اپنی پہلی اننگز نو وکٹ پر 418 رن بنا کر ڈیکلیئر کردی تھی۔ اس کے بعد بلے بازی کے لیے آنے والی زمبابوے کا آغاز اچھا نہ رہا اور جلد ہی ٹی کیٹانو (صفر) اور نک ویلچ (چار) کی وکٹیں گنوا دیں۔ بینیٹ کے زخمی ہونے کے بعد ٹیم مشکل میں پڑ گئی تاہم تجربہ کار کھلاڑیوں سین ولیمز اور کریگ اروین نے اننگز کو سنبھالا۔ اس دوران اوپنر برائن بینیٹ کو میدان پر چوٹ لگ جانے کی وجہ سے بلاوایو ٹیسٹ سے باہر ہونا پڑا۔ اوپنر برائن بینیٹ نے آٹھویں اوور میں ریٹائرڈ ہرٹ ہونے سے قبل 28 گیندوں میں 19 رن بنائے۔ بینیٹ کو چھٹے اوور میں کوینا مفاکا کی گیند کو ہک کرنے کی کوشش میں معمولی چوٹ لگی اور انہیں میدان چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد شان ولیمز اور کریگ ایروین نے اننگز کو سنبھالا اور لنچ تک ٹیم کا اسکور دو وکٹو پر 94 رن تک پہنچا دیا۔ لنچ کے بعد زمبابوے کی تیسری وکٹ کپتان کریگ ایروین (36) کی صورت میں گری۔ اس کے بعد زمبابوے کا کوئی بھی بلے باز جنوبی افریقہ کے باؤلنگ اٹیک کے سامنے نہ ٹک سکا۔ ویسلے مادھویرے (15) رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس دوران شان ولیمز نے ایک اینڈ تھام کر اپنی سنچری مکمل کی۔ شان ولیمز نے 164 گیندوں پر 16 چوکوں کی مدد سے (136) رن کی اہم اننگز کھیلی۔ انہیں کیشو مہاراج نے آؤٹ کیا۔ جنوبی افریقہ نے زمبابوے کو 67.4 اووروں میں 251 رن پر سمیٹ دیا۔ تاہم اس دوران زمبابوے نے فالو آن کو ٹال دیا۔ ونسنٹ ماسکیسا (11) رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے وین مولڈر نے چار وکٹ حاصل کیں۔

معمر خاتون نے لیونل میسی کو شادی کی پیشکش کی

بیونس آئرس، 30 جون (یواین آئی) فٹبال کے عظیم کھلاڑی لیونل میسی کی مداح 98 سالہ معمر خاتون نے انہیں شادی کی پیشکش کی ہے۔ فٹبال کے عظیم کھلاڑی لیونل میسی کے مداح دنیا بھر میں موجود ہیں، مگر اس بار ان کی ایک 98 سالہ پُرجوش فین نے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروالی۔ 'گینگسٹر گرینی' کے لقب سے مشہور بزرگ خاتون نے میسی سے شادی کی دلچسپ پیشکش کر کے اس لمحے کو اسٹیڈیم اور سوشل میڈیا پر یادگار بنا دیا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب انٹر میامی فیفا کلب ورلڈ کپ کے گروپ اسٹیج کے آخری میچ میں پالمیراس کے مدمقابل تھی۔ میچ کے آغاز سے قبل میسی وارم اپ کر رہے تھے، ان کی نظر ایک منفرد بینر پر پڑی جس پر جاذبِ نظر الفاظ تحریر تھے کہ 'میسی، کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے؟' یہ پیغام کسی نوجوان مداح کا نہیں بلکہ 98 سالہ پالین کینا کا تھا، جنہیں ان کے مداح 'گینگسٹر گرینی' کے نام سے جانتے ہیں۔ بینر پر لکھی بات پڑھ کر میسی مسکراتے نظر آئے۔

اگرچہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے نہایت مہذب انداز میں انکار کیا، لیکن ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔ پالین کینا صرف ایک عام گرینی نہیں بلکہ سوشل میڈیا اسٹار بھی ہیں، وہ اکثر اپنے نواسے راس اسمتھ کے ہمراہ مختلف اسپورٹس ایونٹس میں شرکت کرتی ہیں۔ 'گینگسٹر گرینی' اپنی حاضر دماغی اور زندہ دلی سے سب کا دل موہ لیتی ہیں۔

اسپین اور نیدرلینڈ نے فیبا 3x3 ورلڈکپ کا خطاب جیتا

اولانباتور، 30 جون (یواین آئی) اسپین اور نیدرلینڈز کی ٹیموں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 3x3 باسکٹ بال ورلڈ کپ (فیبا) 2025 میں مردوں اور خواتین کے زمرے کے خطاب جیت لیے ہیں۔ منگولیا کی 3x3 باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے مطابق اتوار کے روز کھیلے گئے مردوں کے زمرے کے فائنل مقابلے میں اسپین کی ٹیم نے سوئزرلینڈ کو 21-17 سے شکست دی۔ جبکہ خواتین کے زمرے میں نیدرلینڈ نے میزبان منگولیا کو 15-9 سے شکست دی۔ مردوں کے کانسہ کے تمغہ مقابلے میں سربیا نے شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے جرمنی کو 21-16 سے شکست دی۔ خواتین کے زمرے میں کینیڈا نے پولینڈ کو 21-9 سے ہرا کر کانسے کا تمغہ جیت لیا ہے۔ 23 سے 29 جون تک جاری رہنے والے اس باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے نویں ایڈیشن میں مختلف ممالک اور خطوں کی 20 مردوں اور 20 خواتین کی ٹیموں نے حصہ لیا ہے۔

گیتھو انا جوز: باسکٹ بال کی ایک حقیقی لیجنڈ کھلاڑی

نئی دہلی، 30 جون (یواین آئی) کچھ کھیل ایسے ہوتے ہیں جن میں انسانی جسامت، قوت، جذبہ، لگن، بہت اہمیت کی حامل ہوتے ہے۔ مضبوط اعصاب، تیز ذہن، لمبا قد، چستی، بدن کا ہر وقت فٹ رہنا، یہ سب باتیں ایک کامیاب کھلاڑی کے لئے بہت سودمند ہو سکتی ہیں۔ گیتھو انا جوز ایک ہندوستانی باسکٹ بال کھلاڑی ہیں جو ہندوستان کی خواتین کی قومی باسکٹ بال ٹیم کی کپتان رہ چکی ہیں۔ گیتھو انا جوز ہندوستانی باسکٹ بال کا ایک بڑا نام ہے۔ وہ ایک ایسا سمبل ہیں جسے بہت سے حریفوں نے ٹکر دی لیکن اس حوصلہ مند خاتون باسکٹ کھلاڑی کو شکست نہیں دے سکے۔ آج گیتھو جوز بھلے ہی ہندستان کی ایک سابق باسکٹ پلیئر ہیں لیکن وہ قومی منظرنامے پر آئیں اور تیزی سے شہرت پانے والی بن گئیں۔ اپنے بہتر مستقبل کے لئے انہوں نے سخت محنت کر کے اپنا راستہ ہموار پہلے ہی کرلیا تھا۔ ہندوستانی باسکٹ بال کھلاڑی گیتھو انا جوز ایک گیم چینجر تھیں۔ ان کی اسکورنگ کی صلاحیت غیر معمولی تھی۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ انہوں نے ہمیشہ اہم لمحات میں ٹیم کے لئے سودمند قدم اٹھائے۔ ہندوستانی باسکٹ بال پر گیتھو کا اثر ناقابل تردید ہے۔ کورٹ میں ان کی موجودگی بہت بہتر نظر آتی تھی۔ گیتھو میں کھیل کو سمجھنے اور دانشمندانہ فیصلے کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود تھی۔ گیتھو ایک حقیقی لیجنڈ کھلاڑی ہیں۔ باسکٹ بال کے لیے ان کا جنون متعدی ہے اور ان کی مہارتیں ناقابل یقین ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ہر کھیل اور مشق میں اپنی سو فیصد کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہ باسکٹ بال کے تمام خواہشمند کھلاڑیوں کے لیے ایک رول ماڈل سمجھی جاتی ہیں۔ گیتھو کی کھیل کے لیے ان کی لگن بے مثال ہے۔ انہوں نے ہمیشہ خود کو اور ٹیم کو بہتر بنانے کے لیے آگے بڑھایا۔ ان کی اسکور کرنے کی صلاحیت غیر معمولی تھی جس نے سب کو متاثر کیا۔ کورٹ کے اندر اور باہر ان کی قیادت سے دوسرے کھلاڑیوں نے بہت کچھ سیکھا۔

گیتھو انا جوس 30 جون 1985 کو ہندوستان کے کوٹائم کیرالہ میں پیدا ہوئیں۔ باسکٹ بال ان کا جنون اور ان کی زندگی رہا، جو ان کے کھیل کی محبت سے واضح ظاہر ہوتا ہے۔ جوز نے ہمیشہ خود پر یقین رکھا۔ انہوں نے اپنے مصمم ارادے سے جو چاہا وہ حاصل کیا۔ انہوں نے ہر کھیل کو ایک نیا چیلنج قبول کرتے ہوئے کھیلا۔ یہی نہیں انہوں نے نوجوان لڑکیوں کو اس کھیل میں حصہ لینے کی ہمیشہ ترغیب دی۔ جوز، جن کا قد 6 فٹ 2 انچ لمبا ہے، 2006 سے 2008 کے آسٹریلوی بگ وی سیزن میں رنگ ووڈ ہاکس کے لیے کھیلیں، وہ پہلی ہندوستانی خاتون باسکٹ بال کھلاڑی ہیں جو آسٹریلیا کے کلب کے لیے بطور پیشہ ور کھیل چکی ہیں۔ 2008 کے سیزن میں انہیں آسٹریلین ویمنز نیشنل باسکٹ بال لیگ میں ڈینڈینونگ کی طرف سے کھیلنے کے لیے مدعو کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے اس پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد اپریل 2011 میں ڈبلیو این بی اے کی ٹیموں، شکاگو اسکائی، لاس اینجلس اسپارکس، اور سان انتونیو سلور اسٹارز نے انہیں آزمانے کے لیے مدعو کیا۔ جون 2012 میں، جوز نے ہائیانگ میں ہونے والے تیسرے ایشین بیچ گیمز کے فائنل میں 11 پوائنٹس حاصل کیے، جس سے ہندوستان کو چین کے خلاف 17-14 سے فتح حاصل کرنے میں مدد ملی۔ جاپان میں منعقدہ 2005 کی ایشین باسکٹ بال کنفیڈریشن چیمپئن شپ برائے سینئر خواتین میں چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ سال 2005 کے ٹورنامنٹ میں سب سے قیمتی کھلاڑی، بہترین کھلاڑی، ٹاپ اسکورر، ٹاپ ریباؤنڈر اور مقبول ترین کھلاڑی کے طور پر منتخب کیا گیا۔ یہ تقریب فوکٹ میں منعقد کی گئی تھی۔ سال 2006 کے کامن ویلتھ گیمز میں سب سے قیمتی کھلاڑی کا ایوارڈ، ٹاپ اسکورر کا ایوارڈ، ریباؤنڈر اور بہترین شاٹ بلاکر کا ایوارڈ جیتا تھا۔ یہ تقریب آسٹریلیا میں منعقد ہوئی۔ جنوبی کوریا کے انچیون میں منعقدہ 2007 فیبا ایشیا چیمپیئن شپ برائے خواتین میں پول-بی میں جیتا خطاب جیتا۔ سال 2006 میں پہلی فوکٹ انٹرنیشنل انویٹیشنل باسکٹ بال چیمپیئن شپ میں طلائی تمغہ حاصل کیا۔ یہ تھائی لینڈ میں منعقد ہوئی۔

SOILTECH CONSULTANTS (I) PVT. LTD. ™
NABL
ISO 9001:2015 CERTIFIED

National Accreditation Board for Testing and Calibration Laboratories

CERTIFICATE OF ACCREDITATION

SOILTECH CONSULTANTS INDIA PRIVATE LIMITED

has been assessed and accredited in accordance with the standard

ISO/IEC 17025:2017

"General Requirements for the Competence of Testing & Calibration Laboratories"

for its facilities at

KAUSAR VILLA, KHAN MIRZA LANE, P.S. SULTANGANJ, P. O. MAHENDRU, PATNA, BIHAR, INDIA

in the field of

TESTING

Certificate Number: TC-9200
Issue Date: 06/01/2021 Valid Until: 05/01/2023

This certificate remains valid for the Scope of Accreditation as specified in the annexure subject to continued satisfactory compliance to the above standard & the relevant requirements of NABL.
(To see the scope of accreditation of this laboratory, you may also visit NABL website www.nabl-india.org)

Name of Legal Identity : SOILTECH CONSULTANTS INDIA PRIVATE LIMITED

Signed for and on behalf of NABL

N. Venkateswaran
Chief Executive Officer

SPT

TOPOGRAPHICAL SURVEY

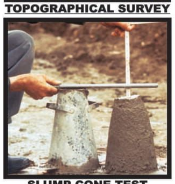
SLUMP CONE TEST

PILE LOAD TEST

CTM MACHINE

Consult for Building Material Test, Geotechnical Investigation, Topographical Survey, Plate & Pile Load Test, Other Civil Engineering Test and DPR etc.

Our Reputed Clients are :
- Building Construction Department (Bihar)
- Bihar State Building Construction Corporation Ltd.
- Eastern Railway
- Godrej & Boyce Mfg. Co. Ltd.
- Saa Vishnu Baker's (P) Ltd.
- L&T Limited
- Suguna Foods Pvt. Ltd.
- Japfa Comfeed India Pvt. Ltd.
- SMS Limited
- Samarth Engineers
- Shiva Consultancy Services (P) Ltd.
- Dipanshu Promoter & Builder Pvt. Ltd.
- Kalsi Buildcon Pvt. Ltd.

Er. KASHIF AHMAD
(Managing Director)

Contact No. : +91 9931688703, 0612 - 2379795
e-mail : soiltech.patna@gmail.com

NOTE : THERE IS NO OTHER BRANCH IN PATNA.

Address : Kausar Villa, Khan Mirza Lane, Sultanganj, Patna-800006, Bihar.

Glenmark

Dr S B Ahmad

आपके अपने महत्वपूर्ण नंबर जानना हमेशा अच्छा होता है !

इस
World Hypertension Day,

चलिये नीचे दिए गए तरीकों से प्रभावी 'उच्च-रक्तचाप प्रबंधन' का अभ्यास करें :

रक्तचाप की सटीक निगरानी करना सीखकर
रक्तचाप को नियंत्रित करके
एक स्वस्थ जीवन शैली को अपनाकर

A Glenmark intiative
To start A Powerful Remolution

DOCTOR
Dr. Bikas Sourabh
MBBS (Hons & Gold Medalist) M.D. (Medicine)
DMRD (Patna) MRCP (England) MRCP (Ireland)
Visit By Prior Appointment on Given Phone Numbers
Phone No. 8507837914 / 7481971222

मरीज देखने का समय :
सोमवार से शनिवार : सवेरे 8 से 9 बजे तक एवं शाम 6 से 8 बजे तक
अप्वायंटमेंट लेने का समय एवं फोन :
सोमवार से शनिवार : सवेरे 8 बजे से रात 8 बजे तक
फोन : 8507837914, 7481971222
0A/67 सचिवालय कॉलोनी
कंकड़बाग, पटना-800020
(डॉ० अल्का पांडे क्लिनिक/सरल डायगनास्टिक के दक्षिण विद्यापुरी पार्क के सटे वाला मकान)
OA-67, Sachiwalya Colony
Kankerbagh, Patna 800 020

Sparkling Smile Dental Care
स्पार्कलिंग स्माईल डेन्टल केयर
दांत की बिमारी के सम्पूर्ण समाधान के लिए हमें सेवा का मौका दें।
Complete Solutions for your all Dental Problems
Avail 10% Discount on All Treatments
40 Minutes RCT
Braces
Cosmetic Dentistry
Zirconia
Digital Dentistry etc.
Dr. Ali Ashraf
BDS MBA
Consultant Dentist
CLINIC TIME
9 AM TO 1 PM
5 PM TO 8 PM
F-49, P.C Colony, Kankarbagh, Patna-20
Contact- 7004525593, 7903612134

Owner Syed Naiyar Ali Warsi Publisher Syed Naiyar Ali Warsi Printer DB Corp- Ltd- Near Bansh Hospital Darbhanga Road Patiyasha Muzaffarpur Pin 843103
Published From Manzarul Hasan Mohallah Milkitola Sadpura PO Ramna H-No-987 Distt Muzaffarpur Bihar 842002-Editor Syed Naiyar Ali Warsi